آدھا زندہ
آدھا مُردہ
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

آدھا زندہ آدھا مردہ

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Shahbaz Library & Book Stall
Lalchandabad
Mirpurkhas

پیارے دوستو!

چھٹے پاکستان ٹیلی ویژن ایوارڈ کے ملنے پر مجھے اپنے دوستوں کی طرف سے مبارک بادی کے خطوط برابر مل رہے ہیں۔ یہ آپ کی دعاؤں کا اللہ تعالیٰ کے کرم کا نتیجہ ہے کہ مجھے پاکستان ٹیلی ویژن کی جانب سے بہترین مصنف کا ایوارڈ ملا۔ میں آپ تمام دوستوں کی پُرخلوص مبارک باد کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

عنبر ناگ ماریا کا سفر جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہے گا۔ وہ عجیب و غریب حالات و واقعات میں سے گزرتے ہوئے اپنی نامعلوم منزل کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ان کا سفر دلچسپ سے دلچسپ تر اور زیادہ سنسنی خیز ہوتا جا رہا ہے۔ اس نئی قسط میں بھی آپ انہیں حیرت انگیز حالات کا شکار ہوتے دیکھیں گے۔

آپ کا انکل

اے حمید

454-N

راہ چمن ۔ سمن آباد لاہور۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۔ ۷/۵۰ روپے

[illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

آدھا زندہ آدھا مُردہ
اژدھا گزر گیا
دیوی کی کالی کتاب
سانپ نے بچا لیا
ماریا کے پاؤں کے نشان

آدھا زندہ آدھا مردہ

گندھال پہاڑیوں کی طرف چلا جا رہا تھا۔

تاگ ایک ننھی سی مکڑی کی شکل میں اس کے سر کے گنجان بالوں کے اندر چھپا اُس کی کھوپڑی سے چمٹا ہوا تھا۔ تاگ کو اس مکار شخص گندھال نے جادوگرنی زنگنی کے جادو کی مدد سے اپنے قبضے میں کر لیا تھا، تاکہ وہ زمین کے اندر چھپے ہوئے خزانے دیکھ کر نکال سکے۔ وہ پہاڑیوں کی طرف خزانے کی کھوج میں ہی جا رہا تھا کیونکہ اس نے سن رکھا تھا کہ لوگوں کو ان پہاڑیوں سے اکثر سونے چاندی کے پرانے سکے ملتے رہتے ہیں۔ یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ کیٹی ایک ہرنی کی شکل میں آندھرا شہر کے ایک سوداگر پربھاکر کی حویلی میں رسی کے ساتھ بندھی بے بس و مجبور ہو کر بیٹھی تھی۔ وہ راجہ بھیروں کی بھیجی ہوئی کالی بھڑ کے کاٹنے سے ہرنی بن گئی تھی اور اس کالی بھڑ کا ڈنک ابھی تک کیٹی ہرنی کی گردن میں تھوڑا باہر نکلا ہوا تھا۔ ہرنی کیٹی سب کچھ سن سکتی تھی۔ اس کو سب کچھ یاد بھی تھا۔ مگر نہ تو اس کی اپنی خوشبو عنبر ناگ کو محسوس ہو سکتی تھی۔ اور نہ ہی ہرنی کی شکل میں کیٹی ان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی خوشبو محسوس کر سکتی تھی۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ کہاں اور کس حالت میں ہیں۔ وہ پھر بھاگ کر سوداگر کی حویلی میں چپ چاپ بیٹھی تھی۔ اس کی رسی کھونٹی سے بندھی تھی۔ بچے اس کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ ایک لڑکے نے سوچا کہ ہرنی کو کھول کر اس کے ساتھ کھیلا جائے۔ اس نے ہرنی کیٹی کی گردن سے رسی اتار دی۔ ہرنی کیٹی آزاد تھی۔

آزاد ہوتے ہی اس نے حویلی کے دالان والے دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازہ کھلا تھا۔ وہاں سے فرار ہونے کا اس سے اچھا موقع ہرنی کیٹی کو نہیں مل سکتا تھا۔ اس نے ایک چھلانگ لگائی اور بجلی کی تیزی کے ساتھ بھاگتی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئی۔

بچوں نے شور مچا دیا۔ نوکر چاکر ہرنی کے پیچھے بھاگے۔ باہر ایک ندی بہہ رہی تھی۔ ہرنی کیٹی نے چھلانگ لگا کر ندی کو پار کر لیا۔ اور دیکھتے دیکھتے سامنے والے جنگل میں غائب ہو گئی۔ وہ دیر تک جنگل میں اکیلی گھومتی رہی۔ وہ آگے ہی آگے چلی جا رہی تھی۔ اسے ڈر تھا کہ سوداگر کے نوکر گھوڑوں پر سوار ہو کر اس کے پیچھے نہ آجائیں۔ شام تک وہ جنگل میں دوڑتی رہی۔ رات کو ایک چٹان کی کھوہ میں آرام کیا دن نکلا تو تھوڑا بہت گھاس پھونس چرنے کے بعد پانی پیا اور ایک بار پھر سفر شروع کر دیا۔

دوسرے دن دوپہر کو جنگل ختم ہو گیا اور اس کے سامنے چھوٹی

بڑی پہاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ یہ وہیں پہاڑیاں تھیں جہاں گندھال پہلے ہی سے خزانے کی تلاش میں ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا۔ ناگ ایک مکڑی کی شکل میں اس کی کھوپڑی کے گھنے بالوں میں چھپا ہوا تھا۔ نہ تو ناگ کو کیٹی کی خوشبو آسکتی تھی اور نہ ہرنی کیٹی ہی ناگ کی خوشبو محسوس کر سکتی تھی۔ گندھال نے پہاڑیوں میں ایک جگہ پہنچ کر جادوگر منی کا خفیہ منتر پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکا تو اس کی آنکھوں کے آگے زمین کی ساری تہیں روشن ہو گئیں۔ اس نے دیکھا کہ جہاں وہ کھڑا ہے وہاں اس کے نیچے زمین کے اندر بڑے بڑے درخت اور جانوروں کی لاشیں جم کر پتھر ہو گئیں تھیں۔ کہیں پانی بہہ رہا تھا۔ کہیں آگ بھڑک رہی تھی۔ کہیں لاوا ابل رہا تھا۔ مگر خزانہ اسے کہیں دکھائی نہ دیا۔ ایک ڈھلان زمین کے اندر جاتی تھی۔ گندھال اس ڈھلان پر نیچے اترنے لگا۔ کچھ دور چلنے کے بعد اسے سخت گرمی اور تپش محسوس ہوئی۔ یہ اس آگ کی گرمی تھی جو تھوڑے فاصلے پر ایک گہری کھائی میں بھڑک رہی تھی۔

گندھال نے دیکھا کہ ایک جگہ سیاہ پتھروں کے بیچ میں ایک ہیرا پڑا چمک رہا ہے۔ گندھال نے اسے جلدی سے اٹھا لیا۔ ہیرا بے حد چمکدار اور قیمتی تھا۔ گندھال نے اسے اپنی جیب میں ڈالا اور زمین کے اندر سے باہر نکل آیا۔ باہر آکے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی اس نے خفیہ منتر دو بار پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکا تو اسے زمین کے اندر کی آگ لاوا پتھر وغیرہ نظر آنے بند ہو گئے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے زمین ایک بار پھر ہموار ہو گئی تھی۔ گندھال نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا کہ وہاں کوئی خزانہ نہیں ہے۔ چنانچہ اب اس نے فیصلہ کیا کہ وہ مندرا کھنڈروں میں خزانے کی تلاش میں جائے گا۔ مندرا کھنڈروں کا علاقہ وہاں سے کا... دور نیلی چٹانوں کے پار ایک سنگلاخ اور ویران میدان میں تھا... قیمتی ہیرا گندھال نے اپنی جیب میں سنبھال کر رکھ لیا تھا۔ اب و... واپس اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا تاکہ بستی میں جا کر وہ اپنی ہونے والی بیوی نکٹی سے ملے اور اُسے ہیرا دکھائے اور کہے کہ بہت جلد وہ ایک دولت مند آدمی بن جائے گا اور اس سے شادی کرے گا۔

گندھال پہاڑیوں میں واپس جنگل کی طرف مڑ گیا۔ اس جنگل کے پار اس کا شمشان والا گھر اور بستی کے شمال میں نکٹی کا گھر تھا۔ گندھال جنگل میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک اسے ایک ہرن... دکھائی دی۔ یہ ہرنی کیٹی تھی۔ جو ایک جھاڑی کے پیچھے بیٹھی تھوڑی سی دیر آرام کر رہی تھی۔ گندھال کے لیے جنگل میں واپ... کے سفر میں کسی ہرنی کا مل جانا نیک شگون تھا۔ چنانچہ اس نے ہرنی کو پکڑنے کا فیصلہ کیا اور دبے پاؤں کیٹی ہرنی کی طرف

بڑھا۔ کیٹی ہرنی اپنی دھیان میں بیٹھی تھی کہ اچانک گندھال نے اس کے اوپر چھلانگ لگا دی اور اس کو دبوچ لیا۔

کیٹی ہرنی نے اس کے شکنجے سے نکلنے کی بہت کوشش کی مگر اس کی طاقت جواب دے گئی۔ گندھال نے اپنی چادر اتار کر ہرنی کی گردن میں ڈالی اور اسے گھسیٹتا ہوا نکٹی کے مکان کی طرف چلا۔ نکٹی کا مکان بستی کے شمال کی جانب تھا۔ نکٹی اس وقت چاول پکا رہی تھی۔ اس نے گندھال کو ایک ہرنی کے ساتھ مکان کے صحن میں داخل ہوتے دیکھا تو بولی۔

"اس ہرنی کو کہاں سے پکڑ لائے ہو؟ چھوڑ دو اسے"

گندھال بولا۔

"یہ ہرنی نیک شگون کی علامت ہے۔ تم مجھے جلدی سے ایک رسی دو۔ ساری باتیں تمہیں بعد میں بتاؤں گا"

نکٹی کوٹھڑی سے ایک رسی نکال کر لے آئی۔ گندھال نے کیٹی ہرنی کی گردن میں رسی ڈال کر اسے کھونٹی کے ساتھ باندھا اور نکٹی کے پاس چوکی پر بیٹھ گیا۔

نکٹی نے کہا۔

"کیا کہانی سنانے آئے ہو تم مجھے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ جب تک تم دولت نہیں جمع کرو گے میں تم سے شادی نہیں کروں گی۔ ساری زندگی اسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرح گزار دوں گی۔"

گندھال نے جیب سے ہیرا نکال کر نکٹی کے سامنے رکھ دیا اور بولا۔

"ذرا اس ہیرے کو دیکھو"

نکٹی نے ہیرے کو ہتھیلی پر رکھا اور بولی۔

"یہ تو بڑا قیمتی ہیرا لگتا ہے۔ تم نے کہاں سے چوری کیا ہے؟"

گندھال نے کہا۔

"میں نے چوری نہیں کیا بلکہ زمین کے اندر سے نکالا ہے"

نکٹی نے ناک چڑھا کر کہا

"تم کوئی جادوگر ہو جو تمہیں زمین کے اندر سے ہیرا ملے گا؟"

گندھال بولا۔

"نکٹی! بہت جلد میں دنیا کا سب سے زیادہ دولت مند آدمی بننے والا ہوں۔ بس اب تم شادی کے لیے تیار ہو جاؤ"

نکٹی نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

"گندھال یہ بتاؤ کیا تمہیں کوئی خزانہ مل گیا ہے؟"

گندھال نے ادھر اُدھر دیکھا۔ وہاں ان دونوں کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ اس نے کہا۔

"بہت جلد میں دنیا کے سارے زمین کے نیچے دبے ہوئے خزانوں کا مالک بننے والا ہوں"

نکٹی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ بولی۔

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟"

گندھال نے بڑے اعتماد کے ساتھ کہا۔

"نکٹی! اگر تم وعدہ کرو کہ یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گی تو میں تمہیں تھوڑا سا راز بتا سکتا ہوں"

نکٹی کو ہیرا مل گیا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ گندھال نے کبھی چوری نہیں کی۔ ضرور یہ ہیرا اسے کسی خفیہ خزانے سے ہاتھ لگا ہو گا۔ چنانچہ اس نے اسی وقت گندھال سے بیاہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کہنے لگی۔

"گندھال میں بھگوان کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ تمہارا راز اپنے سینے میں بند رکھوں گی"

گندھال بولا۔

"تو سنو! میں نے ناگ دیوتا کو قابو میں کر لیا ہے"

ناگ کے نام پر قریب ہی کھونٹے سے بندھی ہوئی کیٹی ہرنی چونک پڑی۔ کیٹی اگرچہ ہرنی تھی اور خود انسانی زبان میں بات نہیں کر سکتی تھی۔ مگر وہ انسانوں کی گفتگو پوری طرح سمجھ سکتی تھی اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ میں کیٹی ہوں اور عنبر ناگ ماریا اور تھیو سانگ میرے دوست اور ساتھی ہیں اور میں اُن سے بچھڑ کر کالی بھیڑ کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

...لسی ڈنگ لگنے سے ہرنی میں بدل گئی ہوں۔ اس نے گندھال کی
...زبان سے ناگ کا نام سنا تو چونک کر اپنا چہرہ اس کی طرف کیا اور
...اپنے کان کھڑے کر لیے۔ نکٹی نے ناک چڑھا کر پوچھا۔
"یہ ناگ دیوتا کون ہے جس کو تم نے قابو میں کر لیا ہے؟"

گندھال بولا۔
"تم نہیں جان سکو گی نکٹی۔ بس تم اتنا سمجھ لو کہ ناگ دیوتا
دنیا میں زمین پر اور سمندر میں جتنے سانپ رہتے ہیں ان
کا دیوتا ہے اور اس کو سارے خزانوں کا علم ہے"

"تو اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا؟" نکٹی نے سوال کیا۔
گندھال نے کہا
"فائدہ یہ ہوگا کہ ناگ دیوتا کی مدد سے میں ان تمام
خزانوں کا مالک بن جاؤں گا"

گندھال نے اس سے زیادہ نکٹی کو کچھ اور بتانا مناسب
...سمجھا۔ اُسے ڈر تھا کہ اگر میں نے نکٹی کو یہ بتا دیا کہ ناگ دیوتا
...کو لکڑی بنا کر میں نے اپنے سر کے بالوں میں چھپا رکھا ہے اور
...ب میں جب خفیہ منتر پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکوں گا تو مجھے
...زمین کے اندر چھپے ہوئے سارے خزانے دکھائی دینے لگیں گے
...خطرہ ہے کہ کہیں وہ اس کا ذکر کسی سے نہ کر دے۔ چنانچہ اس
...نے نکٹی کو صرف اتنا ہی بتایا کہ میں نے ناگ دیوتا کو اپنے قابو میں کر لیا

ہے اور اس کی مدد سے میں زمین کے خفیہ خزانے حاصل کر لوں گا
نکٹی نے کہا۔
"اچھا جب تم کو خزانہ مل گیا تو میرے پاس آجانا پھر
میں تم سے شادی کروں گی"

گندھال بڑا خوش ہوا۔ آہستہ سے اُٹھا اور بولا۔
"نکٹی! میں بہت جلد تمہارے پاس خزانے کی خوشخبری
سنانے آؤں گا۔ اور پھر تمہیں بیاہ کر لے جاؤں گا"

نکٹی نے کہا۔
"اور یہ ہرنی بھی تم اپنے ساتھ ہی لے جاؤ گے؟
اِسے میرے پاس نہیں چھوڑو گے۔ کتنی پیاری ہرنی
ہے۔ اس کی نیلی آنکھیں تو بالکل کسی شہزادی کی آنکھیں
لگتی ہیں"

گندھال نے ہرنی کی رسی اپنے ہاتھ میں لے لی اور بولا۔
"یہ میرا نیک شگون ہے۔ اِسے میں اُس وقت تک
اپنے پاس رکھوں گا جب تک مجھے خزانہ نہیں مل جاتا"

ہرنی کیٹی بھی یہی چاہتی تھی کہ وہ گندھال کے ساتھ جائے
تاکہ وہ یہ پتہ چلا سکے کہ ناگ کو اس گندھال نے قابو میں کر
کے کہاں رکھا ہے اور اس کی مدد سے خزانہ لینے کہاں جائے گا۔
کیٹی یہی سمجھی کہ گندھال نے ناگ کو سانپ کی شکل میں جادو کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ لے کر کسی
ذریعے کسی جگہ بند کر لیا ہوگا اور اب اس کو
کھنڈر میں جائے گا۔ اور اسے حکم دے گا کہ جاؤ خزانہ تلاش کر
کے مجھے بتاؤ کہ وہ کس جگہ پر ہے۔ اُسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ ناگ
گندھال نے لکڑی بنا کر اپنے سر کے بالوں میں چھپا رکھا ہے۔
اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھیں زمین کے اندر کی چیزیں اور
اور خزانے دیکھ سکیں گی۔

گندھال نے ہرنی کیٹی کو ساتھ لیا۔ اور اپنے شمشان والے گھر میں آگیا۔ اس کی بہن چندرا شام کا کھانا تیار کرنے میں لگی تھی۔ اس کا خاوند بھاشی لکڑیاں کاٹ رہا تھا۔ انہوں نے حیرت سے پوچھا کہ وہ سارا دن کہاں رہا؟ گندھال نے انہیں صرف اتنا ہی بتایا کہ وہ جنگل میں گیا تھا وہاں اُسے ایک دوست مل گیا جو وہاں لکڑیاں کاٹنے کا کام کرتا ہے اور یہ ہرنی اس نے اسے تحفے میں دی ہے۔ چندرا نے اُٹھ کر ہرنی کو پیار کیا۔ گندھال نے کہا۔

"دیکھنا یہ بھاگ نہ جائے کہیں"

حالانکہ ہرنی کیٹی اب کہیں بھاگ کر جا ہی نہیں سکتی تھی۔ اب تو وہ گندھال کے ساتھ رہ کر ناگ کا کھوج لگانا چاہتی تھی۔ چندرا نے جھک کر ہرنی کیٹی کو دیکھا اور بولی۔

"بھائی گندھال! اس کی نیلی آنکھیں تو بالکل عورت کی آنکھوں

کی طرح ہیں۔"

بھاشی نے بھی ہرنی کو آکر دیکھا اور کہا "ہاں ہاں یہ تو بڑی خوب صورت آنکھیں ہیں گندھال۔ اچھا کیا تم اس ہرنی کو لے آئے۔ ویدوں میں لکھا ہے کہ ایسی ہرنی جس گھر میں ہوگی وہاں موت کا فرشتہ نہیں آتا۔" چندرا ہنسنے لگی۔

"ایسی بات ہوتی تو جنگل میں کوئی بھی آدمی نہ مرتا۔"

گندھال بولا۔

"اچھا اب تم مجھے جلدی سے کھانا دو۔ بڑی بھوک لگی ہے۔"

کھانا کھانے کے بعد گندھال چارپائی پر لیٹ گیا۔ اُس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ دوسرے روز منگلا کے قدیم کھنڈروں والے علاقے کی طرف روانہ ہوگا۔ دوسرے دن اس نے اپنی بہن چندرا اور بھاشی سے کہا کہ وہ اپنے ایک پرانے دوست سے ملنے دوسرے شہر جا رہا ہے۔ جو سخت بیمار ہے اور وہ چار دن میں واپس آ جائے گا۔ کیٹی ہرنی یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ گندھال اسے ساتھ نہیں لے جائے گا مگر گندھال وہمی آدمی تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ ہرنی اس کے لیے نیک شگون ہے اور اگر اسے ساتھ نہ لیا تو اسے زمین کے نیچے خزانے کی بجائے آگ ہی آگ نظر آئے گی چنانچہ اس نے ہرنی کیٹی کو بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ لے لیا۔ کیٹی بہت خوش ہوئی۔ کیونکہ اس طرح اسے ناگ کا سراغ لگانے میں آسانی ہو سکتی تھی۔

گندھال ایک گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ ہرنی کیٹی پتلی دبلی اور نازک سی ہرنی تھی اسی کو گندھال نے اپنے آگے گھوڑے پر ڈال لیا اور منگلا کھنڈروں کی طرف چل پڑا۔ راستے میں اسے رات پڑ گئی۔ اس نے ایک سرائے میں رات گزاری اور دوسرے دن پھر اپنا سفر جاری کر دیا۔ دوسرے روز دوپہر کے قریب وہ منگلا کھنڈروں میں پہنچ گیا۔ یہ ایک پہاڑی علاقہ تھا جہاں قدم قدم پر پرانی عمارتوں کے کھنڈر پھیلے ہوئے تھے۔ گندھال نے ایک جگہ گھوڑے کو پتھر کے ساتھ باندھا۔ ہرنی کیٹی کو بھی وہیں رسی سے باندھ دیا اور خود ایک ویران قلعے کی ٹوٹی پھوٹی دیوار کی طرف بڑھا۔ اسے معلوم تھا کہ عام طور پر خزانے قلعے کے اندر دفن کیے جاتے تھے۔ وہ قلعے کی دیوار کے اندر کی جانب گیا۔ اور اس نے ایک جگہ رک کر خفیہ منتر پڑھا۔ اپنے جسم پر پھونک ماری۔ اچانک اس کے سامنے زمین روشن ہو گئی۔ وہ زمین کے اندر سب کچھ دیکھ سکتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ زمین کے اندر ایک پہاڑی ہے جس میں ایک غار بنا ہوا ہے۔ اور غار کے منہ پر سونے کے کچھ زیورات بکھرے پڑے ہیں۔ گندھال زمین کے اندر اتر گیا۔

اب وہ زمین کے نیچے تھا۔ غار کے منہ پر جا کر اس نے زیورات کو اٹھا کر دیکھا۔ یہ کسی ملکہ کا ہار اور کان کے زیورات تھے۔ ان میں بے حد قیمتی ہیرے اور پکھراج جڑے ہوئے تھے۔ گندھال سمجھ گیا کہ خزانہ اسی غار کے اندر موجود ہے۔ اس نے جھانک کر غار میں دیکھا۔ غار میں اندھیرا تھا مگر گندھال اپنے طلسم کی وجہ سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ غار کے آخر میں دیوار کے ساتھ ایک بہت بڑی دیگ پڑی ہے۔ وہ لپک کر دیگ کے پاس آیا۔ اس نے دیگ کو آہستہ سے چھوا اور پھر انگلی سے بجا کر دیکھا۔ دیگ کے اندر سے ایسی آواز آئی جیسے وہ بھری ہو۔ دیگ کے منہ پر ڈھکنا مہر بند تھا۔ گندھال نے پتھر اٹھا کر ڈھکنے کی مہر توڑ ڈالی اور پھر ڈھکن کو نیچے پھینک دیا۔ دیگ ہیرے جواہرات اور شاہی زیورات سے بھری ہوئی تھی۔ گندھال خوشی سے اچھل پڑا۔

اتنا بڑا خزانہ اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے دیگ میں سے جتنے جواہرات اور زیورات نکال سکتا تھا نکالے انہیں چادر میں باندھ کر سر پر رکھا اور زمین کے اندر سے باہر نکل آیا۔ باہر آ کر اس نے جواہرات کی گٹھڑی کو گھوڑے پر رکھا۔ اور خفیہ منتر پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک ماری۔ اسے زمین کے نیچے نظر آنا بند ہو گیا۔ اس نے سوچا ——

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زیر خزانہ اپنی ہونے والی بیوی نکی کے مکان میں لے جا کر دفن کر دے گا اور پھر واپس آ کر خزانے کی دیگ میں سے باقی کے جواہرات بھی نکال کر لے جائے گا۔

ہرنی کیٹی نے دیکھ لیا تھا کہ گندھال خزانہ گٹھڑی میں باندھ کر کہیں سے لایا ہے مگر اسے ابھی تک ناگ کی نہ تو خوشبو ہی آئی تھی اور نہ وہ کہیں دکھائی دیا تھا۔ اگرچہ کیٹی کو ناگ کی خوشبو نہیں آ سکتی تھی مگر وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ شاید خوشبو آ جائے۔ گندھال خزانہ لے کر بغیر رکے جنگل میں سفر کرتا دوسرے روز دوپہر کو نکی کے گھر پہنچ گیا۔ دروازہ بند کر کے اس نے نکی کو کوٹھڑی میں بلایا اور گٹھڑی کھول کر رکھ دی۔ نکی نے اتنا زبردست خزانہ دیکھا تو اس کے ہوش اُڑ گئے۔

"گندھال تو نے کہیں ڈاکہ تو نہیں مارا؟"

اس نے گندھال سے پوچھا۔ گندھال بولا۔

"نکی! تو مجھے جانتی ہے کہ میں نے کبھی ایسا کام نہیں کیا۔ یہ کسی پرانے زمانے کے بادشاہ کا خزانہ ہے جو میں اپنے جادو کی مدد سے نکال کر لے آیا ہوں۔ ابھی وہاں بہت جواہرات پڑے ہیں جو میں کل لاؤں گا۔ آؤ اسے کوٹھڑی میں زمین کھود کر دبا دیتے ہیں۔"

انہوں نے مل کر زمین کھودنی شروع کر دی۔ کیٹی ہرنی باہر بندھی ہوئی تھی۔ اسے زمین کھودنے کی آواز آ رہی تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ لوگ زمین میں خزانہ دفن کر رہے ہیں۔ کافی دیر بعد نکی اور گندھال کوٹھڑی سے باہر نکلے۔ انہوں نے خزانہ زمین میں دفن کر دیا تھا۔ گندھال نے کہا۔

"اب میں کل پھر باقی خزانہ — لینے جاؤں گا۔ جب سارا خزانہ آ جائے گا تو پھر ہم شادی کر لیں گے۔"

رات گزارنے کے بعد گندھال دوسرے روز پھر خزانے کی طرف روانہ ہو گیا۔ یوں دوسرے پھیرے میں اس نے سارے کا سارا خزانہ لا کر نکی کے مکان کی کوٹھڑی میں دفن کر دیا پھر وہ اپنے شمشان کی طرف یہ کہہ کر چل دیا کہ کل آؤں گا۔ آدھا خزانہ لے جا کر بازار میں فروخت کر دوں گا۔ ہرنی کیٹی کو نکی نے اپنے پاس ہی رکھا۔ کیونکہ خزانہ اسی کے گھر میں دبا ہوا تھا اور ہرنی کا نیک شگون کے طور پر خزانے کے پاس رہنا ہی مناسب تھا۔

رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا۔ گندھال نے اپنی بہن چندرا اور اس کے خاوند بھاشی کو بتایا کہ وہ اپنے دوست سے مل کر واپس آ گیا۔ خزانے کے بارے میں اس نے چندرا یا اس کے خاوند کو کچھ نہ بتایا۔ دوسرے روز صبح ہوتے ہی گندھال نکی کے مکان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف چلا کر خزانے کا کچھ حصہ نکال کر بازار میں بیچے اور اس کے عوض سونے کے جو سکے ملیں ان کی مدد سے وہ بستی کے باہر کچھ زمین خرید کر اپنا الگ مکان بنوانا شروع کر دے جہاں وہ نکٹی کے ساتھ شادی کرنے کے بعد آرام و عیش کی زندگی بسر کرے۔ ادھر ہرنی کھونٹے سے بندھی ساری رات سوچتی رہی کہ گندھال خزانہ نکال کر تو لے آیا ہے مگر ابھی تک ناگ کا کوئی سراغ نہیں مل سکا کہ وہ کہاں ہے؟ دن کی روشنی ہوئی تو ہرنی کیشی نے گندھال کو مکان میں داخل ہوتے دیکھا تو چوکنی ہو کر بیٹھ گئی۔ نکٹی نے گندھال کے لیے ناشتہ تیار کر رکھا تھا۔

گندھال نے آتے ہی کہا۔

"کوٹھڑی میں چل کر آدھا خزانہ نکالتے ہیں تاکہ اسے بازار میں لے جا کر فروخت کر سکوں۔"

دونوں کوٹھڑی میں داخل ہو گئے۔ کوٹھڑی میں اندھیرا تھا نکٹی نے موم بتی روشن کر دی۔ گندھال نے جہاں زمین میں خزانہ دبایا تھا وہاں کدال سے زمین کھودنی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر کدال چلانے کے بعد اچانک زمین کے اندر سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی کراہ رہا ہو۔ گندھال نے کدال وہیں روک دی۔ نکٹی نے بھی پریشانی سے گندھال کی طرف دیکھا۔

"یہ ——— یہ کس کی آواز تھی گندھال؟"

گندھال بولا۔

"وہ کسی انسان کے کراہنے کی آواز تھی مگر یہاں آدمی کہاں سے آگیا۔ ہم نے تو رات کو یہاں خزانہ دفن کیا تھا۔"

نکٹی نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو ڈر لگتا ہے گندھال۔"

گندھال نے کدال چلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ڈر لگتا ہے تو باہر چلی جاؤ۔ میں تو خزانہ نکالنے لگا ہوں۔"

"مگر ——— مگر یہ آواز کس کی تھی؟" نکٹی نے سہم کر کہا۔

گندھال کدال چلا رہا تھا۔ اس نے کہا۔

"کوئی آواز نہیں تھی۔ یہ ہمارا وہم تھا۔"

کدال چلاتے چلاتے آخر وہاں گڑھا بن گیا مگر گندھال اور نکٹی یہ دیکھ کر پریشان ہوئے کہ گڑھے میں رات کو دبایا ہوا خزانہ نہیں تھا بلکہ اس جگہ ایک بوری پڑی تھی۔ اس بوری کو گندھال نے ہاتھ لگایا تو اس کے اندر سے کراہنے کی آواز آئی۔ نکٹی تو ڈر کر پیچھے ہٹ گئی۔ گندھال نے غصے میں کہا۔

"کون ہو تم؟"

اتنا کہنا تھا کہ بوری اپنے آپ کھل گئی اور اس کے اندر سے ایک ایسا مردہ باہر نکل آیا جو آدھا جلا ہوا تھا۔ نکٹی تو چیخ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مار کر بے ہوش ہو گئی۔ گندھال بھی بوکھلا سا گیا۔ مگر وہ اسی جگہ کھڑا رہا۔ کیونکہ اس کی زندگی مُردے جلاتے جلاتے گزر گئی تھی۔ اس نے ہمت کر کے پوچھا۔

"تم کون ہو؟ یہاں کیا کر رہے ہو؟ میرا ——— میرا خزانہ یہاں دفن تھا وہ ——— وہ کہاں ہے؟"

ادھ جلے مُردے نے اپنا جلا ہوا بازو اُٹھا کر اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا اور بولا۔

"گندھال! تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں بکرم ہوں۔ آج سے ایک مہینہ پہلے میرے ظالم چچا نے جائیداد پر قبضہ کرنے کی خاطر مجھے ایسی دوائی پلا دی کہ جس سے میں مرا تو نہیں مگر بے ہوش ہو گیا۔ چچا نے مشہور کر دیا کہ میں مر گیا ہوں۔ مگر میں زندہ تھا۔ یہ بات چچا بھی جانتا تھا اور تم کو بھی اس نے رشوت دے کر بتا دیا تھا کہ میں زندہ ہوں مگر مجھے زندہ ہی چتا پر جلایا گیا۔ چچا اسی روز سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہو گیا۔ میں نہ مُردوں میں تھا نہ زندوں میں۔ تم نے میری ادھ جلی زندہ لاش کو رات کے اندھیرے میں چتا پر سے اُٹھا کر جنگل میں پھینک دیا۔ مگر میں تم سے اپنے اوپر کیے گئے ظلم کا بدلہ لینے تمہارے پاس آگیا ہوں۔"

گندھال کو سب کچھ یاد آگیا تھا مگر وہ ایک ادھ جلے مُردے کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے لیے کسی صورت تیار نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے ادھ جلے مُردے سے پوچھا۔

"میرا خزانہ کہاں ہے؟"

ادھ جلا مُردہ غراہٹ کے ساتھ بولا۔

"وہ زمین کی امانت تھی اور زمین نے اسے واپس نگل لیا ہے۔ اب میں تمہیں نگلنے آیا ہوں۔"

گندھال کو جادو کے کچھ منتر یاد تھے۔ اس نے وہی منتر پڑھے اور ادھ جلے مُردے پر زور سے پھونک ماری۔ گندھال کے منہ سے پھونک کے ساتھ آگ کے شعلے نکل کر مُردے کے چہرے پر پڑے۔ مُردے نے ایک قہقہہ لگایا اور کہا۔

"تمہارے جادو کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ میں زندہ اور مُردہ دُنیا کے درمیان کا باشندہ ہوں۔"

نکٹی خوف کے مارے غش کھا کر گر پڑی۔ ادھر جلے مُردے نے گندھال کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ گندھال نے ایک آخری منتر پڑھ کر پھونکا اس کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور ادھ جلے مُردے نے گندھال کی گردن پر اپنا ٹھنڈا ہاتھ رکھ دیا۔ گندھال کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکل گئی۔ ادھ جلے مُردے نے گندھال کی گردن کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ کر [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دبایا کہ گندھال کی آنکھیں اُبل کر باہر آ گئیں اور وہیں مر گیا۔ ادھر جلے
مُردے نے ایک قہقہہ لگا کر کہا۔
"تم نے مجھ کو زندہ جلا کر جو ظلم کیا تھا میں نے اس کا بدلہ
لے لیا ہے۔ میں نے بدلہ لے لیا۔ میں صرف بدلہ لینے
کے لیے زندہ تھا۔ اب میں بھی مر رہا ہوں۔ میری آتما
کو مکتی مل رہی ہے"
یہ کہہ کر ادھ جلا مُردہ گندھال کے قریب ہی گرا اور گرتے ہی جل
کر بھسم ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد نکی کو ہوش آئی تو اس نے دیکھا کہ گندھال
اس کے پاس ہی مرا پڑا تھا۔ نکی اس ڈر سے ـــــــ کہ کہیں اس
پر گندھال کے قتل کا الزام نہ لگ جائے کانپ اُٹھی لیکن
نکی مضبوط جسم کی جی دار عورت تھی کچھ لمحے اس نے کچھ سوچا
اور پھر اس نے کوٹھڑی کے باہر جھانک کر دیکھا۔ بستی کے چاروں
طرف ہُو کا عالم تھا اور یہ بات اس کے لیے بہت اچھی ثابت ہوئی
وہ واپس کوٹھڑی میں آئی اور گندھال کی لاش کو اپنے کندھے پر
ڈال کر باہر نکل آئی اب وہ تیزی کے ساتھ منگلا کے ویران کھنڈروں
کی طرف بھاگی جا رہی تھی کہ گندھال کی لاش کو ان کھنڈروں میں
پھینک دے جہاں سے وہ خزانہ تلاش کر کے لایا تھا۔ اس طرح
کسی کو شک بھی نہ پڑے گا اور اس کی جان بھی چھوٹ جائے
گی۔ وہ تیز سے تیز تر بھاگ رہی تھی۔ اس کا سانس پھول چکا
تھا دو گھنٹے متواتر بھاگنے کے بعد وہ اپنی منزل منگلا کھنڈروں میں

جا پہنچی اور اس نے گندھال کی لاش کو اوپر سے نیچے پھینک دیا۔ اس نے سیدھا اپنے
مکان کی کوٹھڑی میں آ کر دم لیا۔ اس نے جلدی سے اپنی کُرتی کی جیب میں
ہاتھ ڈالا۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ گندھال کا دیا ہوا قیمتی ہیرا اس کے
پاس ہی ہے مگر ہیرا غائب تھا۔ وہ سر پیٹ کر رہ گئی۔ خزانے کے
ساتھ اس کا ہیرا بھی غائب ہو گیا تھا۔ کیٹی ہرنی مکان کے آنگن
میں بندھی بیٹھی تھی۔ اس نے جو نکی کو اکیلے اور گھبرائی ہوئی حالت
میں گھر میں آتے دیکھا تو حیران ہوئی کہ اس کا ساتھی گندھال کہاں
چلا گیا؟ مگر کیٹی ہرنی نکی سے انسانی زبان میں پوچھ نہیں سکتی تھی
وہ چپ چاپ بیٹھی رہی کہ شاید گندھال اپنے آپ وہاں آ جائے۔
نکی کو یہ تشویش تھی کہ اگر گندھال کی لاش مل گئی تو راجہ کے
سپاہی گندھال کے قتل کے الزام میں پکڑ کر لے جائیں گے۔ اس
نے جلدی جلدی اپنے دو تین کپڑے گٹھڑی میں باندھے اور مکان
سے باہر نکل گئی۔ وہ اس بستی سے بہت دور اپنی بہن کے گھر
چلے جانا چاہتی تھی۔ اس افراتفری میں اسے یہ خیال ہی نہ آیا کہ
ہرنی کھونٹی سے بندھی ہوئی ہے کم از کم اسے کھول ہی دوں۔
ہرنی کیٹی اسے جاتے دیکھتی رہی۔ وہ سمجھ گئی کہ ضرور کوئی گڑبڑ
ہو گئی ہے۔ اور نکی گھر چھوڑ کر بھاگ رہی ہے۔ اس نے دو
تین بار کھونٹی سے رسی تڑانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔
آخر صبر شکر کر کے وہیں بیٹھ گئی کہ اب قسمت میں جو ہو گا دیکھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جائے گا۔

دوسری طرف منگلا کھنڈر کے غار میں گندھال کی لاش پر چیونٹیاں چڑھنے لگیں تھیں۔ یہ چیونٹیاں جب گندھال کی کھوپڑی کے ساتھ چلتے ہوئے ناگ کے پاس پہنچیں جو مکڑی کی شکل میں تھا۔ تو اس میں حرکت پیدا ہوئی۔ چیونٹیاں مکڑی پر چڑھ کر اسے کاٹنے لگیں تھیں کہ ناگ مکڑی کے جسم سے ایک غیبی شعاع نکل کر چیونٹیوں پر گری اور وہ وہیں بھسم ہو کر رہ گئیں۔ باقی چیونٹیاں ڈر کر ادھر ادھر بھاگ گئیں۔ اس غیبی شعاع یا گندھال کی موت کی وجہ سے ناگ مکڑی کو ہوش آگیا تھا۔ وہ مُردہ گندھال کے سر کے بالوں میں سے کھسکتا ہوا نیچے زمین پر اُتر آیا۔ وہ ایک مکھی جتنا چھوٹا تھا۔ اس نے غار کے باہر کی طرف رینگنا شروع کیا غار کے باہر چاندنی رات تھی۔ کھنڈروں میں چاروں طرف ایک ہیبت ناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔

ناگ کو اتنا احساس ہو گیا تھا کہ وہ ناگ ہے اور کسی خوفناک طلسم کی زد میں آکر مکھی سی مکڑی میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اسے تھیوسانگ عنبر کیٹی ماریا کا بھی خیال آنے لگا تھا۔ مگر یہ یاد نہیں رہا تھا کہ وہ اُن سے کب اور کہاں بچھڑا تھا اور اب وہ کہاں ہوں گے۔ اس کو کیٹی ہرنی کی خوشبو بھی نہیں آرہی تھی۔ ناگ مکڑی رینگتا غار سے نکل کر بستی کو جانے والے کچّے راستے پر چل پڑا۔ ایک تو اس کا سائز مکھی جتنا تھا دوسرے وہ مکڑی کی

شکل میں تھا اس لیے بہت آہستہ رفتار سے چل رہا تھا۔ اس نے دو تین بار سانس لے کر اپنی شکل بدلنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ وہ ویران چاندنی رات میں آسیبی کھنڈروں کے بیچ میں سے گزر رہا تھا۔ چلتے چلتے اُسے ایسی آواز سنائی دی جیسے کچے راستے پر سامنے سے پانی کی بپھری ہوئی سیلابی موج چلی آرہی ہو۔ ناگ جلدی سے سڑک سے ہٹ کر ایک اونچے پتھر کے پاس آکر دبک کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہے کہ کچے راستے پر ایک بہت بڑا اژدھا پھنکارتا ہوا چلا آرہا ہے۔ وہ اتنا بڑا تھا کہ اس نے ساری سڑک کو گھیر رکھا تھا۔

ناگ مکڑی کی شکل میں تھا اور اژدھا کو آواز نہیں دے سکتا تھا۔ اس کے جسم سے ناگ دیوتا کی بُو بھی نہیں نکل رہی تھی کہ اژدہا کو اس کا احساس ہو جاتا۔

اژدھا پھنکارتا ہوا آگے نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد ناگ مکڑی آگے کو رینگنے لگا تو اسے چٹان کے شگاف میں دو الوؤں کو دیکھا جو آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ناگ مکڑی کی شکل میں ہونے کی وجہ سے اِن کی زبان سمجھ رہا تھا۔ ایک اُلو دوسرے سے کہہ رہا تھا۔

"قسمت کے کھیل دیکھو کہ دنیا کے سانپوں کا دیوتا ناگ اس وقت ایک معمولی سی مکڑی کی شکل میں ہمارے سامنے سے گزر رہا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اژدھا گزر گیا

دوسرا اُلّو بولا۔
"کیا اس پر کسی نے جادو کر دیا ہے؟"
پہلا اُلّو کہنے لگا۔
"ہاں! یہ جادو بڑا خطرناک ہے۔ بے چارے ناگ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کی بہن ساتھ والی بستی کے نکڑ والے مکان میں ہرنی کی شکل میں کھونٹی سے بندھی ہوئی ہے۔"
ناگ تو یہ سُن کر حیران رہ گیا۔ کیا کیٹی ہرنی بن چکی ہے؟ وہ وہیں رُک گیا اور دونوں اُلّوؤں کی باتیں سننے لگا۔ ناگ اُلّو کی زبان تو سمجھتا تھا مگر خود اُن کی زبان میں بات نہیں کر سکتا تھا۔ دوسرے اُلّو نے پھر سوال کیا۔
"کیا کیٹی پر ـــــ کئے گئے جادو کا کوئی توڑ نہیں ہے؟"
پہلا اُلّو کہنے لگا۔
"اس کا توڑ ہے مگر وہ اتنا مشکل ہے کہ کیٹی کے واپس

انسانی شکل اختیار کرنے کی امید تقریباً ختم ہو چکی ہے۔"
دوسرا اُلّو بولا۔
"وہ توڑ کیا ہے اس جادو کا؟"
پہلا اُلّو بولا۔
"یہاں سے دُور سنگلاخ جنگل میں ایک سب سے اونچی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی میں پورے چاند کی رات کو ایک دو موہنی آکر تالاب کنارے مستی میں ناچتی ہے اور پھر اس کی آنکھ سے آنسو ٹپکتا ہے۔ یہ آنسو جہاں گرتا ہے وہاں ایک چوکور پتوں والی بُوٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ بوٹی وہاں سے لاکر اس کی دھونی کیٹی کو دی جائے تو اس کا جادو ٹوٹ جائے گا اور وہ پھر سے کیٹی بن جائے گی۔"
دوسرا اُلّو کہنے لگا۔
"کیا ہم ناگ دیوتا کے لیے وہ بوٹی نہیں لا سکتے؟"
پہلا اُلّو بولا۔
"یہ کام کسی انسان کا ہے۔ ہم بوٹی لے بھی آئے تو اس کی دھونی کون دے گا؟ اب سو جاؤ رات گہری ہو گئی ہے اور اژدہا بھی گزر گیا ہے۔"
ناگ لکڑی بنا یہ ساری باتیں سُن رہا تھا۔ جب اُلّو خاموش ہو گئے تو وہ بستی کی طرف چل پڑا۔ تاکہ وہاں ہرنی بنی کیٹی کے پاس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جا کر اس سے ملاقات کر سکے۔ اگرچہ اسے یقین تھا کہ نہ تو وہ کیٹی کو پہچان سکے گا اور نہ ہی کیٹی اسے پہچان سکے گی۔ پھر بھی اسے کیٹی کے مل جانے کی خوشی تھی اور وہ اس کے قریب رہنا چاہتا تھا۔ اپنے جادو کے توڑ کا راز اسے اُلّو کی زبانی معلوم ہو گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کوئی ایسا سبب بن جائے کہ وہ موہنی بوٹی کی مدد سے وہ اپنی انسانی شکل میں واپس آ جائے۔ ناگ نے بستی کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ چلتے چلتے بلکہ زمین پر رینگتے رینگتے اسے رات گزر گئی۔ دن کی روشنی چاروں طرف نکل آئی۔ اس کی رفتار چیونٹی جتنی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اس طرح وہ نہ جانے کب بستی میں پہنچے۔ ناگ بڑے صبر اور حوصلے پر چلا جا رہا تھا کہ اچانک اوپر سے ایک نیلی چڑیا غوطہ لگا کر اس کے اوپر آئی اور اسے چونچ میں پکڑ کر فضا میں اُڑ گئی۔ ناگ کو ایسے لگا جیسے یہ چڑیا اسے ہڑپ کرنے والی ہے۔ مگر خدا جانے چڑیا کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ ناگ دیوتا ہے جس پر جادو کیا گیا ہے اور اسے ہرنی کیٹی تک جانا ہے۔

چڑیا ناگ کو چونچ میں دبائے آسمان میں اُڑتی چلی جا رہی تھی۔ اِدھر سے وہ بستی نظر آنے لگی جس کے کونے والے مکان میں کیٹی ہرنی کھونٹے سے بندھی پریشان بیٹھی تھی۔ چڑیا نے ناگ کو کیٹی کے سامنے الگ زمین پر چھوڑ دیا۔ ناگ مکڑی اتنی چھوٹی تھی کہ ہرنی کیٹی اسے بالکل نہ دیکھ سکی۔ ناگ ہرنی کو دیکھ رہا

تھا۔ وہ رینگتا ہوا ہرنی کے پاس چلا آیا۔ اس نے ہرنی کی آنکھوں کو دیکھا تو اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا۔ ہرنی کی نیلی آنکھیں ہو بہو کیٹی کی آنکھیں تھیں۔ اُلّو نے ٹھیک کہا تھا۔ یہ سوائے کیٹی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ ناگ کو کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ نہ ہی ہرنی کیٹی کو ناگ کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔ ناگ نے سوچا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ ہرنی کیٹی صحن میں کھونٹے کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ وہ زمین پر بیٹھی تھی۔ ناگ نے سوچ سوچ کر آخر یہی فیصلہ کیا کہ اسے ہرنی کیٹی سے الگ نہیں ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی رہنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے ان دونوں کے جادو ٹوٹنے کا کوئی سبب بن جائے۔ اس خیال کے ساتھ ناگ رینگتا ہوا ہرنی کیٹی کے جسم پر چڑھ کر اس کے گردن کے بالوں میں چھپ کر بیٹھ گیا۔

ہرنی کیٹی کو ناگ کے اپنی گردن کے بالوں میں بیٹھنے کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ وہ اسی طرح زمین پر بیٹھی رہی۔ ناگ مکڑی نے بالوں میں بیٹھنے کے بعد اِدھر اُدھر دیکھا تو اسے اپنے بالکل قریب ہرنی کی گردن میں بالوں کے بیچ میں ایک جگہ سے کالے رنگ کی چھوٹی سی سوئی جیسی نوکیلی شے باہر کو ابھری ہوئی نظر آئی۔ ناگ کا انسانی ذہن اسی طرح کام کر رہا تھا اگرچہ وہ خود ننھی سی مکڑی کی شکل میں تھا۔ اس نے گردن کے بالوں میں اِدھر اُدھر رینگ کر دیکھا مگر کسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسری جگہ ایسی کوئی شے باہر کو ابھری ہوئی نہیں تھی۔ یہ اصل میں اس طلسمی کالی بھڑ کا ڈھمک تھا جس کی وجہ سے کیٹی ہرنی کی شکل میں تبدیل ہو گئی تھی۔ ناگ کے دل میں اچانک ایک خیال پیدا ہوا کہ کہیں یہ جادو کی سوئی تو نہیں ہے؟ اس خیال کے سوجھتے ہی ناگ رینگ کر کالی بھڑ کے ڈھمک کے قریب چلا آیا۔ اس نے اپنی ننھی منی مکڑی کی آنکھوں سے ڈھمک کو غور سے دیکھا — یہ کالے ڈنگ کا ایک باریک سا ڈنکا تھا جو گردن میں سے باہر نکلا ہوا تھا۔ ناگ نے اسے اپنے ننھے ننھے بازوؤں سے چھوا ڈھمک سخت تھا۔ ناگ نے سوچا کہ اسے جس طرح بھی ممکن ہو اس ڈھمک کو کیٹی کی گردن سے کھینچ باہر نکالنا چاہیے۔ اب ناگ نے زور لگا کر کالے ڈھمک کو باہر کھینچنے کی کوشش شروع کر دی۔ یہ کام بڑا مشکل تھا۔ ناگ مکڑی کی شکل میں تھا اور اس کے پاس اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ آسانی سے زور لگا کر ڈھمک کو باہر کھینچ لیتا۔ پھر بھی ناگ نے ہمت نہ ہاری۔ اپنی پچھلی دونوں ٹانگیں اس نے کالے ڈنک سے چمٹا رکھی تھیں اور اگلی دو ٹانگوں سے ہرنی کی گردن کے بالوں کو پکڑ کر آگے کو زور لگا رہا تھا۔ ہرنی کیٹی کی گردن پر بالوں کے اندر یہ دردناک کشتی ہو رہی تھی اور اسے ذرا سا بھی احساس نہ تھا۔ ایک بار اسے گردن پر ہلکی سی کھجلی ضرور ہوئی اور

اس نے یوں گردن کو جھٹک دیا۔ چونکہ کالے طلسمی ڈھمک کو ناگ مکڑی نے زور سے پکڑ رکھا تھا اس لیے ہرنی کی گردن جھٹکنے سے اس پر بوجھ پڑا اور کالا ڈھمک اپنے آپ ہرنی کی گردن سے آدھے سے زیادہ باہر کو نکل آیا۔

اب ناگ کا کام آسان ہو گیا تھا۔ اگرچہ ناگ کو پورا یقین نہیں تھا کہ اس ڈھمک کے باہر نکالنے سے کیٹی پھر سے انسان بن جائے گی لیکن وہ اس سوئی سے بھی باریک ڈھمک کو ایک بار باہر ضرور نکالنا چاہتا تھا۔ اور اب تو وہ ڈھمک آدھے سے زیادہ باہر نکل آیا تھا۔ ناگ پورا زور لگانے لگا۔ اب ہرنی کیٹی کو بھی محسوس ہوا کہ اس کی گردن میں شاید کوئی کیڑا گھس آیا ہے جو اسے پریشان کر رہا ہے چنانچہ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور زور سے گردن کو جھٹکا دیا۔ یہ جھٹکا بڑا خوش قسمت ثابت ہوا اور طلسمی ڈھمک ہرنی کی گردن سے باہر نکل آیا۔

ڈھمک کے باہر نکلتے ہی کیٹی ہرنی سے انسانی شکل اختیار کر گئی۔

کیٹی نے ایک بے پناہ خوشی والی حیرت کے ساتھ اپنے انسانی جسم کو دیکھا اور مسرت سے اس کی ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ اس نے دیکھا کہ اس کی گردن میں رسی پڑی ہے جس کو کھونٹے کے ساتھ باندھا گیا ہے۔ کیٹی سمجھ گئی کہ کسی وجہ سے اس پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیا گیا جادو ٹوٹ گیا ہے اور وہ پھر سے انسان بن گئی ہے۔ کیٹی نے خدا کا شکر ادا کیا اور رسی اپنی گردن سے اتار ڈالی اور کھڑصال کی ہونے والی ایسی بیوی ننکی کے مکان کو غور سے دیکھا۔ مکان ویران اور خالی تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ننکی بھاگ گئی ہے۔

ادھر جب کیٹی نے انسانی شکل بدلی تو ناگ کیٹی کی گردن کے بالوں سے ہی چمٹا رہا۔ ناگ کو کیٹی کے انسانی شکل میں آنے کی بے حد خوشی ہوئی۔ یہی وہ طلسمی ڈنک تھا جس کی وجہ سے کیٹی جادو کے شکنجے میں پھنس گئی تھی۔ ناگ کو بڑی خوشی تھی کہ اس کی وجہ سے کیٹی کا طلسم ٹوٹ گیا۔ اب اسے اپنی فکر تھی کہ خدا جانے اس پر کیا گیا جادو کب ٹوٹے گا۔ مگر وہ کیٹی سے الگ نہیں ہونا چاہتا تھا۔ کیٹی کے لمبے سنہری بال گردن پر رہتے تھے۔ ناگ اس کے بالوں کے اندر ہی چپ چاپ چھپا رہا۔ اسے اب بھی کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ اس کی وجہ تھی کہ وہ مکھی کی شکل میں تھا۔ کیٹی کو بھی ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ اسے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ ناگ ایک ننھی سی مکھی کی شکل میں اس کے بالوں میں چھپا بیٹھا ہے۔

کیٹی کوٹھڑی میں گئی۔ وہاں ننکی کا ٹوٹا پھوٹا سامان بکھرا ہوا تھا۔ ننکی یہ سامان چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔ کیٹی نے سوچا کہ اب اُسے ناگ، عنبر، ماریا اور تھیوسانگ کی تلاش میں کہاں اور کس طرف جانا چاہئے؟ اسے ان میں سے کسی ایک کی بھی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ اسے شمال کے ہمالیہ پہاڑیوں کی طرف چلنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے راستے میں کسی شہر یا جنگل سے اسے اپنے دوستوں کی خوشبو آ جائے۔ چنانچہ کیٹی ننکی کے مکان سے باہر نکلی اور اس نے بستی کی ایک چھوٹی سی سڑک پر چلنا شروع کر دیا۔ بستی پیچھے رہ گئی تو پہاڑیاں شروع ہو گئیں۔

ناگ کیٹی کے بالوں میں چھپا ہوا تھا۔ اسے اُلو اور اس کے ساتھی اُلو کی باتوں کا خیال آ رہا تھا۔ اس اُلو نے کہا تھا کہ سنگلان کے جنگل میں ایک اونچی پہاڑی پر پورے چاند کی رات کو ایک دو مونہی آ کر تالاب کے کنارے رقص کرتی ہے اور پھر اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹپکتا ہے۔ جہاں یہ آنسو گرتا ہے وہاں چوکور پتوں والی ایک بوٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ اُلو نے کہا تھا کہ اگر یہ بوٹی جلا کر اس کی دھونی ہرنی کیٹی کو دی جائے تو اس کا جادو ٹوٹ سکتا ہے اور وہ انسانی شکل میں واپس آ سکتی ہے۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی تھی کیونکہ اس کا جادو ٹوٹ چکا تھا۔ لیکن ناگ کو خیال آیا کہ اگر اس بوٹی کی خود اسے دی جائے تو ہو سکتا ہے اُس کا جادو بھی ٹوٹ جائے اور وہ پھر سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اکیلا سنگلاخی
انسانی شکل میں واپس آجائے۔ مگر سوال یہ تھا کہ وہ
جنگل میں کیسے پہنچے؟ اب کیٹی انسانی شکل میں واپس آگئی تھی۔
اور وہ سنگلاخی جنگل والی پہاڑی پر جاکر پورے چاند کی رات
کو چوکور بوٹی لا سکتی تھی لیکن سوال یہ تھا کہ وہ کیٹی کو کیسے بتائے
کہ چوکور بوٹی کی دھونی سے اس کا جادو ختم ہونے کی اُمید ہے؟
ناگ کیٹی کے بالوں میں چھپا یہی سوچ رہا تھا اور کیٹی آہستہ آہستہ
بستی سے دُور ہوتی جا رہی تھی۔ سڑک پر اسے ایک لکڑہارا لکڑیوں
کا گٹھا سر پر اٹھائے سامنے سے آتا ملا۔ اس نے کیٹی کو دیکھا تو پوچھا
کہ وہ جنگل کی طرف مت جائے کیونکہ وہاں سنا ہے ایک آدم خور شیر
آیا ہوا ہے۔ کیٹی نے لکڑہارے سے پوچھا۔ کہ جنگل پار کون سا
شہر ہے؟

لکڑہارا بولا۔

" جنگل کے پار ناگاپٹنم شہر ہے۔ مگر تم جنگل میں سے
مت گزرنا نہیں تو تمہیں شیر کھا جائے گا "

کیٹی بولی۔

" تو پھر میں اس شہر میں کیسے جا سکتی ہوں؟ "

لکڑہارے نے کہا۔

" تم جنگل کے کنارے سے ہو کر جاؤ۔ آگے
تمہیں دریائے گوداوری ملے گا۔ تم اس دریا میں سفر کر

کے ناگاپٹنم کی بندرگاہ پر پہنچ جاؤں گی "
کیٹی نے لکڑہارے کا شکریہ ادا کیا اور جنگل میں داخل
ہونے کی بجائے جنگل کے کنارے کنارے اونچی نیچی پتھریلی زمین
پر چلنا شروع کر دیا۔ صبح ہو چکی تھی اور آسمان پر سورج کی روشنی
چاروں طرف پھیل گئی تھی۔ دوپہر تک کیٹی چلتی رہی
دوپہر کے بعد وہ جنوبی ہندوستان کے سب
سے بڑے دریا دریائے گوداوری کے کنارے پہنچ گئی۔ دریا
کے کنارے ویران تھے اور کہیں کہیں تاڑ اور ناریل کے
درختوں کے جھنڈ اُگے ہوئے تھے۔
کیٹی نے سوچا کہ شاید آگے کوئی گھاٹ آجائے جہاں وہ
کشتی میں سوار ہو کر سفر جاری رکھ سکے۔ اس کی ایک جانب
دریا تھا اور دوسری جانب گھنا جنگل تھا۔ اس جنگل میں
ہی اسے بتایا گیا تھا کہ وہاں آدم خور شیر کہیں سے آگیا ہوا
ہے۔ ابھی تک اسے جنگل کی طرف سے شیر کی گرج سنائی نہیں
دی تھی۔ وہ دریا کے کنارے کنارے چلی جا رہی تھی۔
کافی دُور جانے کے بعد کیٹی ایک گاؤں کے گھاٹ پر پہنچ گئی۔
یہاں ایک بڑی کشتی کھڑی تھی جس میں دیہاتی لوگ سوار ہو
رہے تھے۔ کیٹی نے کشتی والے سے جا کر کہا کہ وہ بھی کشتی
میں سفر کرنا چاہتی ہے۔ مگر اس کے پاس کرایہ ادا کرنے کے لیے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کشتی والا ایک بوڑھا ملاح تھا۔ اس نے کیٹی کو غور سے دیکھا اور بولا۔

"بیٹی تم کہاں سے آ رہی ہو؟"

کیٹی نے کہا۔

"مہاراج! میں ملک یونان کی سیاح ہوں اور سیر و شکار کی غرض سے اپنے بھائی کے ساتھ یہاں آئی تھی کہ راستہ بھول کر اِدھر نکل آئی۔ اب میں ناگا پٹنم شہر واپس جانا چاہتی ہوں۔ جہاں میری ایک بہن رہتی ہے۔"

بوڑھا ملاح بولا۔

"میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ تم یہاں کی رہنے والی نہیں ہو کیونکہ تمہارا رنگ گورا بال سنہری اور آنکھیں نیلی ہیں۔ اچھا تم کشتی میں بیٹھ جاؤ میں تمہیں ناگا پٹنم پہنچا دوں گا۔"

کیٹی نے بوڑھے ملاح کا شکریہ ادا کیا اور کشتی میں دوسرے دیہاتی مسافروں کے ساتھ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئی۔ ناگ ٹکری [illegible] اس کے بالوں میں موجود تھا اور اس نے ٹکڑا ہارے [illegible] اور پھر بوڑھے ملاح کے ساتھ کیٹی کی ساری گفتگو سن [illegible] وہ سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے ناگا پٹنم شہر میں ہی عنبر

ماریا تھیوسانگ سے اس کی ملاقات ہو جائے۔

کشتی دریا میں روانہ ہو گئی۔ دو گھنٹے کے سفر کے بعد دُور سے ناگا پٹنم شہر کے مکانوں کی چھتیں اور شہر کی دیوار کے بُرج اور اونچے اونچے مندروں کے کلس دکھائی دینے لگے۔ ناگا پٹنم شہر بہت بارونق شہر تھا اور سارے جنوبی ہندوستان میں اپنے ناگ مندروں کی وجہ سے مشہور تھا۔ اس شہر کے مندروں میں سانپوں کی مورتیوں کی پوجا ہوتی تھی۔ اِن میں ایک مندر سب سے بڑا تھا۔ اس مندر کا نام ناگ مندر تھا اور یہاں ایک بہت بڑے سانپ کا بت رکھا تھا جو کنڈلی مار کر چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس سانپ مورتی کے پھیلے ہوئے پھن کے اوپر سونے کا ایک تاج پڑا تھا۔ اس تاج میں بے حد قیمتی ہیرے اور موتی جڑے ہوئے تھے۔ اس مورتی کے قیمتی تاج کی رکھوالی کے لیے دن رات وہاں پہرے دار موجود رہتے تھے۔ دن کو لوگ ناگ مورتی کی پوجا کرنے آتے تھے۔ رات کو مندر کا بڑا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا۔

مسافروں سے بھری ہوئی کشتی ناگا پٹنم شہر کی بڑی گھاٹ پر آ کر لگ گئی۔ دوسرے مسافروں کے ساتھ کیٹی بھی کشتی میں سے اُتر پڑی۔ کیٹی کے پاس کوئی پیسہ نہیں تھا۔ وہ سوچنے لگی کہ اتنے بڑے شہر میں کہاں جائے؟ سرائے میں بھی نہیں ٹھہر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکتی تھی۔ کیونکہ سرائے میں ٹھہرنے کے لیے بھی پیسے دینے
پڑتے تھے۔ ناگا پٹنم کے شہر کے مکان اور عمارتیں پرانے زمانے
کی تھیں۔ مکان چار چار منزلہ تھے اور لکڑی اور پتھروں سے
بنائے گئے تھے۔ بازار کھلے اور دکانیں سامان سے بھری ہوئی
تھیں۔ لوگوں نے سفید دھوتیاں اور کرتے پہن رکھے تھے سروں
پر پگڑیاں تھیں۔ عورتوں نے سوتی اور ریشمی ساڑھیاں پہن رکھی
تھیں اور ان کے ماتھوں پر سُرخ تلک لگے تھے۔ کچھ مردوں نے
بھی ماتھے پر تلک کی لال لکیریں بنا رکھی تھیں۔

کیٹی بازاروں میں پھرنے لگی۔ یہاں بھی اسے ناگ، عنبر
ماریا اور تھیوسانگ میں سے کسی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی
نے سوچا کہ وہ اس شہر میں ایک رات گزار کر آگے نکل جائے
گی کیونکہ خوشبو نہ آنے کا مطلب یہ تھا کہ اس شہر میں ناگ
عنبر اور ماریا تھیوسانگ میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ کیٹی
نے یہی فیصلہ کیا کہ سرائے کی بجائے وہ کسی مندر میں بیٹھ کر رات
گزار دے گی۔

بازار سے باہر نکلی تو اسے دائیں بائیں درختوں کے جھنڈ
میں دو تین مندر دکھائی دیئے۔ کیٹی ایک مندر کی طرف چل پڑی
یہ شہر کا سب سے بڑا مندر تھا اور اسی کا نام ناگ مندر تھا۔
یہاں ناگ کی سب سے بڑی مورتی کی پوجا ہوتی تھی۔ شام کا وقت

قریب تھا۔ عورتیں اور مرد مندر میں پوجا کرنے جا رہے تھے۔
ان کے ہاتھوں میں پھول تھے۔ کیٹی نے سوچا کہ مندر میں داخل
ہونے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ وہ بھی پھول لے کر مندر میں پوجا
کرنے کے لیے جائے۔ وہ پھول خرید نہیں سکتی تھی۔ اس نے
ایک جگہ جھاڑیوں میں سے کچھ پھول توڑے اور دوسری
عورتوں کے ساتھ مندر میں داخل ہو گئی۔

عورتیں اور مرد اسے تعجب سے دیکھ رہے تھے کیونکہ
ایک تو کیٹی کا رنگ گورا تھا اور دوسرے اس نے ماتھے پر
تلک نہیں لگایا ہوا تھا۔ مندر کی کشادہ ڈیوڑھی میں سے گزر
کر وہ مندر کے بے شمار ستونوں والے ہال کمرے میں آ گئی۔
یہاں ایک جگہ لال پتھر کا چبوترہ بنا تھا۔ جس کی چاروں جانب
چاندی کے چراغ روشن تھے۔ بیچ میں ایک چاندی کی
بڑی چوکی پر سانپ کا بت بنا تھا۔ یہ سانپ کافی بڑا تھا۔
اس کا پھن اٹھا ہوا تھا۔ اور سر کے اوپر سونے کا تاج چمک
رہا تھا۔ جس میں قیمتی ہیرے جگمگا رہے تھے۔ چبوترے
کی ایک طرف مندر کے دو آدمی پہرہ دے رہے تھے۔
سانپ کی مورتی کے آگے ایک مہنت یعنی بڑا پجاری آلتی
پالتی مارے بیٹھا اشلوک پڑھ رہا تھا۔ پوجا کرنے والے
آتے آ کر پھول سانپ کی مورتی کے آگے رکھ دیتے۔ بڑا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پجاری ان کے ماتھوں پر لال ٹیکہ لگاتا اور پوجا کرنے والے ہاتھ
جوڑ کر پیچھے ہٹ جاتے۔ کیٹی بھی پھول لے کر آگے بڑھی۔ اس
نے پھول سانپ کی مورتی کے سامنے رکھ دیئے۔ بڑے پجاری
نے اس کے ماتھے پر اپنی انگلی رنگ میں ڈبو کر لال ٹیکہ لگایا
اور تعجب سے بولا۔

"تم کون ہو؟ ہندو نہیں لگتی ہو مجھے۔"

کیٹی نے اسی کی زبان میں کہا۔

"مہاراج! میں ملک یونان کی رہنے والی ہوں۔ یہاں
کی زبان میں نے اپنے باپ سے سیکھی تھی جو
یہاں کافی دیر تجارت کرتا رہا تھا۔ اب میں اکیلی
اس شہر کی سیر کرنے آئی ہوں اور میرا جی چاہا کہ ناگ
دیوتا کی پوجا کروں۔"

بڑے پجاری نے کیٹی کو ٹیکہ لگانے کے بعد مسکرا کر اس
کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا۔

"بیٹی! ناگ دیوتا کی محبت تمہیں اس کے پاس کھینچ
لائی ہے۔ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی ہے۔ جاؤ
تمہارا کلیان ہو۔"

بڑے پجاری کے اس ہمدردانہ سلوک سے کیٹی کی ہمت
بندھی اور اس نے آہستہ سے کہا۔

"مہاراج! میں اس شہر میں اکیلی ہوں اور میرے
پاس نہ تو کوئی پیسہ ہے۔ اور نہ رہنے کو جگہ ہے۔ کیا
آپ میری مدد فرمائیں گے؟"

بڑے پجاری نے کہا۔

"بیٹی! ابھی لوگ پوجا کرنے آ رہے ہیں۔ تم
ایک طرف جا کر بیٹھ جاؤ۔ پوجا سے فارغ ہو کر
تم سے بات کروں گا۔"

کیٹی خوش ہوئی اور نمسکار کر کے مندر کے ہال کمرے
میں ایک ستون کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔ ناگ اس وقت
کیٹی کے سر کے بالوں میں چھپا یہ ساری باتیں سن رہا تھا
عجیب بات تھی کہ اس کی موجودگی کو وہاں کی ناگ مورتی
نے بھی محسوس نہیں کیا تھا۔ شاید اس لیے کہ ناگ ایک
ننھی سی مکڑی کی شکل میں تھا اور کسی زندہ سانپ کو بھی اس
کی ناگ دیوتا والی خوشبو نہیں آ سکتی تھی اور اس سانپ کی
مورتی تو پتھر کی تھی۔ ناگ یہ سوچ کر کیٹی کے بالوں میں چھپا
بیٹھا رہا کہ دیکھئے آگے کیا ہوتا ہے۔

جب لوگوں کے آنے جانے کا سلسلہ رک گیا۔ شام ہو گئی
اور بڑا پجاری فارغ ہو گیا تو اپنے استھان سے اٹھ کر
اس نے سانپ کی بڑی مورتی کو ماتھا ٹیکا اور چبوترے سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ کیٹی کے قریب آ کر بولا۔

"آؤ بیٹی میرے ساتھ آؤ۔"

کیٹی اٹھ کر بڑے پجاری کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ بڑے پجاری کی کوٹھڑی ہال کرے کے کونے میں تھی جہاں دیوار کے ساتھ ایک چراغ جل رہا تھا۔ کوٹھڑی کے اندر بھی چراغ روشن تھا۔ فرش پر ہرن کی کھال بچھی تھی۔ اور ایک بستر دیوار کے ساتھ بچھا ہوا تھا۔ بڑے پجاری نے کیٹی کو ہرن کی کھال کے فرش پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پھر وہ خود بھی بستر پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اور بولا

"بیٹی! تمہارا نام کیا ہے؟"

کیٹی نے کہا۔

"مہاراج! میرا نام کیٹی ہے۔ میں ملک یونان سے اکیلی اپنے باپ کے شہر کو دیکھنے آئی ہوں۔ اتفاق سے میرے جتنے پیسے تھے وہ ختم ہو گئے ہیں۔"

بڑے پجاری نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کیٹی کو تسلی دی اور پھر بلند آواز میں کہا۔

"سنگرام!"

ایک دبلا پتلا سفید وصوتی کرتے والا کالا کلوٹا آدمی باہر سے آیا۔ اس نے ہاتھ باندھ کر بڑے پجاری کو نمسکار کیا اور بولا۔

"مہاراج نے مجھے بلایا ہے۔"

"ہاں سنگرام۔" بڑا پجاری بولا۔ "یہ ہماری بیٹی ہے۔ اس کا نام کیٹی ہے۔ یہ ملک یونان سے ہمارے ناگ دیوتا کی مورتی کی پوجا کرنے آئی ہے۔ اس کے لیے بھوجن لاؤ۔"

سنگرام سر کو جھکا کر چلا گیا۔ بڑے پجاری نے کہا۔

"بیٹی! یہ میرا شاگرد سنگرام ہے۔ جب میں مر جاؤں گا تو یہی سنگرام یہاں کا بڑا پجاری بنے گا۔ تم بھوجن کرنے کے بعد سامنے والی کوٹھڑی میں سو جانا۔ وہ کوٹھڑی میں نے اپنے خاص مہمانوں کے لیے ہی رکھی ہے۔ تمہیں یہاں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ تم بے شک جتنے دن چاہو یہاں رہ سکتی ہو۔"

کیٹی نے بڑے پجاری کے اس ہمدردانہ سلوک کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"مہاراج! میں زیادہ دن نہیں ٹھہروں گی۔ بس کل یا زیادہ سے زیادہ پرسوں چلی جاؤں گی۔"

بڑا پجاری کہنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ تمہاری اپنی مرضی ہے۔ اور ہاں"

یہ کہہ کر بڑے پجاری نے بچھونے کے نیچے ہاتھ ڈال کر چاندی کے چار سکے نکالے اور کیٹی کو دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اپنے پاس رکھ لو۔ یہ تمہارے یہاں سے شہر یونان تک کے اخراجات اور واپسی کے سفر کے لیے کافی ہوں گے۔"

اس زمانے میں چاندی کے ایک سکے کی قیمت بہت ہوا کرتی تھی۔ وہ ہمارے آج کے ہزار روپے کے برابر ہوتا تھا۔ کیٹی نے سکے لے لیے اور کہا۔

"مہاراج! میرے پاس آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ آپ کا شفقت بھرا سلوک مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔"

بڑے پجاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹی! میں تمہیں اپنی بیٹی ہی سمجھتا ہوں۔ میری کوئی بیٹی نہیں ہے۔ اس لیے تمہیں بیٹی بنا کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔"

کیٹی کے بالوں میں بیٹھا ناگ یہ ساری گفتگو سن رہا تھا۔ وہ بھی بڑے پجاری کے اس انسان دوست اور نیک رویے سے متاثر ہوا تھا۔ بڑا پجاری سچ مچ ایک فرشتہ صفت انسان تھا۔ اس کا دل انسانوں کی محبت سے بھرا ہوا تھا۔ اتنے میں اس کا چیلا اور شاگرد سنگرام ایک تھال میں اُبلے ہوئے چاول دہی اور دال لے کر آگیا۔ بڑے پجاری نے کہا۔

"میری بیٹی کے سامنے رکھ دو۔"

سنگرام نے کھانے کی تھالی کیٹی کے سامنے رکھ دی اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوگیا۔ وہ ٹکٹکی آنکھوں سے کیٹی کے چہرے کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ کیٹی کو بھوک لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کیونکہ کیٹی اور تھیوسانگ کو زمین پر رہتے ہوئے اتنا عرصہ ہوگیا تھا کہ اب وہ اس زمین کی فضا میں پھیلی ہوئی آکسیجن اور دوسری گیسوں میں سے اپنے لیے غذائیت سانس کے ذریعے ہی حاصل کر لیتے تھے۔ جو ان کے خلائی خون میں شامل ہو کر انہیں بھرپور توانائی عطا کرتی تھی۔ پھر بھی وہ بڑے پجاری پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ خلائی لڑکی ہے۔ اس نے کھانا کھانا شروع کر دیا۔

کھانے کے بعد بڑے پجاری نے سنگرام سے کہا۔

"ہماری بیٹی کو ہمارے مہمانوں والی کوٹھری میں لے جاؤ سنگرام! ہماری بیٹی وہاں ہماری خاص مہمان کی حیثیت سے رہے گی۔"

سنگرام نے سر جھکا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"جو حکم مہاراج"

بڑے پجاری نے کیٹی سے کہا۔

"جاؤ بیٹی! رات ہو رہی ہے۔ اپنی کوٹھڑی میں جاؤ۔ وہاں تمہاری سہولت کی ہر شے موجود ہوگی"

کیٹی نے بڑے پجاری کا ہاتھ جوڑ کر شکریہ ادا کیا اور سنگرام کے ساتھ سامنے والی کوٹھڑی میں آگئی۔ اس چھوٹی سی کوٹھڑی میں ہرن کی کھال کا فرش بچھا تھا۔ کونے میں ایک سفید بستر لگا تھا۔ ایک چراغ طاق میں جل رہا تھا۔ پانی کی صراحی اور گلاس بھی وہاں پر رکھا ہوا تھا۔ کوٹھڑی کے ساتھ ہی اندر ایک غسل خانہ بھی بنا ہوا تھا جس میں پانی سے بھرے ہوئے چار بڑے مٹکے اور ڈونگا پڑا تھا۔

سنگرام کیٹی کو کوٹھڑی میں چھوڑ کر واپس بڑے پجاری کے پاس آیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔

"گرو جی! میں نے مہمان خاتون کو اس کی کوٹھڑی میں پہنچا دیا ہے"

بڑے پجاری نے کہا۔

"اچھا کیا سنگرام! اس کے آرام کا خیال رکھنا اور اسے ہمارے پاس بھیج دو۔ ہم اسے اپنی مہمان ہی نہیں ہماری بیٹی کی خدمت پر لگانا چاہتے ہیں۔ تاکہ اسے کوئی تکلیف

نہ ہو"

سنگرام بولا۔

"جو حکم گورو جی مہاراج"

وہ واپس مڑتے ہوئے ایک پل کے لیے رکا اور بڑے ادب سے بولا۔

"گورو جی! اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں"

بڑے پجاری نے اسے بولنے کی اجازت دی تو سنگرام بولا۔

"گورو جی! یہ خاتون ایک اجنبی ہے۔ ہر چند کہ آپ اسے اپنی بچی سمجھتے ہیں مگر مہاراج کسی کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ اور ناگ دیوتا کے تاج کی حفاظت کرنا ہمارا سب سے بڑا فرض ہے"

بڑے پجاری نے مسکرا کر کہا۔

"تم یہ کہنا چاہتے ہو سنگرام کہ جس لڑکی کو ہم نے اپنی بیٹی سمجھ کر سامنے والی کوٹھڑی میں رہنے کی اجازت دی ہے وہ ناگ دیوتا کا تاج چوری کر کے نہ لے جائے کہیں؟"

سنگرام بولا۔

"گورو مہاراج! میں نے صرف اپنے اندیشے کا اظہار کیا ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑا پجاری کہنے لگا۔

"ناگ دیوتا اپنے قیمتی تاج کی خود ہی حفاظت کرتا ہے۔ اور پھر وہ پہرے دار رات کو چبوترے کے ارد گرد پہرہ دیتے ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ تمہارا اندیشہ غلط ہے۔ کیٹی ہماری بچی ہے۔ وہ ہمیں دھوکہ دینے کی کبھی کوشش نہیں کرے گی۔ اب تم جاؤ اور ہیماوتی کو ہمارے پاس بھیج دو۔"

"جو حکم گورو مہاراج!"

یہ کہہ کر سنگرام خاموشی کے ساتھ کوٹھڑی سے نکل گیا۔ بڑا پجاری اپنے بستر پر بیٹھا اشلوک پڑھ رہا تھا کہ دیو داسی ہیماوتی نے آکر نمسکار کیا اور ادب سے ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ بڑے پجاری نے آنکھیں کھول کر دیو داسی ہیماوتی کو دیکھا اور کہا۔

"ہیماوتی! سامنے والی کوٹھڑی میں ہماری منہ بولی بیٹی کیٹی ٹھہری ہوئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس کا ہر طرح سے خیال رکھو تاکہ اسے کوئی تکلیف نہ ہو۔"

ہیماوتی دیو داسی نے سر جھکا کر کہا۔

"مہاراج! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ میں آپ کی منہ بولی بیٹی کا ہر طرح سے خیال رکھوں گی۔"

بڑے پجاری نے دیو داسی ہیماوتی کو حکم دیا کہ وہ کیٹی کی کوٹھڑی

میں جا کر اس کے بستر وغیرہ کو ٹھیک کر دے اور اگر اسے چادر یا کپڑوں کی ضرورت ہو تو اسے مہیا کر دے۔ ہیماوتی ادب سے سلام کر کے چلی گئی۔ کیٹی اپنے بستر پر بیٹھی ناگ عنبر تھیوسانگ اور ماریا کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ کوٹھڑی پر آہستہ سے دستک ہوئی۔

کیٹی نے پوچھا۔ "کون ہے؟" دیو داسی ہیماوتی بولی۔

"میں آپ کی دیو داسی ہیماوتی ہوں۔ مہاراج نے مجھے آپ کی خدمت کے لیے بھیجا ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"آ جاؤ بہن ہیماوتی۔"

دیو داسی ہیماوتی کوٹھڑی میں آ گئی۔ اس نے کیٹی کے گورے رنگ سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں کو دیکھا۔ تو اس کے حسن سے بے حد متاثر ہوئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیوی کی کالی کتاب

دیو داسی ہیماوتی سوچ رہی تھی کہ سنگرام نے اسے بالکل درست بتایا تھا کہ بڑے پجاری کے پاس ایک ایسی لڑکی آئی ہے جس کے حُسن کی مثال نہیں ہے۔ وہ ٹکٹکی باندھے کیٹی کو تک رہی تھی۔ کیٹی نے پوچھا۔

"تم نے خواہ مخواہ تکلیف کی بہن ہیماوتی! مجھے یہاں کسی شے کی ضرورت نہیں ہے۔"

ہیماوتی نے کہا۔

"اچھا بہن! میں پھر آجاؤں گی۔"

یہ کہہ کر ہیماوتی واپس چلی گئی۔ ہیماوتی اس مندر کی سب سے زیادہ ہوشیار اور معتبر دیو داسی تھی اور بڑا پجاری اس پر بڑا بھروسہ کرتا تھا۔ وہاں سے وہ سیدھی مندر کی دوسری منزل میں سنگرام کے کمرے میں آ گئی جہاں سنگرام بے چینی سے ہاتھ پیچھے رکھے ٹہل رہا تھا۔ ہیماوتی کو دیکھ کر وہ رک گیا۔ اور

"تم نے اس نئی یونانی لڑکی کو دیکھا؟"

ہیماوتی بولی۔

"ہاں سنگرام! تم نے جیسا کہا تھا۔ ویسا ہی پایا اسے سچ مچ اس کے حُسن کا جواب نہیں۔"

"تو پھر کیا خیال ہے تمہارا اب؟" سنگرام نے سنجیدگی سے پوچھا۔

ہیماوتی اس کے قریب آکر چوکی پر بیٹھ گئی۔ سنگرام سامنے والے تخت پر بیٹھ گیا۔ ہیماوتی نے آہستہ سے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ حسین لڑکی ہمیں اس ملک میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔"

سنگرام بولا۔

"ہماری قسمت پلٹ رہی ہے ہیماوتی۔ کنواں خود چل کر پیاسے کے پاس آگیا ہے۔ ہم چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے تو ایسی لڑکی ہمیں کہیں نہیں مل سکتی تھی؟"

ہیماوتی نے کہا۔

"ہاں — بالکل ویسی ہی لڑکی ہے۔ جیسی لڑکی دیوی سنگاتی پر چڑھانے کے لیے ہمیں — چاہیے تھی۔ وہی حلیہ ہے جس کا ذکر دیوی سنگاتی کی کالی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ سنہری بال، نازک ناک، نیلی آنکھیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور گورا رنگ ہے۔

سنگرام نے کہا۔

"اب ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ بڑا پجاری کہہ رہا تھا کہ یہ لڑکی کیٹی کل یا پرسوں واپس جانے والی ہے۔"

ہیماوتی اٹھ کر ٹہلنے لگی۔

"اس کا مطلب ہے ہمیں آج رات ہی اپنے منصوبے پر عمل کرنا ہو گا۔"

سنگرام نے فوراً کہا۔

"ہاں۔ ہمیں آج رات ہی اس لڑکی کو یہاں سے نکال لے جانا ہو گا۔"

پھر اس نے ہیماوتی کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اور تم جانتی ہو کہ تمہیں اس کے لیے کیا کرنا ہے۔"

"میں اپنے فرض کو جانتی ہوں۔ تم فکر نہ کرو اور دوسرے انتظامات کی تیاری میں لگ جاؤ۔"

سنگرام نے کہا۔

"میں ایک گھنٹے میں سارے کام ختم کر لوں گا۔ تم جب کیٹی کو لے کر آؤ گی تو مجھے بالکل تیار پاؤ گی جاؤ اب اپنے منصوبے پر عمل شروع کر دو۔"

ہیماوتی خاموشی سے اٹھ کر باہر نکل گئی۔

جب رات آدھی کے قریب ہوئی تو ہیماوتی اس کوٹھڑی کی طرف گئی جہاں کیٹی آرام کر رہی تھی۔ کوٹھڑی میں جاتے ہی وہ کیٹی کے قدموں پر گر پڑی اور رونے لگ گئی۔ کیٹی نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"کیا بات ہے بہن؟ خیریت تو ہے؟"

ہیماوتی نے آنسو بھری آنکھیں اٹھا کر کہا۔

"بہن میں ایک ایسی مشکل میں پھنس گئی ہوں کہ اگر تم نے میری مدد نہ کی تو میری ماں مر جائے گی۔"

کیٹی نے ہیماوتی کو تسلی دی اور کہا۔

"مجھے بتاؤ بہن تمہاری ماں کی جان بچانے کے لیے میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں؟"

ہیماوتی نے جھوٹے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

"بہن کیٹی! میری ماں کو دیوی سنگاگی کا بخار ہو گیا ہے۔ جس کو ایک بار یہ بخار چڑھتا ہے۔ وہ تین دن کے اندر اندر مر جاتا ہے۔ میری ماں کو بخار چڑھے آج پہلا روز ہے۔ میں تم سے مل کر گھر گئی تو وہ بخار میں بے ہوش تھی۔ ہماری مقدس کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کوئی نیلی آنکھوں والی لڑکی آ کر بخار کے مریض یا مریضہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو اپنے ہاتھ سے پانی پلا دے تو مریض کی زندگی بچ جاتی ہے۔ بھگوان کے لیے میرے ساتھ ابھی چلو۔ میری ماں کی جان بچاؤ۔ نہیں تو وہ شاید کل ہی مر جائے گی۔"

کیٹی فوراً اس کے ساتھ جانے پر تیار ہو گئی۔ حالانکہ ہمیں کسی کے ساتھ جانے پر اچانک اور بغیر کچھ سوچے سمجھے تیار نہیں ہو جانا چاہیے۔ لیکن کیٹی کو تو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ اس کے خلاف کتنی بھیانک سازش کی جا رہی ہے۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی۔

"بہن میں ابھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔ آؤ۔"

ناگ جو کیٹی کے بالوں میں مکڑی کی شکل میں چھپا بیٹھا تھا۔ سوچ میں پڑ گیا کہ کہیں کیٹی کے خلاف کوئی چال تو نہیں چلی جا رہی۔ مگر وہ کیٹی کو کسی خطرناک جگہ جانے سے روک بھی نہیں سکتا تھا اور اس کی کوئی مدد بھی نہیں کر سکتا تھا۔ خاموشی سے بالوں میں چھپا بیٹھا رہا۔

کیٹی کو ساتھ لے کر ہیماوتی مندر کے پچھلے دروازے سے نکل آئی۔ یہاں دو گھوڑے پہلے سے کھڑے تھے۔ ہیماوتی نے کیٹی کو گھوڑے پر بٹھایا اور گھوڑا دوڑاتی شہر سے دور آ گئی۔ رات کے اندھیرے میں جب کیٹی کو جنگل کے درخت نظر آئے تو اس نے ہیماوتی سے پوچھا۔

"تمہارا گھر ابھی تک نہیں آیا؟"

ہیماوتی بولی۔

"بس جنگل کے کنارے پر ہے وہ سامنے۔"

ناگ کیٹی کے بالوں میں بیٹھا پریشان ہو رہا تھا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ کیٹی کو یہ عورت کسی جال میں پھنسانے والی ہے۔ مگر وہ کیٹی کو خبردار نہیں کر سکتا تھا۔ وہ بول ہی نہیں سکتا تھا۔ ہیماوتی جنگل کے کنارے ایک مکان کے پاس آ کر گھوڑے سے اتر پڑی۔ کیٹی نے دیکھا کہ سامنے مٹی کا ایک چھوٹا سا مکان ہے۔ جس کی ایک کوٹھڑی کی کھلی کھڑکی میں سے چراغ کی روشنی باہر آ رہی تھی۔

ہیماوتی نے کہا۔

"بہن کیٹی! یہ ہمارا مکان ہے۔ میری ماں اندر بے ہوش پڑی ہے۔"

کیٹی ہیماوتی کے ساتھ کوٹھڑی میں آئی تو دیکھا کہ چارپائی پر ایک ادھیڑ عمر عورت بے ہوش پڑی ہے۔ ہیماوتی نے روتے ہوئے کہا۔

"کیٹی بہن! بھگوان کے لیے کچھ کرو۔ میری ماں کو بچاؤ۔"

کیٹی بولی۔

"پانی لاؤ۔ میں اسے پانی پلاتی ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیماوتی دوسرے کمرے میں گئی اور گلاس میں پانی ڈال کر لے آئی۔ دوسرے کمرے میں سنگرام چھپا بیٹھا تھا۔ اس نے پانی کے گلاس میں فوراً بے ہوش کر دینے والی دوائی ڈال دی اور ہیماوتی کے کان میں کہا۔

"سب کام ہوشیاری سے کرنا"

ہیماوتی نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے کیٹی کے پاس آ کر آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی۔

"کیٹی بہن! دھارمک پستک میں لکھا ہے کہ نیلی آنکھوں والی لڑکی پانی کے دو گھونٹ پی کر بیمار عورت کے منہ میں پانی ڈالے۔ کیا میری بہن تم میری مدد کے لیے تیار ہو نا؟"

کیٹی کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اسے تو ہیماوتی پر ذرا سا بھی شک نہیں تھا۔ کیٹی نے گلاس اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ہیماوتی! لاؤ میں پانی پی کر تمہاری ماں کے منہ میں پانی ڈالتی ہوں"

کیٹی نے گلاس ہاتھ میں لے کر اپنے منہ سے لگایا اور فوراً پانی کے دو گھونٹ پی گئی۔ پھر اس نے پانی ایک چمچ میں ڈال کر چارپائی پر بے ہوش پڑی عورت کے منہ میں ڈالا

عورت اٹھ کر بیٹھ گئی۔ کیٹی نے خوش ہو کر ہیماوتی سے کہا۔

"دیکھو ہیماوتی! تمہاری ماں بالکل اچھی ہو گئی"

ہیماوتی خوش ہونے کی بجائے بڑے غور سے کیٹی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ کیٹی کو اس کی نگاہیں کچھ عجیب سی لگیں۔ اس نے تعجب سے کہا۔

"ہیماوتی! کیا تمہیں خوشی نہیں ...."

کیٹی جملے کو پورا بھی نہیں کر سکی تھی کہ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اور ہیماوتی کا چہرہ غائب ہو گیا۔ کیٹی نے گھبرا کر کہا

"ہیماوتی! مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا"

اس کے ساتھ ہی کیٹی بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ پھر اسے بالکل ہوش نہ رہا۔ ناگ کو بے حد صدمہ ہوا کہ کیٹی کے ساتھ سخت دھوکہ کیا گیا تھا اور اب نہ جانے یہ لوگ اس کے ساتھ کیا سلوک کرنے والے تھے۔ ناگ کو بھی پتہ نہیں تھا کہ اگر کیٹی کو کچھ ہو گیا تو خود اس کے ساتھ کیا گزرے گی؟ کیٹی بے ہوش ہوئی تو سنگرام دوسرے کمرے سے باہر نکل آیا۔ چارپائی پر جو عورت جھوٹ موٹ بے ہوش پڑی تھی۔ اس نے سنگرام سے کہا۔

"اب اسے لے کر یہاں سے نکل چلو"

سنگرام نے ہیماوتی کی طرف دیکھ کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہیماوتی! تم فوراً واپس مندر میں چلی جاؤ۔ صبح مشہور
کر دینا کہ کیٹی مندر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ تاکہ بڑے پجاری
کو تم پر شک نہ ہو۔ منہ اندھیرے میں بھی مندر پہنچ جاؤں
گا۔"

ہیماوتی گھوڑے پر بیٹھ کر واپس مندر کو اور سنگرام اور عورت
ٹی کو گھوڑے پر ڈال کر جنگل میں گھس گئے۔ جنگل کے درمیان
ایک بارہ دری بنی ہوئی تھی۔ سنگرام نے کیٹی کو گھوڑے
سے اتار کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور بارہ دری کے نیچے
ایک سیڑھیاں اتر کر ایک پُراسرار تاریک تہہ خانے میں
گیا۔ اس نے کیٹی کو ایک طرف لٹا دیا اور بوڑھی عورت
سے کہا۔

"تم اس عورت کی حفاظت کرو۔ میں واپس مندر کو
جاتا ہوں۔ اگر میں غائب رہا تو بڑے پجاری کو مجھ پر
شک پڑ سکتا ہے کہ میں جاتے ہی کیٹی کو کہیں گم کیا ہے۔
میں کل رات تمہارے پاس اسی جگہ پہنچ جاؤں گا۔"

یہ کہہ کر سنگرام بھی گھوڑے پر سوار ہوا اور واپس
مندر کی طرف گھوڑے کو ڈال دیا۔ راتوں رات ہیماوتی اور سنگرام
آگے پیچھے مندر میں پہنچ کر اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں سو گئے۔
صبح ہوئی تو ہیماوتی دوڑی دوڑی بڑے پجاری کے پاس آئی
اور جھوٹ موٹ گھبراہٹ کے ساتھ بولی۔

"مہاراج! کیٹی چلی گئی۔"

بڑے پجاری نے حیران ہو کر ہیماوتی کی طرف دیکھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو ہیماوتی؟ ہماری بیٹی ہمیں بتائے
بغیر ہی چلی گئی ہے؟"

ہیماوتی بولی۔

"مہاراج! وہ کہتی تھی کہ اسے اپنے بھائی کی یاد ستا رہی
ہے۔ جو کیلاش میں ہے۔ میں نے اسے بہت روکا
مگر وہ نہ مانی۔"

بڑے پجاری نے کہا۔

"کیا تم نے اسے نہیں کہا کہ وہ ہمیں مل کر جائے؟"

ہیماوتی بولی۔

"کہا تھا مہاراج مگر کیٹی نے کہا کہ اگر وہ بڑے پجاری
کے پاس گئی تو ہو سکتا ہے وہ اسے روک دیں۔"

بڑے پجاری کو کیٹی کے اس طرح چلے جانے کا بے حد
افسوس مگر وہ کیا کر سکتا تھا بولا۔

"اچھا ہوا بھگوان اس کی حفاظت کرے۔ تم اس کی
کوٹھڑی بند کر کے پوجا کے لیے کیسر اور پھول تیار کرو۔"

"بہت اچھا مہاراج!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ کہہ کر ہیماوتی نے ہاتھ جوڑ کر نمسکار کیا۔ اور واپس چلی گئی۔ بہت خوش تھی کہ اس کی سازش کامیاب رہی تھی کہ بڑے پادری کو اس پر معمولی سا بھی شک نہیں ہوا تھا۔ سنگرام بھی بہت خوش تھا۔ اس نے ہیماوتی سے مل کر کہا۔

"میں آج رات جنگل میں جا رہا ہوں۔ کل رات کے پچھلے پہر کیٹی کو سنگالی دیوی پر قربان کر دیا جائے گا اور اس کے بعد ہماری خوشیوں کا دور شروع ہو جائے گا۔ میں تمہیں یہاں آکر لے جاؤں گا۔ تم حکمت کرنا۔"

جب رات گہری ہو گئی۔ اور ہر طرف گہرا اندھیرا چھا گیا تو سنگرام نے سیاہ بادہ اوڑھا اور گھوڑے پر سوار ہو کر رات کی تاریکی میں جنگل کی طرف گھوڑے کو ڈال دیا۔ جنگل میں اندھیرا اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔ بارہ دری کے پاس پہنچ کر سنگرام نے گھوڑے کو ایک طرف درختوں میں باندھا اور خود بارہ دری کا خفیہ زینہ اتر کر نیچے تہہ خانے میں آگیا۔ کیٹی اسی طرح بے ہوش پڑی تھی اور عورت اس کے پاس بیٹھی پہرہ دے رہی تھی۔

○

وہ بے ہوش کیٹی کو تہہ خانے سے نکال کر باہر جنگل میں لے آئے۔ اسے گھوڑے پر ڈالا اور جنگل میں آگے روانہ ہو گئے۔ ناگ ابھی تک بے ہوش کیٹی کے بالوں میں ہی چھپا ہوا تھا۔ وہ کیٹی سے الگ نہیں ہونا چاہتا تھا۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ لوگ اسے کہاں لیے جا رہے ہیں۔

سنگرام اور بوڑھی عورت کیٹی کو گھوڑے پر ڈالے جنگل میں سفر کرتے رہے کوئی ایک گھنٹے بعد جنگل ختم ہو گیا اور سامنے دریا آگیا۔ دریا کا پانی اندھیری رات میں سیاہ نظر آ رہا تھا۔ دریا کے کنارے ایک طرف ایک سیاہ چٹان کسی چڑیل کی طرح منہ پھاڑے کھڑی تھی۔ اس چٹان کے اندر ایک گپھاہ تھی۔ گپھاہ کے اندر پتھریلی دیوار میں ایک دروازہ تھا۔ اس دروازے پر مکڑیوں نے جالے تان رکھے تھے۔ سنگرام کیٹی کو کاندھے پر ڈالے اس دروازے سے گزر کر نیچے لے آیا۔ یہاں زمین پر ایک لمبے سیاہ بالوں والی عورت کا کالا بت زمین سے آدھا باہر کو نکلا ہوا تھا۔ بت گھٹنوں تک زمین کے اندر دھنسا ہوا تھا۔

سنگرام نے کیٹی کو عورت کے بت کے سامنے زمین پر لٹا دیا۔ عورت ایک طرف دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔ سنگرام نے عورت کی مورتی کی طرف دیکھ کر ہاتھ باندھے اور بولا۔

"سنگالی دیوی کی جے ہو۔ میں تمہاری قربانی لے آیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوں۔ میں تمہاری شرط پوری کر رہا ہوں۔ اب تم کو بھی اپنا وعدہ پورا کرنا ہوگا۔ اس لڑکی کا رنگ گورا ہے۔ آنکھیں نیلی ہیں اور بال سنہری ہیں۔ یہی تمہاری شرط تھی۔ اب میں اسے تمہارے آگے قربان کرتا ہوں۔"

یہ سنتے ہی ناگ کانپ اٹھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس سنگرام نے کیٹی پر چھری چاقو سے حملہ کیا تو کیٹی اگرچہ مر نہیں سکے گی۔ مگر جسم کٹ جانے سے وہ زبردست مصیبت میں پھنس جائے گی۔ ناگ اس حالت میں نہیں تھا کہ کیٹی کی کوئی مدد کر سکے مگر وہ سنگرام کے ہاتھوں کیٹی کے جسم کے دو ٹکڑے ہوتے بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ جب یہ ظالم اور سنگدل لوگ کسی انسان کو کسی فرضی دیوی کے سامنے قربان کرتے ہیں تو یا تو اس کی گردن کاٹ دیتے ہیں یا پیٹ چاک کر کے دل نکال کر دیوی دیوتا کے بت کے آگے رکھ دیتے ہیں۔ یہ بات بڑی خطرناک تھی۔ ناگ کو اور تو کچھ نہ سوجھا۔ وہ کیٹی کے بالوں میں سے نکل کر رینگتا ہوا اس کے جسم سے اتر کر عورت کے بت کے پیٹ پر آگیا۔ اب وہ کیٹی کو بے ہوش پڑے صاف دیکھ رہا تھا۔

سنگرام اس کے پاس دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے کیٹی کی گردن پرسے پکڑا پیچھے ہٹایا اور بولا۔

"وہ دیوی سنگاتی! میں اس لڑکی کی گردن کاٹ کر اس کا خون تیرے پالتو سانپوں کو پلاؤں گا۔ اپنے پالتو سانپ کو حکم دے کہ وہ یہاں آ جائے۔"

ناگ سنگاتی دیوی کی مورتی کے پیٹ کے ساتھ لکڑی کی شکل میں چمٹا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ جب اس نے سنا کہ دیوی کا پالتو سانپ آنے والا ہے۔ اور سنگرام کیٹی کی گردن کاٹنے لگا ہے۔ تو وہ بے چین ہو گیا۔ اتنے میں پتھر کی مورتی کے پیچھے سے ایک کالا سانپ پھن اٹھائے پھنکارتا ہوا سامنے آگرا اپنا پھن لہرانے اور پھنکارنے لگا۔ اس وقت ناگ کو سخت مایوسی کا احساس ہوا کہ وہ اس سانپ سے اس کی زبان میں بات نہیں کر سکتا تھا۔ مگر وہ ہر حالت میں کیٹی کو بچانا چاہتا تھا۔ اسے اور تو کچھ نہ سوجھا وہ تیزی سے رینگتا ہوا مورتی کے جسم سے اترا اور پھنکارتے ہوئے سانپ کے جسم پر چڑھ گیا۔

سانپ کو ایک عجیب سا جھٹکا لگا۔ اس کا لہراتا ہوا پھن ایک دم رک گیا۔ آخر ناگ سانپوں کا دیوتا تھا۔ سانپ نے اپنے جسم پر ناگ دیوتا کا لمس بھی محسوس کیا تھا اور اب اسے ناگ دیوتا کی تیز خوشبو بھی آنے لگی تھی۔ اس تبدیلی کو ناگ نے بھی محسوس کیا جو لکڑی کی شکل میں اب سانپ کی گردن تک اس کے پھن کے بالکل قریب رینگتا ہوا پہنچ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گیا تھا۔ اچانک سانپ نے اپنی زبان میں کہا۔

"کیا عظیم ناگ دیوتا یہاں موجود ہے؟ میں اس کی خوشبو سونگھ رہا ہوں اور اپنے جسم پہ اس کا لمس بھی محسوس کر رہا ہوں"

شاید یہ اسی سانپ کے جسم کی گرمی کا اثر تھا۔ کہ ناگ کی بولنے کی طاقت واپس آگئی۔ اس نے سانپ کی زبان میں کہا۔

"میں ناگ دیوتا ہوں اور لکڑی کی شکل میں تمہارے پھن کے قریب گردن سے چمٹا ہوا ہوں۔ مجھ پر ہمارے ایک دشمن نے جادو کر دیا ہے مگر تم مجھے چھوڑو اور سب سے پہلے اس بے ہوش لڑکی کی جان بچاؤ۔ یہ میری بہن ہے۔"

سانپ نے پھنکار مار کر کہا۔

"جو حکم عظیم ناگ دیوتا!"

سنگرام اس وقت جیب سے چھری نکال چکا تھا اور بے ہوش کیٹی کی گردن کاٹنے کے لیے آگے کو جھکا ہی تھا کہ اچانک سانپ نے پھن کو زور سے لہرایا اور سنگرام کی کلائی پر ڈس دیا۔ سانپ کے زہر کے تیز اثر نے سنگرام کے جسم کو ... کر دیا۔ چھری اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور اس کا جسم ...نے لگا۔ وہ سنگائی دیوی کی مورتی کی طرف دیکھ کر کچھ بولنا چاہتا تھا مگر اس کا حلق بند ہو گیا تھا۔ وہ دھڑام سے پیچھے کو گرا اور اس کے جسم پر زہر کی وجہ سے بڑے بڑے چھالے اُبھرنا شروع ہو گئے۔ یہ حالت دیکھ کر بوڑھی عورت باہر کو بھاگی۔ سانپ نے ناگ سے پوچھا۔

"عظیم ناگ دیوتا! کیا اس عورت کو بھی ہلاک کر دوں؟"

ناگ نے کہا۔

"نہیں اس کو کچھ نہ کہنا۔"

سانپ وہیں رک گیا۔ اس نے اپنا پھن ذرا سا جھکا رکھا تھا۔ ناگ کو بڑی خوشی ہوئی تھی کہ وہ اب بول سکتا تھا۔ اس نے سانپ سے کہا۔

"یہ دیوی سنگائی کون ہے اور کیا تم اس کے پالتو سانپ ہو؟"

سانپ بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! یہ دیوی محض ایک پتھر کی ایک مورتی ہے۔ اور پتھر کی مورتی بھی پتھر کی طرح بے کار ہوتی ہے۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ میں انسان کے خون کی بو پر یہاں آجاتا ہوں۔ اور جس کی قربانی دی جا رہی ہو اس کا خون پیتا ہوں۔ یہ دیوی سوائے پتھر کے اور کچھ نہیں ہے۔"

ناگ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مجھ پر بڑا زبردست طلسم کیا گیا ہے۔ لیکن تمہارے جسم
سے چمٹنے کے بعد میری بولنے کی طاقت واپس آ گئی ہے۔
یہ بڑی اچھی بات ہوئی ہے۔ اس سے مجھے اُمید ہو چلی
ہے کہ میں پھر سے اپنی اصلی شکل میں واپس آ جاؤں
گا۔"

سانپ نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! اس جنگل میں دریا کے کنارے ایک
پری زاد بوڑھا فقیر رہتا ہے۔ وہ ہماری زبان بھی بول
لیتا ہے۔ وہ بہت بوڑھا ہے۔ سنا ہے کہ وہ کسی پری
کا بیٹا ہے جو آکاش سے زمین پر آ گیا تھا اور پھر واپس
اپنی دنیا میں نہیں جا سکا۔ آپ اس کے پاس چلیں۔ ہو
سکتا ہے وہ آپ کے جادو کا کوئی توڑ بتا سکے۔"

ناگ بولا۔

"میری بہن کیٹی کو ہوش آ رہا ہے۔ اسے ہوش میں آ
جانے دو۔ ہو سکتا ہے میں اس سے بات کر سکوں
پھر ہم دونوں بوڑھے پری زاد کے پاس چلیں گے۔"

کیٹی پر بے ہوشی کی دوائی کا اثر ختم ہو رہا تھا۔ اسے
ہوش آ گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر اندھیرے میں دیکھا کہ وہ
ایک مورتی کے سامنے زمین پر لیٹی ہے اور ایک سانپ پھن

اُٹھائے اس کے پاس موجود ہے۔ کیٹی اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اب
اس نے سنگرام کی لاش دیکھی جو زمین پر پڑی پھول گئی تھی۔ ابھی
کیٹی کی حیرانی ختم نہیں ہوئی تھی کہ ناگ نے کیٹی سے کہا۔

"کیٹی! کیا تم میری آواز سن رہی ہو؟"

کیٹی نے ناگ کی آواز سن لی تھی مگر اسے ناگ کی خوشبو
نہیں آ رہی تھی۔ وہ خوش ہو کر بولی۔

"ناگ بھیا! میں تمہاری آواز سُن رہی ہوں۔ تم کہاں
ہو؟"

ناگ نے اطمینان کا سانس لیا اور بولا۔

"کیٹی! میں اس وقت بھیانک طلسم کی زد میں ہوں۔
اور ایک چھوٹی سی لکڑی کی شکل میں اس کالے سانپ
کی گردن سے چمٹا ہوا ہوں۔"

پھر ناگ نے کیٹی کو ساری داستان بیان کر دی۔ کیٹی تعجب
سے بولی۔

"ناگ بھیا! تمہاری اس حالت پر مجھے بے حد افسوس
ہو رہا ہے۔ سنگرام اپنے انجام کو پہنچا۔ میں تمہاری
شکر گزار ہوں۔ اگر تم میرے بالوں میں چھپے یہاں تک
نہ آتے تو خدا جانے میرا کیا حشر ہوتا۔ مگر مجھے تمہاری
خوشبو نہیں آ رہی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا۔

"یہ جادو کی وجہ سے ہے۔"

پھر ناگ نے کیٹی کو بتایا کہ سانپ نے جنگل میں دریا کنارے والے بوڑھے پری زاد سے ملنے کا مشورہ دیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ میرے جادو کا کوئی توڑ بتا دے۔

کیٹی نے کہا۔

"تو چلو اسی پری زاد کے پاس چلتے ہیں۔"

ناگ نے سانپ سے کہا۔

"ہمیں بوڑھے پری زاد کے پاس لے چلو۔"

سانپ بولا۔

"میرے پیچھے پیچھے آیئے عظیم ناگ دیوتا!"

ناگ سانپ کے جسم سے اتر کر کیٹی کے پاس آگیا۔ کیٹی نے ناگ مکڑی کو اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا۔ اور وہ سانپ کے پیچھے پیچھے گپھا سے نکل کر جنگل میں آگئی۔ سانپ آگے آگے چلا جا رہا تھا۔ سانپ کیٹی اور ناگ کو لے کر دریا کنارے ایک غار میں آگیا۔ یہاں غار کے اندر موم بتی روشن تھی۔ اور ایک بہت ہی بوڑھا نورانی چہرے اور سفید بالوں والا شخص آلتی پالتی مارے آنکھوں کو بند کیے بیٹھا تھا۔ سانپ اور کیٹی اس کے سامنے آکر ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے۔

سانپ نے بڑے ادب سے بوڑھے پری زاد کو سلام کیا اور کہا۔

"قابل احترام پری زاد! میں اپنے عظیم ناگ دیوتا اور اس کی بہن کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں ناگ دیوتا پر کسی نے طلسم کر دیا ہے اور وہ ۔۔۔۔۔۔"

سانپ نے ابھی فقرہ پورا نہیں کیا تھا کہ بوڑھے نے ہاتھ اٹھا کر لہرایا اور پھر کمزور سی آواز میں کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ سب جانتا ہوں کہ ناگ دیوتا پر کس نے جادو کیا ہے۔"

اب ناگ نے سانپ کی زبان میں بوڑھے پری زاد کو سلام کیا اور کہا۔

"محترم ہستی! آپ خدا کے نیک بندے ہیں۔ اگر آپ کو میرے جادو کا توڑ معلوم ہے تو مجھے بتائیے۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں گا۔"

بوڑھا پری زاد بولا۔

"ناگ دیوتا! میری بات غور سے سنو۔ یہاں سے دو سو کوس دور زرد چٹانوں کا ایک میدان ہے۔ وہاں اونچے درختوں کے درمیان ایک زرد رنگ مرمر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا ویران محل ہے۔ اس محل کے ساتھ ہی ایک پرانا قبرستان ہے۔ اس قبرستان کے گورکن کے جھونپڑے میں ایک کالی بلی رہتی ہے۔ یہ کالی بلی اصل میں ایک پری زاد شہزادی ہے۔ جب چاند رات ہوتی ہے تو یہ کالی بلی شہزادی ویران محل میں جاتی ہے۔ تم کسی طرح اس کے جسم کے ساتھ چمٹ کر اس کے ساتھ ویران محل میں چلے جانا۔ اس کے بعد جو ہوگا دیکھنا تمہیں اپنے آپ معلوم ہو جائے گا۔ اور تمہارے جادو کا توڑ بھی تمہیں وہاں مل جائے گا۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

ناگ نے بوڑھے پری زاد کا شکریہ ادا کیا۔ اس نے کیٹی سے کہا۔

"کیٹی! اب ہمیں واپس چلے جانا چاہیے۔"

سانپ بولا۔

"آؤ بہن کیٹی واپس چلتے ہیں۔"

سانپ ناگ اور کیٹی غار سے نکل کر دریا کنارے ایک بارہ دری میں آ کر بیٹھ گئے۔ ناگ کہنے لگا۔

"بزرگ پری زاد نے جو کچھ کہا ہے۔ ہمیں ویسے ہی کرنا ہوگا۔ ہمیں اسی وقت زرد چٹانوں والے جنگل کی

طرف اپنا سفر شروع کر دینا ہوگا۔"

سانپ نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا کے لیے میری دعائیں ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں گی۔ میں اب اجازت چاہتا ہوں۔"

ناگ نے سانپ کو واپس جانے کی اجازت دے دی۔ کیٹی نے ناگ کو جو مکڑی کی شکل میں تھا، اٹھا کر اپنی قمیض کی جیب میں رکھا۔ اور دریا کنارے شمال کی طرف چلنا شروع کر دیا ناگ اسے زرد چٹانوں کا راستہ بتاتا جاتا تھا۔ صبح کیٹی دریا کے گھاٹ پر پہنچ گئی۔ یہاں اسے ایک کشتی مل گئی۔ جس میں سوار ہو کر اس نے دریا پار کر لیا اور اپنا سفر ایک بار پھر شروع کر دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ نے بچالیا

سفر کرتے کرتے آخر کیٹی زرد چٹانوں والے میدان میں آگئی۔ اس نے ناگ کو جیب سے نکال کر اپنے کاندھے پر بٹھا رکھا تھا۔ ناگ بھی کیٹی کی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا۔

"یہی زرد چٹانوں والا میدان ہے۔ اب ہمیں ویران محل اور اس کے قریب والا قبرستان تلاش کرنا ہوگا۔"

تھوڑی دیر بعد انہوں نے درختوں کے جھنڈ کو دیکھا۔ کیٹی بولی۔

"ناگ بھیا! ویران محل ضرور اس جھنڈ میں ہوگا۔"

کیٹی جب درختوں کے جھنڈ میں آئی تو وہاں واقعی ایک زرد پتھروں والے ویران محل کا کھنڈر موجود تھا۔ اس محل کے ارد گرد ایک چار دیواری بنی ہوئی تھی۔ زرد محل اس چار دیواری کے اندر تھا۔ چار دیواری میں ایک جگہ چھوٹا سا دروازہ تھا۔ ناگ نے کہا۔

"شہزادی بلی اسی دروازے سے ویران محل میں داخل ہوتی ہوگی۔"

کیٹی نے کہا۔

"محل تو ہمیں مل گیا ناگ بھیا! اب ہمیں اس قبرستان کو ڈھونڈنا ہے۔ جہاں گورکن کے جھونپڑے میں کالی بلی رہتی ہے۔"

ناگ بولا۔

"بزرگ پری زاد نے کہا تھا کہ قبرستان ویران محل کے قریب ہی ہے۔ آؤ دوسری طرف چلتے ہیں۔"

ویران محل کے پیچھے زرد چٹانوں کا ایک سلسلہ تھا۔ قریب ہی انہیں بائیں جانب ایک جگہ اونچی دیوار درختوں میں سے جھانکتی دکھائی دی۔ ناگ نے کہا۔

"ضرور یہ قبرستان کی دیوار ہے۔"

ناگ بولا۔

"اب ہمیں احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ تمہیں گورکن کو جا کر یہ کہنا ہوگا کہ تم ایک یتیم اور بے سہارا لڑکی ہو۔ جس کو ڈاکو اٹھا کر لے آئے تھے اور تم ان سے جان چھڑا کر یہاں آگئی ہو۔ تم کوشش کرنا کہ گورکن تمہیں اپنی جھونپڑی میں پناہ دے دے۔ اس کے بعد میرا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ شہزادی بلی اسی

کام شروع ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ شہزادی بلی اسی جھونپڑی میں ہو گی۔"

کیٹی نے ناگ کو تسلّی دی کہ جس طرح وہ کہہ رہا ہے ویسے ہی ہو گا۔ اور وہ دیوار کے پاس آگئی۔ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے آگے قبرستان کا ٹوٹا پھوٹا دروازہ آ گیا۔ کیٹی دروازے سے گزر کر قبرستان میں داخل ہو گئی۔ یہاں کتنی ہی پرانی ٹوٹی پھوٹی قبریں بنی ہوئی تھیں۔ قبروں کے درمیان میں ایک جھونپڑا بنا ہوا تھا۔ کیٹی نے دیکھا کہ جھونپڑے کے باہر ایک بوڑھا آدمی تخت پر بیٹھا اپنی ٹوپی میں سوئی سے ٹانکے لگا رہا ہے۔ اس کے قریب ہی پانی کا گھڑا زمین پر رکھا تھا۔ کیٹی قریب گئی تو گورکن نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کون ہو تم لڑکی؟ کیا کسی مُردے کو دفنانا ہے؟"

کیٹی نے کہا۔

"بابا! میں بڑی دکھی لڑکی ہوں۔ یتیم ہوں۔ یہاں سے دُور ایک شہر میں اپنی نانی کے ساتھ رہتی تھی۔ نانی مر گئی تو میں گھر میں اکیلی رہ گئی۔ پھر ڈاکو مجھے ایک رات اغوا کر کے لے گئے۔ وہ ایک جنگل میں لے آئے۔ میں بڑی مشکل سے اِن سے جان چھڑا کر بھاگی ہوں۔ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ کیا آپ مجھے پناہ دیں گے؟"

بوڑھے گورکن نے کہا۔

"بیٹی! میں ایک غریب گورکن ہوں۔ جو روکھی سوکھی کھاتا ہوں۔ تم بھی کھا لیا کرنا۔ تمہیں پناہ دینا میرا انسانی فرض ہے۔"

کیٹی نے گورکن کا بے حد شکریہ ادا کیا اور بولی۔

"بابا! میں جھونپڑے کی صفائی کرتی ہوں۔"

بوڑھا گورکن ٹوپی سیتا رہا اور کیٹی نے جھاڑو لے کر جھونپڑی کے فرش کی صفائی شروع کر دی۔ ناگ اس کے کاندھے سے چمٹا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔

"تم نے خوب اداکاری کی کیٹی۔ اب اِس بلی کو ڈھونڈو۔ مجھے تو یہاں کوئی بلی نظر نہیں آ رہی۔"

کیٹی نے آہستہ سے کہا۔

"کہیں جنگل میں گئی ہو گی۔ آجائے گی۔"

بوڑھے گورکن نے باہر سے کہا۔

"بیٹی! تم کس سے باتیں کر رہی ہو؟"

کیٹی بڑی حیران ہوئی کہ بوڑھے گورکن کے کان اتنے تیز کہ اس کی دھیمی آواز بھی اس نے سُن لی تھی۔ ناگ نے

"آئندہ سے محتاط رہنا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے بلند آواز میں کہا۔

"اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی بابا۔"

اور کیٹی جھاڑو دے کر باہر آ گئی۔

"لاؤ بابا! میں سی دیتی ہوں تمہاری ٹوپی۔"

اور کیٹی نے بوڑھے گورکن کے ہاتھ سے ٹوپی لے لی اور اس میں ٹانکے لگانے لگی۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ادھر اُدھر بھی دیکھتی جا رہی تھی۔ کالی بلی اسے کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔ بوڑھا گورکن تخت سے اٹھ کر جھونپڑی میں گیا۔ اندر سے آٹے کا برتن لے آیا۔ اور بولا۔

"بیٹی چولہے میں آگ جلا کر آٹا گوندھ ڈالو۔ تھوڑی سی سوکھی مچھلی پڑی ہے۔ اسی سے روٹی کھا لیں گے۔"

کیٹی نے کہا۔

"مجھے روکھی سوکھی کھا کر ہی خوشی ہوتی ہے بابا۔"

اتنے میں میاؤں میاؤں کی آواز سنائی دی۔ بوڑھے گورکن نے جھنجھلا کر کہا۔

"یہ کم بخت کالی بلی میرا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ جنگل میں ذرا دیر کو جاتی ہے اور پھر واپس آ جاتی ہے۔"

کیٹی نے دیکھا کہ ایک زرد آنکھوں والی کالی بلی ذرا دور بیٹھی دیکھ رہی تھی۔ کیٹی کے کان میں ناگ کی آواز آئی۔

"یہی شہزادی بلی ہے۔"

کیٹی نے ناگ کی آواز سن لی تھی۔ اس نے ناگ کی بجائے گورکن سے کہا۔

"بابا! یہ تو بڑی پیاری بلی ہے۔"

گورکن نے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم ہی اس دردسر کو سنبھالو۔ ڈال دیا کرو اسے دودھ روز۔"

کیٹی بولی۔

"میں تو اسے روز دودھ پلایا کروں گی۔"

یہ کہہ کر کیٹی نے بلی کو پیار سے چمکارا۔ بلی میاؤں میاؤں کرنے لگی۔ گورکن بولا۔

"میں جنگل میں لکڑیاں کاٹ کر آتا ہوں۔ تم اتنی دیر تک آٹا گوندھ کر روٹیاں پکا رکھنا۔"

گورکن کے جاتے ہی ناگ نے کہا۔

"کیٹی یہی شہزادی بلی ہے۔ تم ایسا کرو کہ مجھے اس کے قریب زمین پر چھوڑ دو۔ میں اس کے بالوں میں چھپ جاؤں گا۔ کیونکہ پرسوں چاندرات ہے۔ پتہ نہیں پھر یہ یہاں آئے یا نہ آئے۔"

کیٹی نے بلی کی آنکھ بچا کر ناگ کو کاندھے سے اتار کر زمین

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر رکھ دیا۔ ناگ نے بلی جہاں بیٹھی تھی اس طرف رینگنا شروع کیا۔
کیٹی جھونپڑی میں گئی اور مٹی کی رکابی میں دودھ ڈال کر لائی اور
اسے بلی کے قریب رکھ دیا۔ بلی دودھ پینے لگی۔ ناگ زمین پر مکڑی
کی شکل میں رینگتے ہوئے بلی کی دم کے پاس پہنچ گیا تھا۔ پھر آہستہ
آہستہ وہ بلی کی دم پر آ گیا اور رینگ کر بلی کے بالوں میں گھس گیا۔ بلی
کو کچھ احساس نہ ہوا کہ اس کے جسم پر ناگ ننھی سی مکڑی کی شکل
میں چڑھ چکا ہے۔ کیٹی نے ناگ کو آواز دی۔

”ناگ! تم اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئے ہو کیا؟“

”ہاں“۔ ناگ کی کمزور سی آواز آئی ”میں اس بلی کے بالوں
میں اس کی گردن میں چھپا ہوا ہوں۔“

کیٹی اور ناگ کو اب چاند رات کا انتظار تھا۔ جب بزرگ پری
زاد کے قول کے مطابق بلی کو زرد ویران محل کی طرف جانا تھا۔ تیسرے
روز کی رات چاند رات تھی۔ اس شام ناگ نے محسوس کیا کہ بلی کچھ
بے چین سی تھی۔ کیٹی نے بھی بلی کے معمول میں اس تبدیلی کو
محسوس کیا تھا۔ اس نے بلی کو دودھ پینے کو دیا۔ بلی دودھ کی
رکابی کے پاس آئی۔ دودھ کو ذرا سا سونگھا اور منہ موڑ لیا۔ کیٹی نے
ناگ سے کہا۔

”ناگ! تم دیکھ رہے ہو۔ بلی دودھ نہیں پی رہی۔“

اسے ناگ کی کمزور سی آواز آئی۔

”ضرور۔ یہ آج رات زرد محل کی طرف جا رہی ہے۔ تم
اسی جھونپڑی میں ہی رہنا۔ ہو سکتا ہے میں بلی کے ساتھ
صبح کو آؤں۔ یا ہو سکتا ہے وہاں کوئی ایسی ویسی بات ہو
جائے اور میں نہ آ سکوں۔ مگر تم بہر حال اسی جگہ رہنا۔
ہرگز ہرگز یہ جھونپڑی چھوڑ کر نہ جانا۔“

کیٹی نے ناگ کو یقین دلایا کہ وہ اسی جگہ اس کا انتظار کرے
گی۔ اس نے ناگ کو ہدایت کی کہ وہ اپنا خیال رکھے۔ بلی اب چلتی
چلتی جھونپڑی سے دور چلی گئی۔ اندھیرا گہرا ہوتا گیا۔ پھر رات
ہو گئی اور چاند زرد چٹانوں والے میدان پر نکل آیا۔ زرد چاندنی
میں چٹانیں چمکنے لگیں۔ بلی بے چین تھی۔ کبھی جھونپڑی کی طرف
جاتی اور کبھی زرد چٹانوں سے دور زرد محل والے درختوں
والے جھنڈ کی طرف دیکھ کر منہ اوپر اٹھا کر حلق سے عجیب
عجیب آوازیں نکالنے لگتی۔ ناگ محسوس کر رہا تھا کہ بلی کا
جسم آہستہ آہستہ لرزنے لگا ہے۔

جوں جوں رات گہری ہو رہی تھی بلی کی بے چینی بڑھ
رہی تھی۔

جب رات آدھی گزر گئی تو بلی نے زرد ویران محل والے
درختوں کی طرف رخ کر لیا۔ وہ آہستہ آہستہ ویران محل کی طرف
چلنے لگی۔ محل کے قریب پہنچ کر بلی نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ اب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ چھلانگیں لگاتی پتھروں کے اوپر سے اچھلتی درختوں کی طرف بھاگی جا رہی تھی۔ جب زرد ویران محل والی چار دیواری آ گئی۔ تو بلی دروازے کے پاس رک گئی۔ یہاں رک کر اس نے منہ اوپر چاند کی طرف اٹھایا اور حلق سے لمبی آواز نکالی۔ یہ آواز اتنی عجیب و غریب تھی کہ ناگ بھی حیران سا ہو کر رہ گیا۔ وہ اس کی گردن سے چمٹا ہوا تھا۔ بلی آہستہ سے محل کی چار دیواری میں داخل ہو گئی۔

ناگ نے محسوس کیا کہ بلی کی گردن کے بال غائب ہو گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ ایک خوب صورت عورت کی گردن نظر آ رہی ہے۔ جس میں ہیرے جواہرات والا ایک خوب صورت ہار پڑا تھا۔ ناگ اس کے ہار سے چمٹا ہوا تھا۔ ناگ نے دیکھا کہ کالی بلی نے ایک بے حد دلکش اور حسین شہزادی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اس کے کپڑے ریشمی اور رنگ برنگے تھے۔ بال لمبے گھنگریالے بن گئے تھے۔ پاؤں میں سنہری جوتی تھی۔ کپڑوں سے خوشبو اٹھ رہی تھی۔

وہ بڑے ناز سے قدم اٹھاتی چار دیواری کے ویران باغ میں سے گزر کر چاندنی میں ویران محل کے ٹوٹے پھوٹے دروازے میں سے گزر کر محل کے صحن میں آ گئی۔ ناگ اب شہزادی بلی کے گردن کے ہار پر سے رینگ کر شہزادی بلی کے سر کے بالوں میں آ کر اس طرح چھپ گیا کہ اسے باہر کا سارا منظر نظر آ رہا تھا۔

زرد ویران محل کا صحن کافی بڑا تھا۔ صبح کے وقت ناگ بلی کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ اس وقت محل کا صحن اجڑا ہوا تھا اور سوائے ادھر ادھر بکھرے ہوئے پتھروں اور سوکھی جھاڑیوں کے اور کچھ نہیں تھا مگر اب وہاں رنگ و نور کا سیلاب بہہ رہا تھا۔ شامیانے لگے تھے۔ روشنیاں ہو رہی تھیں۔ جیسے زمین پر ستارے اتر آئے ہوں۔ شامیانوں کے اندر سے سازوں کے بجنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ لڑکیوں کے قہقہے بلند ہو رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ وہاں کوئی برات آئی ہوئی ہے۔

شہزادی بلی بڑی شان سے چلتی ہوئی شامیانوں کے دروازے میں سے گزر کر اندر چلی گئی۔ ناگ نے دیکھا کہ خوب صورت ریشمی قالین بچھے ہیں۔ گیس روشن ہیں۔ خوشبوئیں اڑ رہی ہیں۔ لڑکیاں رنگ برنگے کپڑے پہنے پھولوں کے ہار گلے میں ڈالے شربت کی صراحیاں لیے مہمانوں میں گھوم پھر رہی ہیں۔ مہمان رنگین پگڑیاں اور قیمتی دوشالے اوڑھے قالین پر بیٹھے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں۔ جونہی ان کی نظر شہزادی بلی پر پڑی ایک دم سے خاموش ہو گئے۔ پھر سب نے تالیاں بجا کر شہزادی بلی کا استقبال کیا۔ لڑکیوں نے آگے بڑھ کر شہزادی بلی کو ہار ڈالے۔ اس کے راستے میں پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں اور اسے عطر لگایا اور جھک جھک کر سلام کرنے لگیں۔ شہزادی بلی کو یہ لڑکیاں قالین کے درمیان بچھی ہوئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاندنی پر لے گئیں۔ جہاں ریشمی گاؤ تکیے لگے تھے اور اگر بتیاں سلگ رہی تھیں۔ دو عورتوں نے آگے بڑھ کر شہزادی بلی کو گلے لگایا اور بڑے ادب سے اسے بٹھایا۔ ایک عورت نے اُٹھ کر اعلان کیا۔

"یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ شہزادی صاحبہ یہاں تشریف لائی ہیں۔ ہمیں ان ہی کا انتظار تھا۔ اب ہماری ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مقدس تاج سے ہمیں سرفراز کریں۔"

شہزادی نے اُٹھ کر سب کی طرف ایک نگاہ ڈالی۔ جس عورت نے یہ اعلان کیا تھا وہ شہزادی بلی کے بالکل قریب ہی کھڑی تھی۔ ناگ نے محسوس کیا کہ وہ بار بار شہزادی کے بالوں میں اسے دیکھ رہی ہے۔ ناگ گھبرا سا گیا۔ اسے یہ ساری محفل جادوگروں، چڑیلوں اور خوب صورت جن بھوتوں کی محفل لگ رہی تھی۔ وہ سوچنے لگا کہ ہو سکتا ہے اس عورت نے اپنے طلسم کے ذریعے اسے دیکھ لیا ہو۔ مگر وہ چپکا بیٹھا رہا۔

شہزادی بلی نے کہا۔

"میں کہاں سے آ رہی ہوں اور کس عالم میں رہتی ہوں؟ میں اس کے بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔ لیکن آپ اتنا ہی سمجھ لیں کہ مجھے آپ کی یاد رہ رہ کر تڑپاتی ہے۔ کاش میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کے پاس اپنی دنیا میں واپس آ سکتی۔"

مہمانوں میں سے کسی نے کوئی بات نہ کی۔ سب خاموش بیٹھے شہزادی بلی کی طرف تکتے رہے۔ جیسے انہیں کچھ معلوم نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔ پاس کھڑی عورت نے آہستہ سے کہا۔

"ناگ! تم اس کی مشکل آسان کر سکتے ہو اور اس کی وجہ سے تمہاری مشکل بھی آسان ہو سکتی ہے۔"

ناگ تو ایک دم سے ایسے چونک اُٹھا جیسے کسی نے اسے کاٹ دیا ہو۔ اس عورت کو اس کے نام کا کیسے پتہ چلا؟ وہ حیران ہو کر شہزادی بلی کے بالوں کے اندر سے اس پُراسرار عورت کو اپنی ننھی ننھی آنکھوں سے تکنے لگا۔ پھر بولا۔

"تم —— تم کون ہو؟"

پُراسرار عورت نے کہا۔

"بے شک اونچی آواز میں بولو۔ شہزادی بلی ہماری آواز نہیں سن سکتی۔ میں کون ہوں اور تم سے کیا کہنا چاہتی ہوں؟ اس کے لیے تم تھوڑی دیر بعد مجھ سے وہ کسنے والے خیمے میں آ کر ملنا۔"

ناگ بولا۔

"مگر میں تو بہت ہی چھوٹی سی مکڑی ہوں۔ یہاں کسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے پاؤں تلے آکر کچلا جاؤں گا۔"

پُراسرار عورت نے کہا۔

"تم اس وقت ہماری عجیب و غریب دنیا میں ہو۔ ہم تمہارے جادو کو نہیں توڑ سکتے مگر اتنا ضرور کر سکتی ہوں کہ تم ہوا میں اُڑ کر میرے خیمے میں آجاؤ گے۔ اب خاموش ہو کر شہزادی کا مقدس ناچ دیکھو۔"

ناگ چپ ہو گیا۔ شہزادی بل کہہ رہی تھی:

"میری داستان بڑی المناک ہے۔ میں کہاں سے آتی ہوں؟ کس حالت میں ہوتی ہوں؟ تم لوگوں کی یاد میں آنسو بہاتی رہتی ہوں۔ کیونکہ یہ میری اصل دنیا ہے جس سے میں دُور کر دی گئی ہوں۔"

لوگ اب بھی ایسے بیٹھے تھے جیسے انہیں کچھ بھی سنائی نہ دے رہا ہو۔ بلکہ اب تو لوگ ایک دوسرے سے باتیں بھی کرنے لگے تھے۔ پُراسرار عورت نے تالی بجائی اور بلند آواز میں کہا۔

"دوستو! شہزادی اب اپنا مقدس ناچ ناچے گی۔"

یہ واقعی بڑا مقدس رقص تھا۔ شہزادی کے اس رقص نے سب پہ ایک خاص کیفیت طاری کر دی اور وہاں ایسی فضا چھا گئی۔ جیسے ساری کائنات شہزادی کے ساتھ مل کر رقص کر رہی ہو۔ فضا میں پھلجڑیاں سی چھوٹ رہی تھیں۔ ستارے جھلملا جھلملا کر ٹوٹ رہے تھے۔ خوشبوئیں اُڑ رہی تھیں۔ گھنگھروں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ جب رقص ختم ہوا تو دیر تک سب لوگ سناٹے میں بیٹھے رہے۔ پھر انہوں نے اتنی زور سے تالیاں بجائیں کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔ شہزادی بل نے جھک کر تین بار سلام کیا اور بولی۔

"اب میں اپنی والدہ کی قبر پہ حاضری دینے جا رہی ہوں۔ کل رات پھر آپ کے سامنے اپنا رقص پیش کروں گی۔"

یہ کہہ کر وہ ایک طرف چلنے لگی۔ پُراسرار عورت اس کے پیچھے ہو گئی۔ ناگ کو اس پُراسرار عورت کی آواز آئی۔

"ناگ! اب تم میرے نیلے خیمے میں آجاؤ۔ میں اسی جگہ تمہیں ملوں گی۔"

ناگ نے دیکھا کہ پُراسرار عورت ایک دم سے غائب ہو گئی ہے۔ لوگ ایک بار پھر جشن منانے میں لگ گئے تھے۔ ریشمی کپڑوں والی لڑکیاں مہمانوں میں شربت اور پھول تقسیم کر رہی تھیں۔ ناگ اُچھل کر شہزادی بل کے بالوں میں سے باہر نکل آیا۔ وہ زمین پر گرنے کی بجائے فضا میں ہی رکا رہا۔ پُراسرار عورت نے ٹھیک کہا تھا کہ وہ اب اُڑ سکے گا۔ اس عورت کا خیمہ کونے میں صاف نظر آ رہا تھا۔ جس کے اندر ستاروں ایسی نیلی روشنی ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دی تھی۔ ناگ اڑتا ہوا اس چھتے کے ایک سوراخ میں سے اس کے اندر داخل ہو گیا۔

کیا دیکھتا ہے کہ اندر آسمان پر جیسے ستارے چمک رہے ہیں۔ ایک طرف سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کے ڈھیر لگے ہیں جن میں سے روشنی کی کرنیں نکل رہی ہیں۔ ان ڈھیروں کے درمیان پھولوں کی ایک سرنگ میں سے راستہ جا رہا ہے۔ ناگ اس راستے پر اڑنے لگا۔ جہاں پھولوں کی محرابیں ختم ہوتی تھیں وہاں شفاف نیلے پانی کا ایک سنگ مرمر کے کناروں والا حوض بنا ہوا تھا۔ اس حوض کے کنارے ایک چاندی کے تخت پر وہی پُراسرار عورت گاؤ تکیہ لگائے بیٹھی تھی۔ اس نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ناگ! میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔ آؤ۔ میرے پاس یہاں تخت پر بیٹھ جاؤ۔"

ناگ جو مکڑی کی شکل میں تھا تخت پر بیٹھ گیا۔ پُراسرار عورت نے کہا۔

"تم سوچ رہے ہو گے۔ اور حیران ہو رہے ہو گے کہ یہ معمہ کیا ہے اور یہ کون سی طلسمی دنیا ہے؟ میں نے تمہیں اس لیے یہاں آنے کی اجازت دے دی ہے کہ تمہیں ہمارے ایک بڑے عزیز بزرگ پری زاد نے یہاں بھیجا ہے۔ سنو! یہ پری زادوں کی دنیا ہے۔ اور کبھی شہزادی بھی ہمارے ساتھ یہاں رہا کرتی تھی۔ اس دنیا میں زندگی ہی زندگی خوشی ہی خوشی ہے۔ نہ کوئی بوڑھا ہوتا ہے۔ نہ کوئی مرتا ہے۔ کسی کو کوئی غم نہیں ہے۔ سب خوش و خرم رہتے ہیں۔ شہزادی بلی بھی کبھی اسی خوشی و مسرت کے عالم میں ہمارے ساتھ رہا کرتی تھی۔ لیکن اس سے ایک غلطی ہو گئی۔ جس کی سزا اسے یہ ملی کہ اسے بلی بنا کر دنیا میں بھیج دیا گیا۔ اب وہ بلی کی شکل میں دنیا والوں کی دکھ بھری دنیا میں رہتی ہے۔ ان کی جھڑکیاں سنتی ہے۔ ان کی مار کھاتی ہے۔ اسے صرف اتنی رعایت دی گئی ہے کہ وہ ہر چاند رات کو ہماری دنیا میں آ کر دو دن ہنس کھیل کر گزار جایا کرے۔ مگر یہاں دن کے وقت بھی رات کا سماں ہی رہتا ہے اور اسی طرح ستارے چمکتے رہتے ہیں۔ ہم صرف چاند کے گھٹنے بڑھنے سے دن اور رات کا حساب لگا لیتے ہیں۔"

ناگ نے کہا۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ شہزادی بلی کی مشکل کس طرح سے آسان ہو سکتی ہے۔ وہ کیسے واپس اپنی مسرتوں کی دنیا میں واپس آ سکتی ہے۔ اور میرے جادو کا توڑ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیسے ہو سکتا ہے؟"

پراسرار عورت نے کہا۔

"یہی بتانے کے لیے میں نے تمہیں یہاں بلایا ہے اور اسی کی خاطر بزرگ پری زاد نے تمہیں یہاں بھیجا تھا۔ اب میری بات دھیان سے سنو۔ شہزادی بلی کا نام شرف نگار ہے۔ اس کو ایک غلطی کی سزا کے طور پر بلی بنا کر پریوں اور پری زادوں کی اس جنت سے نکال دیا گیا ہے۔ کل رات وہ محفل میں رقص کرے گی۔ رقص کرتے کرتے اس کے جوڑے سے دو سفید پھول ٹوٹ کر گریں گے۔ تم کسی طرح ان میں سے سب سے بڑے پھول کے پاس جا کر اسے تین بار سونگھو گے تو تمہاری طاقت واپس آجائے گی۔ تم پھر سے ناگ دیوتا بن جاؤ گے۔ اس کے بعد تمہارا فرض ہو گا کہ تم شہزادی بلی کی مدد کرو اور اسے پھر سے پری زادوں کی جنت میں واپس لے آؤ۔ یہ ایسے ہو سکتا ہے کہ تم ناگ دیوتا بن جانے کے بعد وہاں سے نکل کر اس ویران محل کے گرنے والے برج کے نیچے تہہ خانے میں جاؤ گے۔ وہاں ہزاروں برس پرانی ایک شہزادی کی لاش دفن ہے۔ اس لاش کی انگلی میں ایک زمرد کی انگوٹھی نکال کر واپس ساتھ واپس قبرستان میں چلے جانا۔ جب شہزادی بلی کی شکل میں تمہارے قبرستان والے جھونپڑے میں واپس آئے تو تم موقع پا کر اسے دودھ پلاتے ہوئے یہ انگوٹھی اس کی دودھ کی رکابی میں ڈال دینا۔ اس کے بعد شہزادی بلی جب دودھ پئے گی تو اس کا طلسم بھی ٹوٹ جائے گا۔ اور وہ پھر سے شہزادی بن کر ہماری جنت میں واپس آجائے گی۔ کیا تم ایسا کرنے پر تیار ہو؟"

ناگ نے کہا۔

"میں شہزادی بلی اور اپنے جادو کو توڑنے کے لیے سب کچھ کروں گا۔"

پراسرار عورت بولی۔

"بس ٹھیک ہے۔ اب تم واپس اس محفل میں چلے جاؤ۔ کیونکہ یہاں کا وقت تمہاری دنیا کے وقت کے مقابلے میں بہت تیزی سے گزرتا ہے۔ یہاں دوسری رات کے مقدس ناچ کی تیاریاں کر رہی ہو گی۔"

یہ کہہ کر پراسرار عورت وہاں سے غائب ہو گئی۔ ناگ نے آنکھیں جھپکیں تو دیکھا کہ وہ شہزادی بلی کی محفل میں ایک طرف ریشمی قالین کے قریب موجود ہے۔ ادھر ادھر فاصلے پر قالین پر پری زاد بیٹھے ہنس ہنس کر ایک دوسرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ے باتیں کر رہے ہیں۔ پریاں ان میں خوشبو اور پھول تقسیم کر رہی ہیں۔ شمعیں روشن ہیں۔ چونکہ ناگ ایک چھوٹی سی مکڑی کی شکل میں تھا اس لیے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ناگ وہیں قالین کے ساتھ چمٹا رہا۔

اتنے میں گھنگھروں کی آواز بلند ہوئی اور ناگ نے شہزادی بلی کو دیکھا کہ سنہرے ستارے والے زرق برق ریشمی کپڑے پہنے بالوں میں سفید پھولوں کا جوڑا سجائے چلی آ رہی ہے۔ پریاں اور پری زاد اسے دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ پھر ساز کی آواز گونجی اور شہزادی بلی نے رقص کرنا شروع کر دیا۔ رقص کرتے کرتے وہ بڑی تیزی سے گول دائرے میں چکر کاٹنے لگی۔ یہ گردش اتنی تیز تھی کہ اس کے جوڑے سے دو سفید پھول ٹوٹ کر ناگ کے قریب قالین پر گر پڑے۔

ناگ آہستہ آہستہ رینگتا ان پھولوں کے پاس چلا آیا۔ ان میں سے ایک پھول ذرا بڑا تھا۔ ناگ مکڑی نے قریب جا کر پھول پر اپنا منہ رکھ دیا اور سانس اندر کو کھینچا۔ پھول کی خوشبو اتنی میٹھی اور دل آویز تھی کہ ناگ کو جیسے نیند آنے لگی۔ اسے اپنے بدن میں لچکی محسوس ہوئی اور ایسے لگا کہ اس کی طاقت واپس آگئی ہے۔ اس جگہ وہ سب کے سامنے سانس کھینچ کر انسانی یا کسی سانپ یا عقاب کی شکل بدلنا نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ رینگتا ہوا محفل سے باہر نکل گیا۔

وہ سامنے والے تخت کے پیچھے سے ہو کر محل کے شمالی دروازے کی طرف آگیا تھا۔ یہاں چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ ناگ نے اپنی طاقت کو آزمانے کے لیے سانس اندر کو کھینچ کر چھوڑا تو وہ عقاب کی شکل بدل چکا تھا۔ ناگ کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی تھی۔ وہ اُڑان بھر کر اوپر کو اٹھا اور چاندنی سے بھری ہوئی فضا میں دو تین چکر لگانے کے بعد شمالی برج کے پاس آ کر نیچے اتر آیا۔ اس برج کے نیچے پُراسرار عورت کے کہنے کے مطابق ہزاروں برس پہلے کی قبر تھی۔ یہاں ناگ عقاب کی شکل بدل کر سانپ کے روپ میں آگیا تھا۔ برج کے نیچے ایک چھوٹا سا شگاف تھا۔

ناگ شگاف کے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ پتھر کے زینے کے آگے ایک تہہ خانے میں پرانی قبر بنی ہوئی تھی۔ ناگ نے قبر کے اردگرد دو تین چکر لگائے۔ ایک جگہ قبر میں سوراخ تھا۔ سوراخ میں رینگنے کے بعد ناگ ایک ٹوٹے پھوٹے تابوت کے پاس نکل آیا۔ تابوت کا ڈھکنا مٹی بن چکا تھا۔ تابوت میں ایک عورت کی لاش اس حالت میں پڑی تھی کہ اس کا جسم ابھی تک تروتازہ تھا۔ ناگ نے دیکھا کہ شہزادی کی لاش کی انگلی میں زمرد کی انگوٹھی چمک رہی تھی۔ ناگ نے انگوٹھی نکال کر منہ میں ڈال لی۔ اور قبر سے باہر آگیا۔ اب اس کا رخ ویران محل کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قصہ سنایا اور زمرد کی انگوٹھی دے کر کہا۔

"اب تمہارا کام یہ ہے کہ بلی کو صبح جب دودھ پلانے لگو تو یہ انگوٹھی اس کی رکابی میں ڈال دینا۔"

کیٹی نے کہا۔

"شہزادی بلی کب واپس آئے گی؟"

ناگ بولا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا کیونکہ میں جس جنت سے ہو کر واپس آ رہا ہوں وہاں کا وقت ہمارے وقت کے مقابلے میں مختلف ہے۔ بہرحال ہمیں قبرستان کے دروازے پر بیٹھ کر شہزادی بلی کی واپسی کا انتظار کرنا ہو گا۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"یہ رات کا پچھلا پہر ہے۔ کوئی آدھ گھنٹے بعد میں صبح ہو جائے گی۔ چلو۔ قبرستان کے دروازے پر چل کر بیٹھتے ہیں۔"

کیٹی اور ناگ قبروں کے درمیان سے گزرتے قبرستان کے باہر آ کر دروازے کی ایک طرف بیٹھ گئے۔ وہ اس کچے راستے کی طرف تک رہے تھے۔ جو ویران زرد محل کے کھنڈر کی طرف جاتا تھا۔ چاندنی میں کچا راستہ بالکل خالی اور سنسان نظر آ رہا

اس دروازے کی طرف تھا جہاں سے شہزادی بلی پری زادوں کی اس جنت میں داخل ہوئی تھی۔ ناگ تیزی سے رینگتا ہوا ویران محل کی اس حسین محل سے دور ہو گیا۔ پھر وہ محل کے کھنڈر سے بھی کافی دور چلا گیا۔

چاندنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ناگ قبرستان میں داخل ہوا تو اسے کیٹی کی تیز خوشبو آنے لگی۔ وہ بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ اس کی کھوئی ہوئی طاقت واپس مل گئی تھی بلکہ کیٹی بھی واپس آ گئی تھی۔ قبرستان کی جھونپڑی کے باہر ایک دیا روشن تھا۔ باہر چارپائی پر گورکن بابا سو رہا تھا۔ کیٹی جھونپڑی کے اندر سو رہی تھی۔ ناگ وہیں ایک قبر کی اوٹ میں رک گیا۔ اس نے کیٹی کو اپنی زبان میں آواز دی۔ کیٹی سو کہاں رہی تھی۔ وہ تو جاگ رہی تھی۔ اسے بھی تھوڑی دیر پہلے ناگ کی خوشبو آئی تھی۔ اب جو ناگ کی آواز آئی تو وہ تیزی سے اٹھ کر اس کی طرف آئی جدھر سے آواز آئی تھی۔

قبر کے پاس اس نے ناگ کو انسانی شکل میں بیٹھے دیکھا تو خوشی سے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ناگ بھیا! تمہیں پھر سے اپنی شکل میں دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔"

ناگ اسے قبرستان میں ایک طرف لے گیا۔ پھر اسے سارا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ ناگ کہنے لگا۔

"مجھے امید نہیں تھی کہ اتنی جلدی میرا طلسم ٹوٹے گا مگر پُراسرار عورت نے میری مدد کی اور خدا کے فضل و کرم سے میں پھر سے اپنی پوری طاقت کے ساتھ اصلی شکل میں واپس آگیا۔ اب شہزادی بلی کو اس کی اصلی حالت میں واپس لانے کے بعد ہم عنبر ماریا اور تھیوسانگ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے۔"

کیٹی نے کہا۔

"خدا جانے وہ کہاں اور کس ملک میں ہوں گے۔"

ناگ بولا۔

"اب ہم ایک دوسرے کی خوشبو محسوس کر سکتے ہیں اس لیے ہم انہیں ڈھونڈ لیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ممکن ہے وہ ابھی تک ہمالیہ کے پہاڑوں والے کیلاش مندر میں ہی ہماری راہ دیکھ رہے ہوں گے۔"

کیٹی آہستہ سے بولی۔

"وہ اتنی دیر تک وہاں کیا کرتے ہوں گے مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ وہاں سے نکل چکے ہوں گے۔"

ناگ نے کہا۔

"بہرحال یہ وہاں چل کر معلوم ہو گا۔"

اچانک دور سے بلی کی میاؤں میاؤں سنائی دی۔ دونوں کے کان کھڑے ہو گئے۔

کیٹی نے آہستہ سے کہا۔

"وہ دیکھو۔ بلی شہزادی واپس آرہی ہے۔"

شہزادی شرف نگار سیاہ بلی کی شکل میں قبرستان کی طرف چلی آ رہی تھی۔ ناگ اور کیٹی ایک طرف جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ شہزادی بلی میاؤں میاؤں کرتی ان کے قریب سے گزر کر قبرستان کی ڈیوڑھی میں داخل ہو گئی۔ کیٹی نے ناگ سے کہا۔

"رکن بابا نے تمہیں نہیں دیکھا۔ تم اسی جگہ ڈیوڑھی میں ہی ٹھہرو۔ میں جھونپڑی میں جاتی ہوں۔ اگر شہزادی بلی نے اس وقت دودھ پینے پر آمادگی ظاہر کی تو میں ابھی ذرہ اس کی دودھ کی رکابی میں ڈال دوں گی۔"

کیٹی یہ کہہ کر جھونپڑی کی طرف جانے ہی لگی تھی کہ شہزادی بلی قبروں پر سے دوڑتی ہوئی آئی اور قبرستان کی ڈیوڑھی میں ناگ کے سامنے زور زور سے میاؤں میاؤں کرنا شروع کر دیا۔ کیٹی نے کہا۔

"ناگ! معلوم ہوتا ہے شہزادی بلی کو احساس ہو گیا ہے کہ اس کے جادو کا توڑ تمہارے پاس ہے۔"

ناگ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم جلدی سے جھونپڑی میں جاؤ اور رکابی میں دودھ ڈال کر لے آؤ"

کیٹی جھونپڑی کی طرف دوڑ گئی۔ شہزادی بلی اندھیرے میں اپنی زرد زرد آنکھوں سے ناگ کو تک رہی تھی اور بڑی نرم آواز میں میاؤں میاؤں کر رہی تھی۔ ناگ نے کہا۔

"شہزادی بہن! کیٹی کے آتے ہی اللہ کے حکم سے تمہارا جادو طلسم بھی ٹوٹ جائے گا"

کیٹی دودھ والی رکابی لے کر آ گئی۔ ناگ نے اس میں زمرد کی انگوٹھی ڈال دی اور رکابی کو شہزادی بلی کے آگے کر دیا۔ شہزادی بلی غٹا غٹ دودھ پینے لگی۔ کیٹی اور ناگ کی آنکھیں بلی پر جمی ہوئی تھیں۔ ابھی بلی نے دودھ کے چند ایک گھونٹ ہی پئے ہوں گے کہ بلی ایک دم سے پیچھے ہٹ گئی۔ پھر وہ گھاس پر لیٹ گئی۔ کیٹی نے ناگ کے کان میں کہا۔

"بلی کا طلسم ٹوٹ رہا ہے"

بلی کے جسم سے روشنی کی ایک تیز چمک باہر کو ابھری اور دوسرے لمحے گھاس پر بلی کی جگہ ایک خوب صورت ریشمی کپڑوں والی شہزادی اشرف نگار لیٹی ہوئی تھی۔ یہ وہی شہزادی تھی جو تھوڑی دیر پہلے ویران محل کے پری زادوں کی محفل میں رقص کر رہی تھی۔ شہزادی نے ناگ اور کیٹی کی طرف

دیکھ کر کہا۔

"میں تم دونوں کی بے حد شکر گزار ہوں کہ تمہاری وجہ سے میرا جادو ٹوٹ گیا ہے"

کیٹی اور ناگ شہزادی کو انسانی شکل میں دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ شہزادی اٹھ کر بیٹھ گئی۔ رکابی میں اب زمرد کی وہ انگوٹھی نہیں تھی جس کے اثر نے شہزادی کے طلسم کو توڑ دیا تھا۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا کے پاؤں کے نشان

شہزادی اشرف نگار نے ناگ سے کہا۔

"تم نے مجھے ایک بڑے عذاب سے نجات دلائی ہے میں تمہارے لیے کیا کر سکتی ہوں؟"

ناگ بولا:

"شہزادی بہن! اگر تم ہمارے کچھ کام آنا چاہتی ہو تو ہمیں یہ بتاؤ کہ ہمارے بچھڑے ہوئے دوست عنبر تھیوسانگ اور ماریا ہمیں کہاں ملیں گے؟"

شہزادی نے کچھ سوچ کر جواب دیا:

"یہ بتانا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ تم ایسا کرو کہ یہاں سے پانچ سو کوس کے فاصلے پر ہندوستان کے شمال میں ایک شہر بجاپور آباد ہے۔ اس شہر سے باہر طوطی کا مقبرہ ہے۔ اس مقبرے کے باغ میں ہر رات جب سارا شہر سو جاتا ہے۔ تو کچھ پریاں سیر کرنے کے لیے اترتی ہیں۔ میں تمہیں اپنی انگوٹھی دیتی ہوں۔ یہ انگوٹھی تم ان میں سے کسی پری کو دکھانا۔ وہ تمہیں شاہ پری کے پاس لے جائیں گی جو میری بڑی بہن ہے۔ شاہ پری تمہیں عنبر ماریا اور تھیوسانگ کا پتہ بتا دے گی۔"

ناگ اور کیٹی خوش ہو گئے۔ شہزادی اشرف نگار نے ناگ کو اپنی سرخ عقیق والی انگوٹھی اتار کر دی اور کہا۔

"اسے حفاظت سے اپنے پاس رکھنا۔ اگر یہ انگوٹھی تمہارے پاس نہ ہوئی تو پریوں کے آسیب میں پھنس جاؤ گے۔"

پھر شہزادی اشرف نگار اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی۔

"اچھا خدا حافظ! اب میں اپنی جنت میں واپس جاتی ہوں۔ تمہارا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتی ہوں۔"

یہ کہہ کر اشرف نگار شہزادی غائب ہو گئی۔

کیٹی نے ناگ سے کہا۔

"ناگ! تم طرح طرح کے روپ بدلتے رہتے ہو اس لیے یہ انگوٹھی مجھے دے دو۔ میں اسے پہن لوں گی۔"

ناگ نے انگوٹھی کیٹی کے حوالے کر دی۔ جس نے اسے اپنی انگلی میں پہن لیا اور بولی۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں واپس گورکن بابا کے جھونپڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیوں نہ اسی جگہ سے
میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔
ہتناپور شہر کی طرف روانہ ہو جائیں۔ میرے پاس چاندی
کے تین سکے ہیں۔ یہ ہمارے سفر میں کام آئیں گے۔"
ناگ مسکراتے ہوئے بولا۔
"میری طاقت واپس آگئی ہے۔ اب میں زمین کے
اندر سے اپنی ضرورت کے لیے سونے کے سکے بھی
منگوا سکتا ہوں۔"
انہوں نے آخری بار قبرستان والی جھونپڑی کی طرف نگاہ
ڈالی اور رات کے اندھیرے میں شہر کی طرف جاتی سڑک پر
روانہ ہو گئے۔ باقی رات وہ سڑک پر چلتے رہے۔ صبح کی روشنی
ہوئی تو انہیں دور ایک گاؤں کے کچے مکان نظر آئے۔ یہاں
انہوں نے دو گھوڑے اور کچھ سفر کا سامان خرید کر ان پر
باندھا اور خود بھی گھوڑوں پر سوار ہو کر دوسرے بڑے شہر
کو جاتی سڑک پر چل پڑے۔
دوسرا بڑا شہر دو دن کے سفر کے بعد آیا۔ اس شہر کی ایک
سرائے بھی تھی۔ یہاں سے کیٹی اور ناگ کو معلوم ہوا کہ ہتناپور
کی طرف ایک قافلہ دو دن بعد جائے گا۔ ناگ بولا۔
"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب قافلے کے ساتھ سفر کرنا چاہیے۔"
کیٹی کو ناگ کی یہ تجویز پسند آئی۔ انہوں نے سفر کا کرایہ ادا

کیا اور دو دن بعد قافلے میں شامل ہو کر اپنی منزل کی طرف
روانہ ہو گئے۔ ہتناپور وہاں سے کافی دور تھا۔ مگر ناگ اور کیٹی
کو خوشی تھی کہ وہ اب عنبر ماریا اور تھیوسانگ کا آسانی سے سراغ
لگا سکیں گے۔

○

اب ہم عنبر تھیوسانگ اور ماریا کی طرف آتے ہیں جو ابھی
تک کیلاش مندر میں ہی رہ کر ناگ اور کیٹی کا انتظار
کر رہے تھے۔ جب ناگ اور کیٹی کے ملنے کی امید ختم ہو
گئی تو ماریا نے عنبر سے کہا۔
"عنبر بھیا! اب زیادہ انتظار کرنا بیکار ہے۔"
تھیوسانگ نے بھی ماریا کے خیال کی حمایت کی اور کہا۔
"ہاں۔ اگر ناگ کیٹی کو آنا ہوتا تو وہ یہاں اب
تک آگئے ہوتے۔ میں تو یہی کہوں گا کہ یہاں سے
اب کوچ کر جانا ہی بہتر ہے۔"
عنبر نے کہا۔
"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن اب ہم جائیں
گے کہاں؟ ہندوستان کا تو ہم نے کونہ کونہ
چھان مارا ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ ناگ اور کیٹی
اس ملک میں نہیں ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیو سانگ بھی سر کو کھجاتے ہوئے بولا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس ملک ہندوستان میں ہوتے تو ہم اتنی دیر سے انہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ وہ کہیں دکھیں ہمیں ضرور مل جاتے۔"

ماریا نے پوچھا۔

"تو پھر ہمیں کس ملک کی طرف چلنا چاہیئے؟"

عنبر ایک پل کے لیے سوچتا رہا۔ پھر بولا۔

"میں تو یہی کہوں گا کہ ہمیں ملک ایران کا رُخ کرنا چاہیئے۔ یہ ملک یہاں سے شمال مغرب کو ہے۔ ہو سکتا ہے ناگ اور کیٹی سے ملک ایران میں ہماری ملاقات ہو جائے۔ اگر وہ وہاں بھی نہیں ملے تو ہم واپس اسی ملک میں آجائیں گے۔"

یہ تجویز سب کو پسند آئی چنانچہ انہوں نے کیلاش مندر کو الوداع کہا اور ایک پہاڑی پگڈنڈی پہ شمال مغربی پہاڑیوں کی طرف روانہ ہو گئے ان پہاڑیوں کے پار ملک ایران کی سرحد شروع ہو جاتی تھی۔ کئی روز تک پہاڑی وادیوں میں سفر کرنے کے بعد وہ میدانی علاقے میں آ گئے۔ پہاڑی سلسلہ پیچھے رہ گیا تھا۔ اب خشک اور ویران پہاڑیاں ان سے فاصلے پر دُور نظر آنے لگیں تھیں۔ میدان بنجر تھا۔ کہیں کہیں کوئی آبادی آتی تو ہرے بھرے کھیت بھی مل جاتے۔

اسی طرح سفر کرتے کرتے آخر عنبر، تھیو سانگ اور ماریا ایک شہر کی چار دیواری کے پاس پہنچ گئے اگرچہ یہ شہر چھوٹا تھا مگر اس کی چار دیواری کافی بلند تھی اور اس کے سات بُرج دیوار کے اوپر پہرے دار سپاہیوں کے لیے بنے ہوئے تھے۔ شہر کی چار دیواری کے باہر ہرے بھرے کھیت اور کسانوں کے کچے مکانات تھے۔ شہر کے پیچھے کی جانب ایک چھوٹا سا دریا بھی بہہ رہا تھا۔ راجہ کے محل کے مینار دُور سے شہر کے اندر نظر آ رہے تھے۔

ماریا نے کہا۔

"اس شہر میں چل کر ناگ کیٹی کو دیکھا جائے۔"

وہ شہر کے دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔ شہر کی چار دیواری کے اندر بھی کھیت باغ اور ایک نہر بہتی تھی۔ گلیاں اور سڑکیں کھلی تھیں۔ مکان اونچے اور خوب صورت تھے کھیتوں میں غریب کسانوں کی آبادی بھی تھی۔

عنبر بولا۔

"اس آبادی میں کوئی مکان کرائے پر لے لیتے ہیں۔"

تھیو سانگ بولا۔

"کیوں نہ کسی باغ میں ٹھکانہ لگا لیا جائے۔"

ماریا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کھلی جگہ پر رہنے سے خواہ مخواہ لوگ آتے جاتے دیکھتے ہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ اس آبادی میں کوئی مکان کرائے پر ہی لے لیں تو اچھا ہے۔"

چنانچہ وہ سامنے کھیتوں میں واقع کچی آبادی میں آگئے۔ یہاں عنبر نے ایک آدمی سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی مکان کرائے پر مل جائے گا؟ اس آدمی نے کہا۔

"بھائی! یہاں ایک ہی عورت ہے جو مسافروں کو اپنے مکان کا ایک کمرہ رہنے کو دے دیا کرتی تھی اور کوئی کرایہ بھی نہیں لیتی تھی۔ مگر اس وقت وہ سخت عذاب میں پھنسی ہوئی ہے۔ بے چاری کو اپنی ہوش تک نہیں۔"

عنبر نے کہا۔

"کیوں؟ کیا وہ سخت بیمار ہے؟"

وہ آدمی بولا۔

"بیمار ہوتی تو یہ امید تھی کہ اسے آرام آجائے گا لیکن وہ ایسی مشکل میں پھنس گئی ہے کہ اس سے چھٹکارا ناممکن ہے۔"

عنبر ناگ نے پوچھا۔

"آخر وہ کون سی مصیبت ہے جو اس نیک دل عورت پر آن پڑی ہے۔ ہو سکتا ہے ہم اس کی مدد کر سکیں۔"

وہ آدمی گہرا سانس بھر کر بولا۔

"بھائی! اب تو بھگوان ہی چاہے تو اس کی مشکل آسان ہو سکتی ہے۔ ورنہ اس کے خاندان کی تباہی میں کوئی شک نہیں ہے۔"

اب عنبر نے دلچسپی لیتے ہوئے اس آدمی سے سوال کیا تو وہ بولا۔

"بھائی! اس نیک دل عورت کا نام چمپا دیوی ہے۔ اس کا ایک ہی بیٹا ہے جس کی اس نے بڑے چاؤ سے شادی کی تھی۔ پھر بھگوان نے چمپا دیوی کو ایک پوتا دیا تو اس نے سارے گاؤں میں مٹھائی بانٹی۔ لیکن کرنا بھگوان کا کیا ہوا کہ ایک روز چمپا دیوی کا جوان اکلوتا بیٹا ٹھاکر راجہ کے محل کے پاس سے گزر رہا تھا کہ اس کی نظر ایک بوڑھی عورت پر پڑی جس کو راجہ کا سپاہی بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا محل کی طرف لیے جا رہا تھا۔ ٹھاکر سے بوڑھی عورت کی بے عزتی برداشت نہ ہو سکی۔ وہ راجہ کے سپاہی سے الجھ گیا۔ اس نے بوڑھی عورت کو وہاں سے چھڑا کر بھگا دیا۔ دوسرے سپاہی بھی وہاں آگئے۔ انہوں نے ٹھاکر کو گرفتار کر کے راجہ کے دربار میں پیش کر دیا۔ یہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا راجہ بڑا ظالم ہے۔ اس نے حکم دیا کہ ٹھاکر کو سرکاری کام میں دخل دینے اور عورت کو بھگانے کے جرم میں موت کی سزا دی جاتی ہے آج رات اس نیک دل عورت کے اکلوتے جوان بیٹے کو راجہ کے حکم سے چار دیواری کے باہر دریا کنارے زمین میں زندہ دفن کر دیا جائے گا۔ اب بھلا تم اس بدنصیب ماں کی کیا مدد کر سکو گے۔ جاؤ بھائی کسی دوسری بستی میں مکان تلاش کرو۔"

یہ کہہ کر وہ آدمی آگے چل دیا۔ تھیوسانگ نے عنبر کی طرف دیکھا۔ ماریا کی آواز آئی۔

"اس عورت کے اکلوتے بیٹے ٹھاکر کو بچانا اب ہمارا فرض بنتا ہے کیونکہ وہ بے گناہ ہے۔ اس نے کوئی قصور نہیں کیا۔ اس نے تو ایک بوڑھی عورت کو ظالم سپاہی کے ظلم سے بچایا تھا۔"

عنبر کہنے لگا۔

"اس میں مجھے بھی کوئی شک نہیں کہ نیک دل عورت کے اکلوتے بچے کو بے گناہ مارا جا رہا ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"جب تو ہمیں اسے ضرور بچانا چاہیئے۔"

عنبر نے کہا

"لیکن ایک بات کا ہمیں خیال رکھنا ہوگا اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اس نوجوان ٹھاکر کو اس طرح بچانا چاہیے کہ زندہ بچ جانے کے بعد وہ اسی شہر میں اپنی ماں اور بیوی کے ساتھ رہ سکے۔ کیونکہ یہاں اس کی ماں کا اپنا مکان ہے کھیت کھلیان ہے۔"

ماریا نے پوچھا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

عنبر بولا۔

"میرا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم ٹھاکر کو قبر سے نکال کر لے بھی آتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ سب کے سامنے اپنے گھر میں واپس آکر رہنے لگا تو راجہ کے سپاہی اسے دوبارہ پکڑ کر لے جائیں گے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"ہم اس کی ماں سے کہیں گے کہ وہ اپنے بیٹے اور اس کی بیوی کو لے کر یہاں سے کسی دوسرے شہر میں چلی جائے۔"

عنبر کہنے لگا۔

"یہ اس کے لیے ایک مسئلہ بن جائے گا۔ کیا ایسا نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو سکتا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے؟"
مادیا نے سوال کیا۔
"کیا مطلب یعنی؟"
عنبر نے مسکرا کر کہا۔
"یعنی مطلب یہ کہ نیک دل ماں کا لڑکا بھی بچ
جائے اور راجہ کا حکم بھی پورا ہو جائے۔"
تھیوسانگ اور مادیا خاموش ہو گئے۔ تھیوسانگ سر کھجانے
لگا۔
"بھائی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"
عنبر نے کہا۔
"اس پر ہم تینوں غور کر لیتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی راستہ
نکل آئے گا۔"
مادیا کہنے لگی۔
"کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم غور کرتے رہ جائیں اور راجہ
کے سپاہی بے گناہ نوجوان کو زمین میں زندہ دفن
کر دیں۔"
تھیوسانگ کہنے لگا۔
"ایک ترکیب تو یہ ہے کہ میں کسی طرح راجہ کے
محل میں پہنچ کر ٹھاکر کو چھوٹا کر کے اپنی جیب میں ڈال

کر وہاں سے نکال لاتا ہوں۔"
عنبر نے ہنس کر کہا۔
"ٹھیک ہے۔ مگر تم اسے واپس اس کی والدہ کے پاس
ہی لاؤ گے اور یہاں ظاہر ہے اسے پھر سے بڑا کرو
گے۔ جب وہ بڑا ہو گا تو سارے شہر میں یہ خبر پھیل
جائے گی کہ ٹھاکر اپنے گھر میں فرار ہو کر آ گیا ہے۔
پس راجہ کے سپاہی آئیں گے اور اسے دوبارہ
پکڑ کر لے جائیں گے۔"
اب مادیا بولی۔
"تو اس کے علاوہ تو دوسری کوئی ترکیب نہیں ہے
عنبر بھیا!"
عنبر نے کہا۔
"سوچنے سے کوئی ترکیب نکل سکتی ہے۔"
پھر وہ اٹھتے ہوئے بولا۔
"چلو پہلے اس عورت کے گھر میں چل کر دیکھتے ہیں۔
اس سے ملتے ہیں۔ اتنی دیر میں شاید کوئی ترکیب
ذہن میں آ جائے۔"
تھیوسانگ عنبر اور مادیا تینوں کچی بستی کے اس مکان کے
باہر پہنچ گئے۔ جس کے اندر ایک عورت کے رونے کی آواز آ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہی تھی۔ باہر بھی کچھ لوگ صف بچھا کر اس پر سر جھکائے اداس بیٹھے تھے۔ یہ بے گناہ نوجوان ٹھاکر کے رشتے دار تھے۔ تھیوسانگ اور عنبر بھی صف پر ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔

عنبر نے آہستہ سے ماریا سے کہا۔

”اندر جا کر دیکھو۔“

ماریا مکان کے اندر چلی گئی۔ مکان کے دو کمرے تھے جو بڑے سیدھے سادے تھے مگر ہر شے پر ویرانی برس رہی تھی۔ نوجوان ٹھاکر کی ماں کو بار بار بے ہوشی کے دورے پڑ رہے تھے۔ آخر وہ ماں تھی جس کا اکلوتا بیٹا آج رات موت کے منہ میں جا رہا تھا۔ وہ بے ہوش نہ ہوتی تو اور کیا ہوتا۔ اس کی بہو یعنی ٹھاکر کی بیوی ڈبلی پتلی تھی۔ اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔ غم کی تصویر بنی کونے میں بیٹھی چپکے چپکے آنسو بہا رہی تھی۔ کچھ عورتیں اسے بھی تسلی دے رہی تھیں۔ اس کا ننھا بیٹا پنگوڑے پر بے خبر سو رہا تھا۔ اس معصوم کو خبر ہی نہیں تھی کہ آج رات وہ یتیم ہو جائے گا۔

ماریا سے یہ درد انگیز منظر نہ دیکھا گیا۔ وہ جلدی سے باہر آ گئی اور عنبر تھیوسانگ کے بیچ میں آ کر بیٹھ گئی اور بولی۔

”مجھ سے تو اندر کا غمناک منظر نہیں دیکھا گیا۔ ہمیں اس بے گناہ نوجوان کو ہر حالت میں بچانا چاہیے۔ اگر وہ مر گیا تو یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہو گی۔ میں اس کی ماں کی جو حالت دیکھ آئی ہوں مجھے نہیں امید کہ وہ اپنے جوان بیٹے کی موت کے بعد زندہ رہ سکے۔“

عنبر نے آہستہ سے کہا۔

”یہاں سے اٹھ کر باغ میں چلتے ہیں۔“

وہ اٹھ کر کھیتوں کے پاس والے باغ میں آ گئے۔ شام کی سنہری دھوپ پھیل رہی تھی۔ دن غروب ہو رہا تھا۔ رات کی آمد آمد تھی۔ اسی رات بے گناہ نوجوان کو راجہ کے حکم سے زمین میں دفن کیا جانے والا تھا۔

عنبر نے کہا۔

”میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے۔“

”وہ کیا؟“ ماریا نے پوچھا۔

تھیوسانگ بولا۔

”بھیا! میں تو کہتا ہوں کہ زیادہ سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم کچھ سانپ بلا کر راجہ کے محل میں بھجوا دو۔ راجہ ظالم ہے۔ سانپ اسے ہلاک کر ڈالیں اور سارا قصہ ہی ختم ہو جائے گا۔“

عنبر مسکرا دیا۔

”تھیوسانگ! تم بھول رہے ہو کہ میں عنبر ہوں، ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں ہوں۔ سانپ میرا اس قسم کا حکم کبھی نہیں مانیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر میں ویسے جا کر راجہ کو مار ڈالتا ہوں تو بھی اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ راجہ مر جائے گا تو اس کا وزیر یا جو بھی اس کی جگہ گدی پر بیٹھے گا وہ راجہ کے حکم کو آگے چلائے گا اور وہ بے گناہ نوجوان پھر بھی موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا۔"

ماریا بات کاٹ کر بولی۔

"عنبر بھیا! تمہارے ذہن میں ایک ترکیب آئی تھی۔ بتاؤ تو کہ وہ ترکیب کیا ہے؟"

عنبر کہنے لگا۔

"ترکیب یہ ہے کہ میں راجہ کے دربار میں پیش ہو کر اس نوجوان کی جگہ اپنے آپ کو پیش کر دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ چونکہ وہ اپنی ماں کا اکلوتا بیٹا ہے۔ لہذا اسے چھوڑ کر اس کی جگہ مجھے موت کے حوالے کر دیا جائے۔"

اب ماریا ہنسنے لگی۔

"بھلا راجہ یہ کیوں مانے گا؟ اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ ایک گرفتار کئے ہوئے مجرم کو رہا کر کے اس کی جگہ ایک ایسے نوجوان کو زمین میں دفن کرنے کا حکم دے جس نے اس کی نظروں میں کوئی جرم نہیں کیا۔"

تھیوسانگ بولا۔

"عنبر بھیا! یہ ترکیب معاف کرنا کچھ احمقوں والی لگتی ہے۔"

عنبر نے گردن پر ہاتھ پھیرا اور بولا۔

"تو پھر تم کوئی ترکیب بتا دو۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ میں کسی نہ کسی طرح اس نوجوان کو چھڑا کر کے جیل سے نکال لاتا ہوں۔"

عنبر بولا۔

"اس سے پھر وہی مسئلہ سامنے آ جائے گا کہ ان لوگوں کو یہ شہر چھوڑ کر فرار ہونا پڑے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ نوجوان ٹھاکر کی جان بھی بچ جائے اور وہ اپنی ماں اور بیوی بچے کے ساتھ اپنے اسی گھر میں بھی رہے۔"

ماریا نے کہا۔

"پھر تو یہی بہتر ہے کہ ہم تینوں مل کر کام کریں جیسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔"

"وہ کیا" عنبر نے پوچھا۔

ماریا کہنے لگی۔

"میں نے یہ دیکھا ہے کہ راجہ اور اس کی رعایا یہاں اگنی دیوی یعنی آگ کی دیوی کی پوجا کرتے ہیں۔ اگنی دیوی کو یہ بھگوان سمجھتے ہیں۔ نوجوان ٹھاکر کو جب راجہ کے سپاہی زمین میں دفن کر دیں گے تو تم لوگ اسے کسی طرح سے باہر نکال لاؤ۔ اس کے بعد کا کام میں سنبھال لوں گی۔"

عنبر نے کہا۔

"تم کیا کرو گی بھلا؟"

ماریا کہنے لگی۔

"یہ میں تمہیں ابھی نہیں بتاؤں گی مگر اتنا یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اس کے بعد یہ نوجوان اسی اپنے گھر میں رہے گا۔ اور راجہ کے سپاہی اسے ہاتھ ہی نہیں لگائیں گے۔ بلکہ راجہ اسے اپنا وزیر بنا کر بھی رکھ سکتا ہے۔"

عنبر اور تھیوسانگ نے کہا کہ اگر تم کو اپنی ترکیب پر ——— اتنا یقین ہے تو ہم نوجوان ٹھاکر کو قبر میں سے نکال لائیں گے

جب یہ طے پا گیا تو ماریا تو راجہ کے محل کی طرف حالات کا پتہ چلانے اڑ گئی اور عنبر اور تھیوسانگ دریا کے کنارے اس جگہ آکر ایک جھاڑی کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے۔ جہاں نوجوان ٹھاکر کو رات کے وقت زمین میں زندہ دفن کیا جانا تھا۔

جب رات ہو گئی تو وہاں سپاہی آکر پہرے پر کھڑے ہو گئے۔ مزدوروں نے ایک جگہ قبر کھود کر تیار کر لی تھی۔ راجہ کے حکم سے سپہ سالار وہاں اپنے حفاظتی دستے کے ساتھ پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر میں نوجوان ٹھاکر کو لایا گیا۔ اس کے ہاتھ پشت پر باندھے ہوئے تھے۔ چار سپاہی اسے کھدی ہوئی قبر کے کنارے لے آئے۔ سپہ سالار نے راجہ کا حکم پڑھ کر سنایا کہ راجہ کے حکم سے تمہیں قبر میں زندہ دفن کر کے موت کی سزا دی جاتی ہے۔ نوجوان ٹھاکر کا چہرہ خوف سے مرجھایا ہوا تھا۔ مگر وہ اپنی جان بچانے کے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب اسے موت کے منہ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ اسے اپنی ماں اور بیوی بچے کا خیال آیا تو اس کی آنکھوں سے ——— آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ عنبر اور تھیوسانگ یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے۔

اتنے میں ماریا بھی وہاں آگئی۔ اس نے کہا۔

"راجہ کے محل میں کسی کو اس بے گناہ کی موت کا کوئی ماتم نہیں ہے۔ وہ لوگ اپنے عیش و عشرت میں مصروف ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جب نوجوان کو قبر میں زندہ پیچھے اتارا جانے لگا تو اس نے
چلا کر کہا۔

"میں بے گناہ ہوں۔ میں بے گناہ ہوں۔ راجہ مجھ پر
ظلم کر رہا ہے۔ بھگوان اس کو ضرور سزا دے گا۔"

سپہ سالار نے ہاتھ کا اشارہ کیا۔ سپاہیوں نے اسے قبر میں
دھکا دے دیا اور نوجوان قبر میں گر گیا۔ اس کے گرتے ہی سپاہیوں
نے بیلچوں کی مدد سے قبر میں مٹی ڈالنی شروع کر دی۔ عنبر نے
تھیو سانگ سے کہا۔

"تھیو سانگ! یہ تو دم گھٹنے سے مر جائے گا۔"

ماریا بولی!

"اب میرا کام شروع ہوتا ہے۔"

یہ کہہ کر ماریا قبر کی طرف تیزی سے لپکی۔ ابھی نوجوان مٹی کے نیچے
دبا نہیں تھا۔ مٹی کے ڈھیلے اس کے کاندھوں پر گر رہے تھے اور
وہ ہاتھ جوڑے آنکھیں بند کئے قبر میں بیٹھا خدا کو یاد کر رہا تھا۔
ماریا نے جاتے ہی اس خیال سے کہ وہ ڈر نہ جائے اور شور نہ
مچا دے اس کے کان میں کہا۔

"مجھے بھگوان نے تیرے بچانے کو بھیجا ہے۔ بولنا
بالکل نہیں۔ خاموش رہنا۔"

اور ماریا نے اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اب مٹی
اس کے منہ کو بچاتے ادھر ادھر گر رہی تھی۔ جب سپاہیوں کی
نگاہوں میں نوجوان کا پورا جسم قبر کی مٹی میں چھپ گیا تو ماریا
نے ایک ہی جھٹکے سے نوجوان کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔ ماریا
کے کاندھے پر آتے ہی نوجوان غائب ہو گیا۔ ماریا اسے لے کر
فضا میں بلند ہوئی اور عنبر تھیو سانگ کے پاس آکر بولی۔

"جنگل کی طرف چلو۔ وہ سامنے جہاں دریا کنارے
دیا ٹمٹما رہا ہے۔"

عنبر اور تھیو سانگ اٹھ کر اسے دیئے کی طرف چل پڑے جو
کچھ فاصلے پر دریا کنارے ٹمٹما رہا تھا۔ نوجوان ماریا کے
کاندھے پر غائب تھا۔ اسے اپنا جسم نظر نہ آیا تو اس پر غشی
طاری ہو گئی۔ اس قسم کے انوکھے تجربے سے وہ پہلے کبھی نہیں
گزرا تھا۔ ماریا اسے تسلی دے رہی تھی مگر نوجوان سخت خوف
زدہ تھا اور آنکھیں بند کئے ماریا کے نظر نہ آنے والے کاندھے
پر لٹکا ہوا تھا۔

دریا کنارے جہاں چراغ جل رہا تھا وہ ایک ملاح کی جھونپڑی
تھی۔ یہ ملاح جھونپڑی کے باہر چراغ جلتا چھوڑ کر نوجوان کی موت
کا منظر دیکھنے گیا ہوا تھا۔ جھونپڑی کے پیچھے نیچی جگہ پر جھاڑیاں
ہی جھاڑیاں تھیں۔ ماریا نے عنبر سے کہا۔

"اس نیچی جگہ پر آجاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر آئے؟ تم خاموش رہو اور دیکھو بھگوان کیا کرتا ہے۔"

ماریا نے عنبر کے کان میں کہا۔

"اس جنگل میں کوئی پوشیدہ جگہ ضرور ہوگی۔ چلو وہاں چلو۔ تھیوسانگ کو بھی ساتھ رکھو۔ میں ٹھاکر کو اٹھائے تمہارے پیچھے پیچھے آؤں گی۔"

عنبر بولا۔

"اب اسے کاندھے پر اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہاں تو کوئی بھی نہیں۔"

ماریا بولی۔

"احتیاط بہت ضروری ہے۔"

ماریا نے نوجوان ٹھاکر کو اپنے کاندھے پر دوبارہ اٹھا لیا اور عنبر تھیوسانگ کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ دوسری طرف سپہ سالار کے حکم سے قبر بند کر دی گئی۔ وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ انہوں نے راجہ کے حکم سے نوجوان مجرم ٹھاکر کو قبر میں زندہ دفن کر دیا ہے مگر حقیقت یہ تھی کہ قبر میں سوائے مٹی کے اور کچھ نہیں تھا۔ سپہ سالار نے قبر پر پہرہ لگایا اور خود گھوڑے پر بیٹھ کر راجہ کو یہ بتانے کے لیے محل کی طرف چل دیا کہ اس کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔

تھیوسانگ اور عنبر جھاڑیوں میں آئے تو ماریا نے نوجوان ٹھاکر کو کاندھے سے اتار کر گھاس پر بٹھا دیا۔ وہ فوراً ظاہر ہوگیا۔ وہ بے حد گھبرا رہا تھا۔ اسے موت کے منہ سے بچ نکلنے کی خوشی بھی تھی مگر ایک دہشت بھی اس کے بدن پر طاری تھی۔ کیونکہ اسے اپنی بچانے والی نظر نہیں آ رہی تھی۔ مگر وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ بھگوان نے اس کی دعا سن لی ہے اور اگنی دیوی کو اس کی مدد کو بھیجا ہے۔ عنبر اور تھیوسانگ کو وہ اگنی دیوی کے پجاری سمجھ رہا تھے۔ عنبر نے بھی نوجوان کو تسلی دی۔ ماریا نے اسے کہا۔

"ٹھاکر! میں اگنی دیوی ہوں۔ یہ دونوں میرے پجاری ہیں۔ تم کو بھگوان کے حکم سے موت کے منہ سے بچا لیا گیا ہے۔ مگر کچھ دن تم ایک خفیہ جگہ پر جنگل میں رہو گے۔ اس کے بعد میں خود تمہیں تمہاری ماں اور بیوی بچے کے پاس لے جاؤں گی۔"

نوجوان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔

"اگنی دیوی! راجہ کے سپاہی مجھے پھر سے گرفتار کر کے لے جائیں۔"

ماریا نے رعب دار آواز میں کہا۔

"اس کی جرأت ہو سکتی ہے کہ اگنی دیوی کے مقابلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جنگل میں عنبر، ٹیپو سانگ نے ایک خفیہ جگہ تلاش کر لی۔ یہ ایک چھوٹا سا غار تھا۔ نوجوان ٹھاکر کو اس غار میں لے جا کر بیٹھا دیا دیا گیا۔ ماریا جنگل سے اس کے لیے پھل اور پتوں کے دونے میں پانی لے آئی۔ پھر اس نے نوجوان سے کہا۔

"میں تمہارے گھر جا رہی ہوں تاکہ تمہاری ماں اور تمہاری بیوی کو جا کر یہ خوش خبری سناؤں کہ تم زندہ ہو۔"

نوجوان کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو امڈ آئے۔ ہاتھ باندھ کر بولا۔

"اگنی دیوی! میں تیرا خادم بن کر باقی زندگی تیری خدمت کرتا رہوں گا۔ کیا تم مجھے میرے گھر نہیں لے جاؤ گی؟"

ماریا نے کہا۔

"نہیں ابھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ بس تم خاموش رہو۔ اور اس جگہ بیٹھے رہو۔ میرے ساتھ ایک پجاری تمہارے گھر جائے گا۔ دوسرا پجاری تمہارے پاس اس غار میں رہے گا۔"

اس کے بعد ماریا نے عنبر کو ساتھ لیا اور رات کے اندھیرے میں ہی نوجوان ٹھاکر کے مکان کی طرف چل پڑی۔ اس بیچارے

کے گھر میں غم کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ سب رشتے دار جا چکے تھے۔ نوجوان کی ماں اور بیوی کوٹھڑی میں بیٹھی آہستہ آہستہ آنسو بہا رہی تھیں۔ عنبر نے دروازے پر دستک دی۔ بیوی نے مرجھائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اب یہاں کون آیا ہے بھائی؟"

عنبر کوٹھڑی میں داخل ہو کر بولا۔

"ماں جی! میں آپ کو یہ خوش خبری سنانے آیا ہوں کہ آپ کا بیٹا ٹھاکر زندہ ہے۔"

بوڑھی ماں اور غم زدہ بیوی تو عنبر کا منہ تکتی رہ گئیں۔ ماں نے آنسو بھری آواز میں کہا۔

"بیٹا! اس طرح سے تم ہمارا غم دور نہیں کر سکتے۔"

ٹھاکر کی بیوی نے آہ بھر کر کہا۔

"کبھی مردے بھی زندہ ہوئے ہیں۔"

اور یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ ماریا عنبر کے بالکل قریب کھڑی تھی۔ وہ بالکل خاموش تھی۔ عنبر نے چراغ جلا دیا۔ کوٹھڑی میں روشنی ہو گئی۔ عنبر چارپائی پر بیٹھ گیا اور بولا۔

"ماں جی! میں بہت جلد آپ کے بیٹے کو لے کر یہاں آ جاؤں گا۔ وہ زندہ ہے اور ہم نے اسے ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خاص جگہ چھپا رکھا ہے۔"

مگر ماں اور بیوی کو اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔ ماریا نے عنبر کو ایک طرف لے جا کر کہا۔

"ابھی انہیں اس سے زیادہ کچھ نہ بتاؤ۔ کہیں معاملہ اُلٹ نہ ہو جائے۔ تم واپس جنگل میں جاؤ۔ میں راجہ کے محل کی طرف جاتی ہوں۔"

عنبر نے ایک بار پھر ٹھاکر کی ماں کو تسلی دی اور اس بات کی تاکید کی کہ وہ اس کا ذکر ابھی کسی سے نہ کرے۔ دونوں عورتیں اب بھی حیران ہو کر عنبر کو تک رہی تھیں۔ عنبر واپس چلا گیا۔ ادھر ماریا راجہ کے محل میں پہنچ گئی تھی۔ اس وقت راجہ اپنے پوجا کے کمرے میں سونے کے چراغ دان میں جلائے آگ کی پوجا کر رہا تھا۔ شاہی پجاری اس کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھا اگنی دیوی کے اشلوک پڑھ رہا تھا۔ راجہ اگرچہ بڑا ظالم تھا مگر وہ روزانہ رات کو آگ کی پوجا ضرور کرتا تھا۔

ماریا خاموشی سے چراغ دان کے پاس آئی اور غور سے راجہ کو دیکھنے لگی۔ شاہی پجاری کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بلند آواز میں اشلوک پڑھ رہا تھا۔ راجہ نے چراغ دان میں جلتے ہوئے دیے کی لاٹ کے آگے ہاتھ باندھ رکھے تھے۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں اور چراغ کی لاٹ کو دیکھ رہا تھا۔ ماریا نے ہاتھ آگے

بڑھایا اور سونے کا چراغ دان اٹھا لیا۔ جونہی چراغ دان ماریا کے ہاتھ میں آیا وہ غائب ہو گیا۔ راجہ نے جب چراغ دان کو اچانک آنکھوں کے سامنے سے غائب ہوتے دیکھا تو پہلے تو اسے یقین نہ آیا۔ اس نے اپنی آنکھیں دو تین بار جھپکائیں۔ چراغ دان سچ مچ غائب تھا۔ راجہ دہشت زدہ سا ہو گیا۔ اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور شاہی پروہت سے کہا۔

"پجاری جی! پوجا کا چراغ دان غائب ہو گیا ہے۔"

شاہی پجاری نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی پجاری نے دیکھا کہ مقدس پوجا کا چراغ دان فرش سے چار فٹ اونچا ہوا میں لٹکا ہوا ہے۔ یہ شاہی پجاری بڑا تجربہ کار اور ویدوں کے علم کا ماہر تھا۔ اپنے اسی علم کی وجہ سے اس نے چراغ دان کو تو دیکھ لیا مگر اسے ماریا نظر نہیں آ رہی تھی۔ شاہی پجاری سمجھ گیا کہ یہ کوئی بہت بڑا آسیب یا یم دوتا کا دوت ہے۔ کیونکہ ایسا کام وہی کر سکتا تھا۔ شاہی پجاری نے اس راز کو ظاہر نہ کیا اور یہ ظاہر کیا کہ اسے بھی چراغ دان دکھائی نہیں دے رہا۔ اس نے حیرانی سے کہا۔

"ہاں مہاراج چراغ دان غائب ہے۔ مگر یہ کہاں چلا گیا؟"

اب ماریا نے خاص قسم کی آواز نکال کر کہا۔

"میں نے آگ کا شعلہ غائب کر دیا ہے۔ میں اگنی دیوتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی دیوی اگنی دیوی ہوں۔"

ماریا بھی اس حقیقت سے بے خبر تھی کہ شاہی پجاری اگرچہ اسے نہیں دیکھ سکا مگر وہ اس کے ہاتھ میں تھامے ہوئے چراغ دان کو دیکھ رہا تھا۔ شاہی پجاری نے عیاری سے کام لیتے ہوئے ہاتھ جوڑ دیئے اور بولا۔

"جے ہو اگنی ماتا کی جے ہو۔"

راجہ نے بھی سر جھکا دیا اور بولا۔

"اگنی ماتا کی جے ہو۔ مگر مجھے اپنی اگنی سے کیوں محروم کر دیا۔ دیوی جی؟"

ماریا نے غصے سے کہا۔

"اس لیے کہ تم نے ایک بے گناہ نوجوان کو زمین میں زندہ دفن کر دیا ہے۔"

راجہ گھبرا کر بولا۔

"اگنی ماتا! مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔"

شاہی پجاری برابر ہوا میں لٹکے چراغ دان اور اس میں جلتے ہوئے دیئے کی لاٹ کو بھی دیکھ رہا تھا۔ مگر ماریا اسے دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اس نے عاجزی سے سر جھکایا اور کہا۔

"اگنی ماتا! وہ نوجوان تو اب مر چکا ہے۔ ہمیں حکم کرو کہ ہم اس کا کفارہ کیسے ادا کریں؟"

ماریا نے اسے جھڑک دیا بولی۔

"تم بھی اس گناہ میں برابر کے شریک ہو۔ لیکن چونکہ وہ نوجوان بے گناہ تھا اس لیے ہم نے اسے زندہ بچا لیا ہے۔ لیکن میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ تم چالیس دن تک روزانہ رات کو میری پوجا کرو۔ اور تم راجہ — میں تم کو حکم دیتی ہوں کہ جس نوجوان کو تم نے زندہ دفن کرنے کا حکم دیا تھا اس کو ایک شاندار حویلی بنا کر دو اور اس کے نام زمین کی آمدنی بھی لکھ دو۔"

راجہ نے سر جھکا دیا اور بولا۔

"اگنی ماتا! میں تمہارے حکم کے آگے سر جھکاتا ہوں۔ میں آج ہی اس نوجوان کے لیے ایک حویلی بنوانے کا حکم جاری کرتا ہوں۔ اور اس کے نام زمین بھی کر دوں گا۔"

شاہی پجاری چوری آنکھ سے برابر اس چراغ دان کو تک رہا تھا۔ جو ماریا کے ہاتھ میں تھا۔ اور فرش سے چار فٹ بلند ہوا میں جیسے لٹکا ہوا تھا۔ ماریا نے کہا۔

"اگر اپنے وعدے پر تم قائم نہ رہے تو میں تمہارے محل کو آگ لگا دوں گی۔"

راجہ نے گڑگڑا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اگنی ماتا! ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے حکم کو نہ مانوں۔ میں اس نوجوان کو حویلی زمین کے علاوہ دولت سے بھی مالا مال کر دوں گا۔"

ماریا یہی چاہتی تھی۔ اس نے چراغ دان کو فرش پر رکھ دیا۔ شاہی پجاری نے دیکھا کہ سونے کا چراغ دان ہوا میں سے اپنے آپ نیچے آیا اور فرش پر ٹک گیا۔ راجہ کو چراغ دان صرف اسی وقت نظر آیا جب اُسے فرش پر رکھنے کے بعد ماریا نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔ راجہ سجدے میں گر گیا۔

"جے ہو اگنی ماتا کی جے ہو"

شاہی پجاری نے بھی سجدہ کر کے ماتھا ٹیکا اور پھر سر اٹھاتے ہوئے بولا۔

"اگنی ماتا کی جے ہو"

ماریا نے کہا۔

"اب میں جاتی ہوں۔ تم دونوں کو جو حکم دیا گیا ہے اس پر آج ہی سے عمل شروع کر دو۔"

"ایسا ہی ہوگا اگنی دیوی! اگنی ماتا! جے ہو۔ جے ہو"

یہ کہہ کر راجہ نے ایک بار پھر سجدہ کر دیا۔ پجاری نے بھی سر جھکا دیا۔ فرش پر اس وقت پوجا کے لیے استھان کے ارد گرد سرخ رنگ کا سیندور بکھیر دیا گیا تھا۔ ماریا کمرے سے باہر نکل گئی۔ شاہی پجاری تھوڑی دیر بعد اپنی جگہ سے اٹھا اور بولا۔

"مہاراج! اب آپ جا کر آرام کریں۔ میں اگنی ماتا کے حکم کے مطابق مندر میں جا کر عبادت شروع کرتا ہوں۔"

راجہ اپنی خواب گاہ میں چلا گیا۔ شاہی پجاری نے راجہ کے جاتے ہی جھک کر فرش کو دیکھا۔ منہ ہی منہ میں سات بار ایک اشلوک پڑھ کر فرش پر پھونکا تو مارے حیرانی کے وہ اچھل پڑا۔ کیونکہ اب اسے فرش کے سیندور پر انسانی پاؤں کے نشان نظر آ رہے تھے۔ یہ نشان ماریا کے پاؤں کے تھے۔ شاہی پجاری ان کے پیچھے پیچھے باہر آ گیا۔ ماریا کے پاؤں کے نشان باہر والے برآمدے پر بھی تھے۔ یہ سرخ سیندور کی وجہ سے برآمدے کے فرش پر بھی نظر آ رہے تھے۔ ماریا کے پاؤں ہلکی ہلکی سرخ سیندور کی چھاپ لگاتے برآمدے سے گزر کر محل سے باہر جانے والے راستے پر بھی شاہی پجاری کو صاف نظر آنے لگے تھے۔ اگرچہ وہاں دن کی روشنی نہیں تھی۔ مگر شاہی پجاری اپنے خاص اشلوکوں کی وجہ سے ان نشانوں کو برابر دیکھ سکتا تھا۔ اب اُسے یہ تشویش لگی کہ یہ جس آسیب کے پاؤں کے نشان ہیں اگر اس نے دیکھ لیا کہ شاہی پجاری اس کے پیچھے پیچھے آ رہا ہے تو کہیں وہ اسے نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ شاہی پجاری کو ایک بات کا یقین تھا کہ یہ اگنی دیوی نہیں تھی۔ کیونکہ اگنی دیوتا کی کوئی بیوی نہیں تھی۔ اگنی دیوتا تھا۔ اور اگر اس کی کوئی بیوی ہوتی بھی تو وہ جس چیز کو ہاتھ لگاتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے چل کر داخل ہو جانا چاہیے تھے۔ چنانچہ وہ اس راز کو معلوم
کرنا چاہتا تھا کہ یہ آسیب کون ہے جو اگنی دیوی کا بہروپ
بھر کر وہاں آیا تھا یا آئی تھی۔

ماریا نے محل سے نکلنے کے بعد جنگل کے قریب پہنچ کر
ہوا میں اڑنا شروع کر دیا تھا۔ شاہی پجاری بھی محل سے
نکل کر جنگل کے کنارے تک آیا۔ یہاں ماریا کے پاؤں کے
سرخ نشان غائب ہو گئے تھے۔ شاہی پجاری سمجھ گیا کہ یہاں
سے آسیب جنگل میں داخل ہو گیا ہو گا۔ اس نے سوچا کہ وہ کل
صبح جنگل میں داخل ہو کر آسیب کے معمے کو حل کرنے کی کوشش
کرے گا۔ وہ واپس اپنے محل کی طرف چل پڑا۔

ماریا وہاں سے سیدھی جنگل کی اس خفیہ کمین گاہ میں آئی
یہاں عنبر اور تھیوسانگ بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ نوجوان
ٹھاکر بھی ان کے پاس ہی تھا۔ ماریا نے انہیں ساری بات بتائی
اور نوجوان سے کہا کہ راجہ اپنے کئے پر پچھتا رہا ہے اور وہ
اسے نہ صرف یہ کہ دولت سے مالا مال کر دے گا بلکہ اسے
ایک حویلی بھی بنا کر دینے والا ہے۔ نوجوان ٹھاکر کو ابھی تک
یقین نہیں آ رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو عنبر تھیوسانگ اور ماریا اسے
ساتھ لے کر اس کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ ماریا ان کے
ساتھ زمین پر ہی چل رہی تھی۔ ٹھاکر کی ماں نے جب
اپنے بیٹے کو اور اس کی بیوی نے اپنے خاوند کو اپنے سامنے دیکھا

تو خوشی اور حیرانی سے وہ اسے تکتی رہ گئیں۔ پھر وہ اس سے
لپٹ گئیں۔

عنبر نے ٹھاکر کی ماں کو بتایا کہ راجہ اپنے کئے پر پچھتا رہا
ہے اور اس نے ان کے لیے ایک حویلی بنانے اور انہیں
دولت سے مالا مال کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے تو انہیں اس پر بھی
یقین نہیں آ رہا تھا۔ اتنے میں راجہ کے نوکر سونے چاندی سے بھرے
ہوئے تھال لے کر وہاں پہنچ گئے۔ یہ ساری دولت نوجوان ٹھاکر
کے لیے تھی۔ ساتھ ہی شاہی خادم نے انہیں خوش خبری سنائی کہ
راجہ کے حکم سے ان کے لیے حویلی کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔
ٹھاکر کی ماں تو عنبر اور تھیوسانگ پر واری جا رہی تھی۔ اس نے
فوراً عنبر اور تھیوسانگ کے لیے ایک الگ کوٹھڑی کھلوا کر
وہاں بستر بچھوا دیئے کیونکہ عنبر اور تھیوسانگ اور ماریا نے
وہاں کچھ دیر رہ کر ناگ اور کیٹی کو تلاش کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

دوسری طرف جب دن نکلا تو شاہی پجاری اپنے جسم
کو ایک سیاہ چادر میں لپیٹ کر گھوڑے پر سوار ہو کر جنگل کے
کنارے آ گیا۔ یہاں ماریا کے پاؤں کے ساتھ لگے ہوئے سرخ
سیندور کے نشان ختم ہو گئے تھے۔ شاہی پجاری جنگل میں داخل
ہو گیا۔ کافی دیر تک وہ جنگل میں ادھر ادھر گھومتا رہا۔ آخر
وہ اس کھوہ تک پہنچ گیا جہاں عنبر تھیوسانگ نے رات کے
وقت ٹھاکر کو چھپایا تھا۔ شاہی پجاری کو یہاں ایک کپڑا سا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جھاڑی کے ساتھ لٹکا ہوا نظر آیا تھا۔ یہ ٹھاکر کی پرانی بنیان تھی جسے وہ سکھانے کے لیے وہاں ڈال کر بھول گیا تھا۔

شاہی پجاری گھوڑے سے اتر پڑا اور جھاڑی کے پاس گیا۔ ابھی وہ بنیان کو جھاڑی سے اتار کر دیکھ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر نیچے سوکھی گھاس پر پڑی جہاں ماریا کے پاؤں کے ساتھ لگا ہوا سرخ سیندور صاف نظر آ رہا تھا شاہی پجاری بے تابی سے آگے بڑھا۔ یہ سرخ پاؤں کے نشان کھوہ کی طرف جا کر واپس پلٹ آئے تھے اور پھر جنگل میں دوسری طرف جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ تین اور آدمیوں کے پاؤں کے نشان بھی تھے۔

شاہی پجاری سمجھ گیا کہ آسیب یہاں آیا تھا اور یہاں اس کے ساتھ تین مزید آدمی شامل ہو گئے تھے۔ وہ ماریا کے سرخ پاؤں کے نشانوں کے پیچھے جنگل میں چلنے لگا۔ پاؤں کے نشان ایک جگہ جنگل سے باہر آ گئے۔ شاہی پجاری بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتا جنگل سے باہر نکل آیا۔ پاؤں کے نشان جنگل سے دور کھیتوں کی پگڈنڈی سے ہوتے ہوئے شہر کی چار دیواری کے باہر کھیتوں کے پاس والی کچی بستی کی طرف جا رہے تھے۔ شاہی پجاری کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کچی آبادی میں اس نوجوان ٹھاکر کا مکان تھا۔ جس کو راجہ نے زندہ دفن کر دینے کی سزا دی تھی۔

شاہی پجاری یہاں سے آگے جانے کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ کہیں آسیب اسے دیکھ کر اسے نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ وہ وہیں سے محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ محل کے پیچھے پجاری کے ایک خاص چیلے کا مکان تھا۔ یہاں جا کر اس نے اپنے چیلے کو بتایا کہ شہر میں ایک عجیب و غریب آسیب داخل ہو گیا ہے۔ جس کا سراغ لگانا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ اس نے اس مکان میں بیٹھ کر ایک فقیر سادھو کا بھیس بدلا۔ لمبی ڈاڑھی لگائی۔ ہاتھ میں کشکول پکڑا۔ پاؤں میں لکڑی کی کھڑاؤں پہنی اور الکھ نرنجن کا نعرہ لگاتا آسیب والی کچی بستی کی طرف چل پڑا۔

بستی میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنا رُخ ٹھاکر کے مکان کی طرف پھیر لیا۔ مکان سے کچھ فاصلے پر اسے ماریا کے پاؤں کے سرخ نشان ایک بار پھر نظر آنا شروع ہو گئے۔ شاہی پجاری کو اب پکا یقین ہو گیا تھا کہ آسیب نوجوان ٹھاکر کے مکان کی طرف ہی گیا ہے۔ شاہی پجاری نے وہیں سے فقیروں کی طرح آواز لگانی شروع کر دی۔ وہ آہستہ آہستہ ٹھاکر کے مکان کی طرف جا رہا تھا۔ کیونکہ ماریا کے پاؤں کے نشان بھی اسی مکان کی طرف جاتے تھے۔ ٹھاکر کے مکان کا دروازہ بند تھا۔ شاہی پجاری نے مکان کے باہر کھڑے ہو کر آواز لگائی۔

"الکھ نرنجن! بھگوان کے نام پر دکشنا دو"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دروازہ کھلا اور ٹھاکر کی ماں تھالی میں چاندی کے سات سکے لے کر نمودار ہوئی۔ اسے دولت کی اب کیا پرواہ تھی۔ راجہ نے اس کے بیٹے بے پناہ سونے چاندی کے سکے بھجوائے تھے۔ شاہی پجاری سمجھ گیا کہ راجہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ شاہی پجاری نے ٹھاکر کی ماں سے کہا۔

"بیٹی! تو بڑی بھاگوان ہے۔ بھگوان نے تیرے بیٹے کو نئی زندگی دی ہے۔ مگر ابھی تک تیرے گھر پر منحوس راکشش کا سایہ ہے۔"

ٹھاکر کی ماں بھی دوسری عورتوں کی طرح کمزور اور وہمی عورت تھی۔ اس نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"مہاراج! آپ کوئی اپائے کریں، میں آپ کا منہ موتیوں سے بھر دوں گی۔"

شاہی پجاری نے کہا۔

"اس کے لیے میں تیرے مکان کی کسی کوٹھڑی میں بیٹھ کر چلہ کرنا ہو گا۔"

ٹھاکر کی ماں بولی۔

"ضرور کریں چلہ مہاراج۔ میرے دھن بھاگ ہوں گے۔"

شاہی پجاری بولا۔

"میں رات کو آؤں گا بیٹی۔ اولکھ نرنجن!"

اور شاہی پجاری خاموشی سے آگے نکل گیا۔ جب عنبر تھیوسانگ اور ماریا کو پتہ چلا کہ ٹھاکر کی ماں نے کسی سادھو فقیر کو اپنے مکان پر چلہ کرنے کے لیے کہا ہے۔ تو انہوں نے کوئی خیال نہ کیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عورتیں بڑی وہمی ہوتی ہیں۔ دوپہر کے بعد ماریا تھیوسانگ اور عنبر شہر کی طرف نکل گئے کہ شاید کہیں ناگ یا کیٹی کا کوئی سراغ مل جائے۔ اگرچہ شہر کی فضا میں ناگ اور کیٹی میں سے کسی کی خوشبو نہیں تھی۔ پھر بھی انہوں نے اپنی تلاش جاری رکھی۔

شام تک وہ شہر میں ادھر اُدھر گھوم پھر کر ناگ اور کیٹی کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ شام کے بعد وہ واپس ٹھاکر کے مکان پر آ کر اپنی کوٹھڑی میں آ گئے۔ ماریا نے کہا۔

"میرا خیال ہے ناگ کیٹی اس شہر میں نہیں ہیں اس لیے ہمیں اب ملک ایران کا رُخ کرنا چاہیئے۔"

تھیوسانگ بولا۔

"دو ایک روز اور دیکھ لیتے ہیں۔ پھر چلے جائیں گے ایران کی طرف۔"

یونہی باتیں کرتے کرتے رات کا اندھیرا چھا گیا۔ ٹھاکر اپنی بیوی، عنبر اور تھیوسانگ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگا۔ اس کی ماں نے دوسری کوٹھڑی میں لوبان سلگا کر ہرن کی کھال فرش پر بچھا دی تھی تاکہ سادھو مہاراج

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اگر ــــــ وہاں اپنا جلسہ شروع کر سکے۔ عنبر تھیوسانگ اس میں کوئی دخل نہیں دے رہے تھے۔ اتنے میں شاہی پجاری فقیر سادھو کے بھیس میں وہاں پہنچ گیا۔ اس نے عنبر اور تھیوسانگ کو ایک نظر دیکھا۔ اور پھر ان سب کو دعائیں دیتا کوٹھڑی میں جاکر ہرن کی کھال پر جاکر بیٹھ گیا اور اونچی آواز میں اشلوک پڑھنے شروع کر دیئے۔ اشلوک پڑھتے پڑھتے اس نے محسوس کیا کوئی اس کے قریب سے ہو کر گزر گیا ہے۔ یہ ماریا تھی جو اس سادھو کو دیکھنے آئی تھی کہ وہ اندر کیا کر رہا ہے۔ شاہی پجاری نے اپنے چہرے سے کچھ بھی ظاہر نہ ہونے دیا۔ اور آنکھیں بند کیے انجان بنا اشلوک پڑھتا چلا گیا۔

○

اس کے بعد کیا ہوا؟ یہ آپ عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط نمبر ۴۵ "لائٹ ہاؤس کے ڈھانچے" میں پڑھیں گے۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا اور کیپٹن
خلا میں

اے حمید

مکتبہ اقرا